12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

رَبِیعُ الْآخِر

کے 12 بیانات (حصہ 1)

صفحات 417



غوثِ پاک کی نصیحتیں

حدیثِ قدسی اور شانِ غوثِ پاک

کراماتِ اولیا کا ثُبوت

خرید و فروخت کی چند احتیاطیں

جہنمی وادی وَیل کے حقدار کون؟

12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

ربیع الآخر کے 12 بیانات (حصہ:1)

مؤلّف

شہزاد عطاری مدنی

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

فیضان مدینہ فیصل آباد

www.dawateislami.net

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب : ربیع الآخر کے 12 بیانات (حصہ:1)

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center

طباعتِ اوّل : ویب ایڈیشن

تعداد : ...

ناشر : ...

www.dawateislami.net,

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی اِلْتِجا: کسی اور کو یہ کِتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْم میں ترقی ہوگی۔)

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

www.dawateislami.net

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	فیضانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ	
1	غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتیں	13
2	نگاہِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ	45
3	غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایمان افروز بیانات	75
4	حدیثِ قدسی اور شانِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ	111
5	غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور اِصلاحِ اُمت	149
	فیضانِ اولیا رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم	
6	محبتِ اولیا کے فضائل	187
7	کراماتِ اولیا کا ثبوت	219
	اصلاحی موضوعات	
8	دو خطرناک بھیڑیئے	251
9	آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور	281
10	خرید و فروخت کی چند احتیاطیں	313
11	جہنمی وادی وَیل کے حقدار کون؟	347
12	آزمائش کی حکمتیں	379

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

”ربیع الآخر کے 12 بیانات“ کے 19 حُرُوف کی نسبت سے

اس کِتاب کو پڑھنے کی 19 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1] لہٰذا جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حمد و (2): صلوٰۃ اور (3): تَعَوُّذ و (4): تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی 2 عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (5): رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (6): حتی الوسع اس کا باوُضو اور (7): قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (8): قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (9): جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں اللہ پاک اور (10): جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (11): جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور (12): جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پڑھوں گا (13): علم حاصل کروں گا (14): اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور (15): دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے (16): ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا (17): (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (18): اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[2] پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا یا اس کتاب کی پی ڈی ایف کم از کم ایک کو سینڈ کروں گا (19): کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(ناشِرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

---

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:525، حدیث:5809۔ 2 ... مؤطا امام مالک، صفحہ:483، حدیث:1731۔

المدینۃُ العلمیۃ
(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُستِ اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1):شعبہ فیضانِ قرآن (2):شعبہ فیضانِ حدیث(3):شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی)(4):شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5):شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت(6):شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7):شعبہ فیضانِ اولیاوعلما (8):شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت(9):شعبہ تخریج(10):شعبہ درسی کتب(11):شعبہ اصلاحی کتب(12):شعبہ ہفتہ وار رسالہ(13):شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(14):شعبہ تراجم کتب(15):شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16):ماہنامہ فیضانِ مدینہ(17):شعبہ ماہنامہ خواتین(18):شعبہ پیغاماتِ عطّار(19):شعبہ دینی کاموں کی تحریرات(20):دعوتِ اسلامی کے شب و روز(21):شعبہ بچّوں کی دنیا(22):شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23):شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24):شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (25):شعبہ انتظامی امور

(26):شعبہ تنظیمی رسائل (27):شعبہ جات کورسز کا نصاب (28):شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29):شعبہ خود کفالت (30):شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ❁باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ❁قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مُطابِق منظر عام پر لانا ❁افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا ❁سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا ❁اہل بیت و صحابہ کرام اور علماو بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا ❁بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب ورسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا ❁نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا ❁دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبا واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تاریخ:8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف لائے، دیکھا ایک شخص جھوٹے قصّے سُنا رہا ہے، آپ نے لوگوں سے پوچھا: مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟ (یعنی لوگوں کا مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟)، عرض کیا گیا: یہ شخص ہے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے، فرمایا: نصیحت تو نہیں کر رہا، یہ تو (شہرت کا طلبگار ہے) اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ پھر آپ نے اسے بُلا بھیجا، پوچھا: کیا تم ناسِخ اور منسُوخ[1] کا عِلْم رکھتے ہو؟ بولا: جی نہیں...!! فرمایا: نکل جاؤ ہماری مسجد سے...! تمہیں یہاں بیان کی اجازت نہیں۔ یونہی ایک دِن آپ مسجد سے جھوٹے قصّے سُنانے والوں کو نکال رہے تھے، نکالتے نکالتے امام حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مجلس تک پہنچے، دیکھا: آپ لوگوں کو نفس و شیطان کی چالوں کے متعلق بتا رہے ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت دِلا رہے ہیں۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے (ان کا بیان پسند فرمایا اور) انہیں بیان جاری رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

رِندوں کو ڈرا سکتے ہیں کیا حضرتِ واعظ | جو کہتے ہیں اللہ سے ڈر کر نہیں کہتے

بیان کے ذریعے دِلوں کی اِصلاح کرنا سُنّتِ انبیا ہے، یہ دِینی کام جتنا اہم ہے، اتنا ہی مشکل بھی ہے ❁ پختہ اور ٹھوس عِلْم ❁ گہرا مطالعہ ❁ اَفکار کی وُسعت ❁ قرآن و حدیث اور دیگر علومِ دِینیہ پر کافی نظر ❁ مقاصِد و اَسرارِ دین سے واقفیت ❁ ذَوقِ اسلام سے ہم آہنگی وغیرہ بنیادی چیزیں ہیں، جو بیان کرنے والے کے لئے اَشد ضروری ہیں۔ پھر دورِ حاضِر سے واقفیت، عوام کی ذہنی سطح کی پہچان اور مُعاشرے کا گہرا مشاہدہ اَور بھی زیادہ

1 ...ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنا، پہلے کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔
2 ...اتحاف السادۃ، جلد:1، صفحہ:387۔

ضروری ہے، اس کے بغیر وَعظ محض بے مقصد رہ جاتا ہے۔ بقول امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واعِظ کا کام لوگوں کے دِلوں کی گرفت ہے۔[1]

کوئی عِلاجِ غمِ زندگی بتا واعظ | سُنے ہوئے جو فسانے ہیں پھر سُنا نہ مجھے

ان سب سے اَہَم اِخْلاص اور دَرْدِ اُمّت ہے، اس کے بغیر واعظ کو داد تو مِل سکتی ہے، شاید دِلوں کی اِصْلاح مشکل ہو جائے۔ ایک بار حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیان کرنے کا فرمایا، انہوں نے بہت جاندار علمی خطاب فرمایا، لوگ سُنتے تو رہے مگر ان پر کوئی اَثَر نہ ہوا، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود بیان شروع کیا، آپ نے پہلا جملہ ہی بولا تھا کہ لوگوں کے دِل دہل گئے، رِقّت طاری ہو گئی، شیخ عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی حیرانی ہوئی، بعد میں اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: بیٹا! تم خُود سے بیان کر رہے تھے، میں رَبّ کی رضا پر کر رہا تھا۔[2]

صداقت ہو تو دِل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ | حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

افسوس! زمانۂ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جتنی دُوری آتی جا رہی ہے، اِخْلاص مسلسل کم اور جہالت بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماہِر واعظ موجود تو ہیں لیکن ضرورت سے بہت کم... ناتجربہ کاروں بلکہ جاہلوں کا شور ہے، بعض نادان جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں کے اَفکار و نظریات اور عقائد کو بگاڑنے، دِلوں میں نبیوں، ولیوں کی نفرت ڈالنے میں مَصْرُوف دکھائی دیتے ہیں۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دِین میں بہت محتاط اور حُسّاس ہیں، آپ ہی کی دِی ہوئی دِینی سوچ ہے کہ ان حالات سے نمٹنے،

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، جلد:3، صفحہ:399۔
2 ...طلوع غوث اعظم، صفحہ:294 خلاصۃً۔

مُعَاشرے میں ماہِر مبلغین کی کمی پُوری کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ میں ایک ذیلی شعبہ بنام **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** قائم کیا گیا۔ اس شعبے میں ❁ دُنیا بھر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات ❁ بڑی راتوں کے اجتماعات کے بیانات ❁ جمعۃ المبارک کے قرآنی بیانات ❁ اور ہفتہ وار اجتماع کے آخر میں لگنے والے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول تیار کیا جاتا ہے۔ اب (4 جون 2024) تک الحمدللہ! کُل مِلا کر 856 کے قریب قریب بیانات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے جا چکے ہیں۔

بیان کی تیاری کے مراحِل

ایک بیان جو ہر طرح فائنل ہونے کے بعد مبلغ کے ہاتھ تک پہنچتا ہے، ان مراحل سے گزر کر جاتا ہے: ❁ موضوع کا انتخاب (دورِ حاضِر کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھے اچھے موضوعات کا انتخاب) ❁ جمع مواد (قرآن و حدیث، تفسیر، شروحات و دیگر اُردو عربی کتب کے گہرے مطالعہ کے بعد مواد نکالنا) ❁ ترتیبِ مواد (عوام کی سہولت اور آسانیوں کے پیشِ نظر اچھی ترتیب لگانا) ❁ تحریر (لفظ بہ لفظ مکمل بیان بیانیہ انداز میں آسان کر کے یوں لکھنا کہ مبلغ جُوں کا تُوں پڑھ کر سُنائے تو تحریر نہیں، بیان لگے) ❁ تخریج (تمام منقول باتوں کے معتبر و مستند کتابوں سے حوالے درج کرنا) ❁ فارمیشن (مثلاً پیرے بنانا، مشکل الفاظ پر اعراب اور مناسب ہیڈنگز لگانا، مکمل بیان پر طے شُدہ سٹائل شیٹ اپلائی کرنا وغیرہ) ❁ آیات کا تقابُل ❁ پہلی پروف ریڈنگ ❁ تنظیمی چیکنگ ❁ شرعی چیکنگ ❁ احادیث کی تحقیق ❁ دوسری پروف ریڈنگ ❁ اِختتامی مراحِل پُورے کر کے بیان فائنل کرنا۔

نوٹ: یہ بیانات 4 زبانوں؛ انگلش، بنگلہ، پشتو اور سندھی میں ٹرانسلیٹ بھی ہو رہے ہیں۔

جملہ بیانات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر موجود ہیں اور Islamic Speaches کے نام سے ان کی ایپلی کیشن بھی موجود ہے۔ اب مبلغین کی سہولت کے لئے ان بیانات کی مجلد پیش کی جا رہی ہے۔

اس کتاب پر کام کی تفصیل:

تحریر و دیگر علمی کام: شہزاد عطّاری مدنی، نبیل عطّاری مدنی، زبیر عطّاری مدنی، امین عطّاری مدنی

تنظیمی تفتیش: نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی، محمد یوسف رضا عطاری

شرعی تفتیش: مفتی محمد انس رضا عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

نوٹ: مجلد میں شاملِ بیانات پُرانے تیار کئے گئے ہیں، اس دوران دعوتِ اسلامی کی بعض اِصطلاحات تبدیل بھی ہوئی ہیں، دوبارہ ان کو حتی الامکان تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر بالفرض کوئی اصطلاح تبدیل ہونے سے رہ گئی ہو تو مبلغ اسلامی بھائی کو ذیل میں اپڈیٹ اِصطلاحات دی جارہی ہیں وہی استعمال فرمائیں۔

اس کے بجائے	یہ کہیں	اس کے بجائے	یہ کہیں
صدائے مدینہ	فجر کے لئے جگائیں	مدنی دورہ	علاقائی دورہ
بعد فجر مدنی حلقہ	تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ	یومِ تعطیل اعتکاف	ایک دن راہِ خدا میں
گھر، مسجد، چوک درس وغیرہ	درس	رسالہ مطالعہ	ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ	مدرسۃ المدینہ بالغان	مدنی انعامات کا رسالہ	نیک اعمال
اجتماع	ہفتہ وار اجتماع	قافلہ	مدنی قافلہ
مذاکرہ	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ		مدنی کورسز

اس کاوِش میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عِنایت اور امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دِن رات ترقیاں نصیب کرے۔ (شعبہ بیانات دعوت اسلامی)

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

غوثِ پاک کی نصیحتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حیاتِ غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر خُلاصہ
- ...بیل نے انسانی زبان میں گفتگو کی (واقعہ)
- ...اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عمل
- ...غریب راتوں رات امیر بَن گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، دِل میں ارادہ ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بھی بہتر ہے، جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے! ذرا سی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَمْ زَمْ پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مَرتبہ رات کو مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرمادے۔[1]

مشکلیں اُن کی حل ہوئیں، قسمتیں اُن کی کھل گئیں | وِرد جنہوں نے کر لیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
لاج گنہگار کی آپ کے ہاتھ میں ہے نبی | بد ہے مگر ہے آپ کا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

www.dawateislami.net

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پارہ:21، سورۂ لقمان، آیت:15 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجُوع لایا

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں ہمیں اُن کے رستے پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے، جو اللہ پاک کی طرف رجُوع کرنے یعنی اللہ پاک کی کمال فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

❁ یقیناً اس دُنیا میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والی ہستی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں ❁ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے سے صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان بھی اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والے ہیں ❁ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم بھی اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والے ہیں ❁ امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والے ہیں ❁ داتا حُضُور

1 ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

خواجہ معین الدین اجمیری بابا فرید اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہم غرض؛ تمام اولیائے کرام ہی الحمدللہ! اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والے ہیں۔

"اب آیت کا مطلب گویا یُوں بنے گا: اے انسانو! ہمارے محبوب، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رستے پر چلو! صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کے رستے پر چلو...! عاشقانِ رسول عُلَما کے رستے پر چلو! اَولیائے کرام کے رستے پر چلو...!"[1]

کیوں؟ اس لئے کہ یہی لوگ حق کے رستے پر ہیں، یہی لوگ جنّت کے رستے پر ہیں، یہی لوگ اللہ پاک کے رستے پر ہیں، یہی صراطِ مستقیم (یعنی سیدھے رستے) پر ہیں، لہٰذا جب ہم ان کی پاکیزہ سیرتوں سے روشنی حاصِل کرکے، ان کے فرامین پڑھ کر، سمجھ کر، ان پر عمل کرکے اِن پاکیزہ ہستیوں کے رستے پر چلیں گے تو ان کے صدقے ہم بھی سیدھے رستے کے مُسَافِر بن جائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ان کے نقشِ سیرت پر چلتے چلتے بالآخر جنّت میں پہنچ جائیں گے۔

اللہ اللہ کیئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! ربیع الآخر تشریف لا چُکا ہے، اس مبارک مہینے میں پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، سرکارِ غوثِ اعظم، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف خوب دُھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ یقیناً شہنشاہِ بغداد، سرکار غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کی طرف بہت رجوع کرنے

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:21، سورۂ لقمان، زیرِ آیت:15، جلد:7، صفحہ:42 ماخُوذًا۔

والے، نیک اَعْمال بجالانے والے، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کمال فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔ لہٰذا ابھی ہم نے جو آیتِ کریمہ سُنی، اس آیت میں دیئے گئے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے آج ہم سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی سیرتِ پاک کے چند گوشے اور آپ کی چند نصیحتیں سننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ساتھ دِل کی گہرائیوں سے اِظْہارِ محبت کرنے، آپ کی سیرتِ پاک سے روشنی حاصِل کرنے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مرتبہ یُوں ترا خالق نے بڑھایا یاغوث!
اولیا کا تجھے سلطان بنایا یاغوث!
میں نکما تو کسی کام کے قابِل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نبھایا یاغوث!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تَعَارُف

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ الحمد للہ! مشہور و معروف ہستی ہیں، الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو اپنی اَوْلاد کو گھٹی میں غوثِ پاک کی محبت پِلاتے ہیں ❁ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نامِ پاک: عبد القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں۔

تُو ہے وہ غَوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تُو ہے وہ غَیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

وضاحت: یعنی اے ہمارے پیارے غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! آپ وہ غوث ہیں کہ ہر غوث آپ کا عاشِق ہے، آپ بارِش کا وہ نایاب پانی ہیں کہ خُود بارِش بھی اس کی پیاسی ہے۔

❁ حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جیلان میں پیدا ہوئے ❁ آپ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وَلیوں کے ولی ہیں، پیروں کے پِیر ہیں، پِیر دستگیر، روشن ضمیر ہیں، سلطان الاولیاء ہیں ❁ جس طرح آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وِلایَت میں بہت بلند رُتبہ رکھتے ہیں ❁ اسی طرح عِلْم میں بھی بہت اُونچے مقام کے مالِک ہیں ❁ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی تھے ❁ باقاعدہ فتوے بھی لکھا کرتے تھے ❁ اور مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے۔

آیئے! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سبق آموز نصیحت سُنتے ہیں:

(نصیحت:1): ہر مسلمان پر 3 کام لازم ہیں

حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک کتاب ہے: **فَتُوحُ الْغَیب**۔ اس کتاب میں حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر ہر حال میں (یعنی دِن ہو، رات ہو، سردی ہو، گرمی ہو، خُوشی ہو، غم ہو، مَصْرُوفیت ہو، فراغت ہو، غرض جب تک جسم میں جان ہے، جب تک عقل سلامت ہے، سانس چل رہی ہے اس وقت تک ہر مسلمان پر) 3 باتیں لازِم ہیں:

(1):اَمْرٌ یَسْتَثْلِہٗ شریعت کا حکم کہ اس پر عمل کرے

(2):نَھْیٌ یَجْتَنِبُہٗ شریعت کی منع کی ہوئی باتیں کہ اِن سے بچتا رہے

(3):قَدْرٌ یَرْضٰی بِہٖ تقدیر کہ اس پر ہمیشہ راضی رہے۔

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ❁ مسلمان کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی وقت بھی ان 3 باتوں میں سے کسی ایک سے بھی خالی نہ ہو ❁ اس کا دِل ان 3 باتوں کا پختہ ارادہ کرتا رہے ❁ بندہ اپنے آپ سے یہ تین باتیں بیان کرتا رہے ❁ اور اپنے اعضاء کو ہر وقت ان میں مَصْرُوف رکھے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کتنی مختصر اور کیسی زبردست نصیحت ہے۔ شیخ عبد الحق مُحَدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس مختصر نصیحت میں پُورے دِین کا خُلاصہ بیان فرمادیا ہے۔[2]

یہاں کمال دیکھئے! ہمارے ہاں بعض لوگ کہا کرتے ہیں: مولانا صاحب! ہم تو دُنیادار بندے ہیں، بَس جتنا بَن پڑتا ہے، نمازیں پڑھ لیتے ہیں، ذِکْر اَذْکار کر لیتے ہیں، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایسے وسوسے کی بھی کاٹ کر دی، فرمایا: ان 3 باتوں پر عَمَل کرنا (یعنی: (1):اللہ پاک کے اَحْکام کو بجالانا (2):منع کردہ باتوں سے رُکنا (3):اور تقدیر پر راضی رہنا، ان تینوں باتوں پر عَمَل کرتے رہنا) یہ مسلمان کی اَدْنیٰ حالت ہے۔ مطلب یہ کہ ہر وہ شخص جس نے کلمہ پڑھا ہے، اب چاہے وہ دُنیادار ہے، چاہے دیندار ہے، چاہے تاجِر ہے، چاہے وکیل ہے، ڈاکٹر ہے یا ڈرائیور ہے، سیٹھ ہے یا نوکر ہے، بڑے سے بڑے بادشاہ سے لے کر غریب

1 ...فتوح الغیب، صفحہ:17۔
2 ...شرح فتوح الغیب، صفحہ:10 ماخوذًا۔

www.dawateislami.net

ترین آدمی تک ہر وہ شخص جس نے کلمہ پڑھا ہے، جسے ایمان کی دولت نصیب ہے، اس پر لازِم ہے کہ وہ ان 3 باتوں پر ہمیشہ عَمَل کرتا رہے۔

پھر یہاں ایک اَور نکتے پر غور کیجئے! عُمُوماً ہمارے ذِہن میں کئی قسم کے خیالات چَل رہے ہوتے ہیں، ہم بہت سارے منصوبے بنا رہے ہوتے ہیں، ہم دِل ہی دِل میں بڑے بڑے خواب سجا رہے ہوتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو نماز پڑھتے ہوئے بھی دُنیوی سوچوں میں مَصْرُوف ہوتے ہیں، اب حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیم دیکھئے! آپ نے فرمایا: فَلْيُحَدِّثْ بِهَا نَفْسَهٗ یعنی آدمی کو چاہئے کہ اپنے آپ سے یہ تین باتیں بیان کرتا رہے۔

مطلب یہ کہ جس طرح ہم دُنیوی معاملات میں خواب سجاتے رہتے ہیں، کمانا کہاں سے ہے؟ کھانا کیا ہے؟ ایک دُکان بنالی، اب دُوسری کب بنانی ہے؟ ایک کاروبار کامیاب ہو گیا، دوسرا کیسے شروع کرنا ہے؟ یُوں ہم اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں ہوتے ہیں، دُنیا میں آگے سے آگے بڑھنے کے خواب سجا رہے ہوتے ہیں، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گویا ہمیں یہ دَرْس دیا کہ تم دُنیوی مُعَاملات میں خواب سجاتے رہتے ہو، اپنے اندر ہی اندر دُنیا میں آگے سے آگے بڑھنے کے متعلق سوچتے رہتے ہو، ایسی سوچیں چھوڑو! یہ سوچو کہ میں اللہ پاک کے اَحْکام پر عمل کتنا کر رہا ہوں؟ اگر کمی ہے تو اس کمی کو دُور کیسے کرنا ہے؟ یہ سوچو کہ اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے، میں اُن کاموں سے کتنا رُکتا ہوں؟ اگر کمی ہے تو اسے دُور کیسے کرنا ہے؟ تم ان باتوں کے متعلق سوچنا شروع کر دو، ان کاموں کو کرنا شروع کر دو، اگر اللہ پاک نے چاہا تو تمہاری دُنیا بھی

بہتر ہو جائے گی اور تمہاری آخرت بھی سَنْوَر جائے گی۔

اے عاشقانِ غوث پاک! آیئے! پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس نصیحت پر عَمَل کرنے کی نیت کرتے ہیں۔ صِرْف 3 باتیں ہیں: انہیں اپنے ذِہن میں بٹھا لیجئے! (1): شریعت کے اَحْکام کو بجالانا ہے (2): شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچتے رہنا ہے (3): اور تقدیر پر ہمیشہ راضی رہنا ہے، بے صبری نہیں کرنی، مصیبت آئے، پریشانی آئے تو شور نہیں ڈالنا، واویلا نہیں مچانا بلکہ اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس سبق آموز نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

از پئے غوثِ اعظم ولایت
اپنی رحمت سے فرما عنایت
اپنی، اپنے نبی کی وِلا کی
میرے مولیٰ تُو خیرات دے دے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حیاتِ غوث پاک کا مختصر خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 91 سال ظاہِری زِندگی کے ساتھ اس دُنیا میں تشریف فرما رہے، عُلمائے کرام نے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس 91 سالہ مبارک زندگی کو 3 حِصّوں میں تقسیم کیا ہے:

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:126۔

(1):**پہلا حِصّہ:** حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت سے لے کر 18 سال تک۔ اس عرصہ میں آپ اپنے آبائی وطن جیلان میں تشریف فرما رہے، یہیں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصِل کی۔

(2):**دوسرا حِصّہ:** 18 سال کی عمر مبارک سے لے کر 51 سال کی عمر مبارک تک، یہ کُل 33 سال بنتے ہیں، اس عرصہ میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد تشریف لائے اور یہاں عِلْمِ دِیْن حاصِل کیا، اسی دوران آپ نے خوب مُجاہدات بھی کئے، آپ جنگلوں میں تشریف لے جاتے، تنہائی میں رِہ کر اللہ پاک کی عِبَادت کرتے اور ذِکْر و فِکْر میں مَصْرُوف رہا کرتے۔

(3):**تیسرا حِصّہ:** 51 سال کی عمر مبارک سے لے کر 91 سال کی عمر مبارک تک یعنی کُل 40 سال۔ اس عرصہ میں حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باقاعِدہ دَرْس و بیان کا سلسلہ شُروع فرمایا، نیکی کی دعوت کو عام کیا، عِلْمِ دِین کی روشنی پھیلائی، ہدایت کے چراغ جلائے، لوگوں کو دِیْنِ حق کی راہ دکھائی، سُنّتوں کو عام کیا اور ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو سیدھے رستے کا مُسَافِر بنا دیا۔

کمال کی بات یہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زِندگی مبارک کے ان تینوں مرحلوں کی ابتداء غیبی اشاروں اور بشارتوں سے ہوئی۔ چنانچہ

وِلادت کی رات بِشَارت

جس رات شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادتِ باسَعادت ہوئی، اس رات آپ کے والِدِ محترم حضرت ابو صالِح موسیٰ جنگی دوست رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں سرکارِ

مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بیٹے کی مبارکباد دیتے اور بشارت سے نوازتے ہوئے فرمایا: یَا اَبَا صَالِح اے اَبُو صالح! اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْنًا اللہ پاک نے تمہیں بیٹا عطا فرمایا ہے هُوَ وَلِیِّیْ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ تمہارا یہ بیٹا میرا دوست بھی ہے، میرا محبوب بھی ہے اور اللہ پاک کا بھی محبوب (یعنی پیارا) ہے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: وَسَيَكُوْنُ لَهٗ شَاْنٌ فِی الْاَوْلِيَاءِ وَ الْاَقْطَابِ كَشَاْنِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْن یعنی (اے ابو صالح!) اَولیائے کرام کے درمیان تمہارے بیٹے کی ویسی ہی شان ہو گی، جیسے نبیوں اور رسولوں کے درمیان میری شان و عظمت ہے۔[1]

غوثِ اعظم دَرمیانِ اَوْلیا | چُوں مُحَمَّد درمیانِ انبیاء

ترجمہ: اولیاءُ اللہ کے درمیان غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایسے ہیں جیسے انبیا کے درمیان مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھی حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادتِ باسَعادت کے وقت کی بشارت، پھر جب آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ 18 سال کے ہوئے تو آپ کو ایک غیبی اشارہ ملا

بیل نے انسانی زبان میں گفتگو کی

آپ خُود فرماتے ہیں: حج کے دِن تھے، ایک بار مجھے جنگل میں جانے کا اتفاق ہوا، اُس وقت ایک بیل میرے آگے آگے چل رہا تھا، اچانک اُس بیل نے میری طرف دیکھا اور کہا: اے عبد القادر! مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ آپ اس لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بیل کو یُوں (انسانی زبان میں) باتیں کرتا سُن کر میں گھبرا گیا اور گھر لوٹ آیا،

1 ... سیرتِ غوث الثقلین، صفحہ:55۔

www.dawateislami.net

پھر میں اپنے گھر کی چھت پر گیا تو مجھے اپنے گھر کی چھت (یعنی جیلان شریف) سے عرفات کا میدان نظر آنے لگا، میں نے میدانِ عرفات میں حاجیوں کو کھڑے دیکھا۔

اس کے بعد میں نے اپنی والدہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض کیا: اَمّی جان! مجھے راہِ خُدا میں وقف کر دیجئے! مجھے بغداد جانے کی اجازت دیجئے تاکہ میں وہاں عِلْمِ دین حاصِل کروں اور نیک لوگوں کی زیارت کروں۔ امی جان نے فرمایا: بیٹا! میں تجھے صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے خود سے جُدا کرتی ہوں، اب قیامت کے دِن ہی تجھے دیکھوں گی۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ تھی سیرتِ غوثِ پاک کے دوسرے مرحلے کی ابتداء۔ والدہ محترمہ سے اجازت ملنے کے بعد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد تشریف لے گئے اور 33 سال تک عِلْمِ دین سیکھتے رہے، مجاہدات کرتے رہے، جنگلوں میں جا کر، تنہائی میں رہ کر اللہ پاک کی عِبادت کرتے رہے۔ جب آپ کی عمر مبارک 51 سال ہوئی تو آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پھر ایک حکم ملا اور آپ کی زِندگی مبارک کے تیسرے مرحلے کی ابتداء ہوئی؛

سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نوازشات وعنایات

حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز مجھے ظہر کی نماز سے پہلے حالتِ بیداری میں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم وعظ و نصیحت (یعنی دَرْس وبیان) کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: حضور (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! میں ایک عجمی شخص ہوں، بغداد کے عربی زبان کے ماہِر لوگوں کے سامنے کیسے بیان کروں؟

1 ...بہجۃ الاسرار، صفحہ:167۔

www.dawateislami.net

سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: منہ کھولو! میں نے منہ کھول دیا، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 7 مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعابِ مبارک (یعنی تھوک شریف) ڈالا اور فرمایا: جاؤ! اب وعظ کیا کرو اور لوگوں کی نیکی کی دعوت دو۔

حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر نمازِ ظہر کے بعد مجھے اسلام کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے میرے منہ میں 6 مرتبہ لعاب مبارک ڈال کر فرمایا: وعظ و نصیحت کرو۔[1]

اس کے بعد سے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باقاعِدہ درس و بیان اور نیکی کی دعوت دینی شروع فرمائی اور 40 سال مسلسل نیکی کی دعوت کو عام فرماتے رہے۔

جو ہیں وَقف سُنّت کی خدمت کی خاطِر | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

درس و بیان کے متعلق غوثِ پاک کا معمول

❁ حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہفتے میں 3 دِن بیان فرمایا کرتے تھے ❁ ابراہیم بن سعد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلَما والا لباس پہنتے اور اُونچی جگہ (مثلاً منبر وغیرہ پر) بیٹھ کر بیان فرماتے ❁ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدا میں میرے پاس 2 یا 3 آدمی بیٹھا کرتے تھے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کا ہجوم

1 ...بهجة الاسرار، صفحہ:58۔

ہونے لگا، لوگ دُور دراز سے گھوڑوں، خچروں اور اُونٹوں وغیرہ پر سُوار ہو کر بیان سننے کے لئے آتے، اُس وقت تقریباً 70 ہزار کا اجتماع ہوتا تھا (بعد میں اس اجتماع کی تعداد مزید بڑھ گئی تھی)۔[1]

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت عبد الوہاب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں بڑے بڑے عُلما اور مَشائخ حاضِر ہوتے تھے ان میں 400 بڑے بڑے علما تو وہ تھے جو باقاعِدہ کاغذ، قلم لے کر آپ کے فرامین و ارشادات لکھا کرتے تھے[2] شیخ عمر کیمانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو اور محفل میں سے کسی نے توبہ نہ کی ہو۔ آپ کا بیان سُن کر لازمی کوئی نہ کوئی شخص توبہ کرتا غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے[3] غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ گنہگاروں نے توبہ کی۔[4]

بیاں سُن کے توبہ گنہگار کر لیں
زباں میں وہ دیدو اَثَر غوثِ اعظم!

عیسائی پادری نے اسلام قبول کر لیا

ایک مرتبہ سِنَان نامی ایک عیسائی پادری حضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ

1 ...بهجة الاسرار، صفحہ:177۔
2 ...بهجة الاسرار، صفحہ:184۔
3 ...قلائد الجواہر، صفحہ:93۔
4 ...قلائد الجواہر، صفحہ:96۔

اللہ عَلَیْہ کی محفل میں حاضِر ہوا، غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے بعد اس نے اجتماع میں کھڑے ہو کر کہا: میں یمن کا رہنے والا ہوں، میرے دِل میں حق کا نُور پیدا ہوا اَور میں نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا، میں چاہتا تھا کہ یمن کے بہت افضل و اعلیٰ شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ اسی سوچ میں تھا کہ مجھے نیند آگئی، مجھے خواب میں اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی زیارت نصیب ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نے فرمایا: اے سنان! بغداد جاؤ...! اور شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کہ اس وقت رُوئے زمین پر وہ سب لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ پھر اُس نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔[1]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اَولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات کیسے انقلابی ہوتے تھے، لوگ آپ کا بیان سُن کر بے حد متاثِّر ہوتے، اُن کے دِل میں عشقِ مصطفےٰ کے چراغ روشن ہوتے، دِل میں خوفِ خُدا پیدا ہوتا، آپ کا بیان سُن کر لوگ اپنے گناہوں پر نادِم ہوتے اور توبہ کر کے نیک انسان بن جایا کرتے تھے۔ کتنے

1 ...بهجة الاسرار، صفحہ:185۔

خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ اَوْلیاء جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر درس و بیان کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا نہ ختم ہونے والا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ان انقلابی بیانات میں سے عِلْم و حکمت اور نصیحت کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں:

(نصیحت:2): اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عَمَل

11 جمادی الآخر، 545 ہجری کو حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں بیان فرمایا، اس دوران آپ نے فرمایا: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی کرو! پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:[1] اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عِیَال ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔[2]

غوث پاک کے مبارک بیان کی وضاحت: عِیَال؛ عَوْل سے بنا ہے، اس کا معنی ہے محتاجی۔ وہ لوگ جن کا نفقہ، خرچ وغیرہ آدمی پر لازِم ہوتا ہے، مثلاً زوجہ، اولاد وغیرہ، وہ آدمی کے عیال کہلاتے ہیں۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان میں جو حدیثِ پاک ذِکْر فرمائی، اس میں تمام انسانوں کو اللہ پاک کا عیال کہا گیا ہے، مطلب یہ ہے

1 ... فتح الرحمٰن، صفحہ:127۔
2 ... موسُوعہ ابنِ ابی دُنیا، کتاب: قضاء الحوائج، جلد:4، صفحہ:159، حدیث:24۔

www.dawateislami.net

کہ تمام انسان اللہ پاک کے بندے، اُس کے محتاج ہیں، اللہ پاک نے سب کا رِزْق اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہے، اللہ پاک سب کو رِزْق دیتا، سب کو پالتا ہے۔ اور اللہ پاک کا زیادہ پیارا، زیادہ محبوب وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال (یعنی بندوں) کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ عَلَّامہ مناوی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، اللہ پاک کے رستے کی طرف بُلانا، عِلْمِ دین سکھانا، لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، لوگوں پر رحم کرنا، شفقت کرنا، اِن پر مال خرچ کرنا، غرض؛ (شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے) دینی یا دُنیوی کسی معاملے میں لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا، یہ سب کچھ لوگوں کو نفع پہنچانے میں شامل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس مبارک بیان اور ذِکْر کی گئی حدیثِ پاک سے معلوم ہوا لوگوں کی مدد کرنا، غریبوں، مسکینوں، یتیموں سے ہمدردی کرنا، انہیں فائدہ پہنچانا اللہ پاک کا محبوب بنانے والا عَمَل ہے۔ الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خُود بھی بہت ہمدردی کرنے والے، بہت شفیق اور مہربان تھے۔

ایک پریشان حال غریب کی دِل جُوئی

اَبُو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر ایک پریشان حال فقیر پر پڑی، ایک مسلمان کو دُکھ اور غم کی حالت میں دیکھ کر حُضُور غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بے تاب ہو گئے اور پوچھا: مَا شَاْنُكَ یعنی تجھے کیا ہوا ہے؟ فقیر نے جواباً عرض کیا: عالی جاہ! میں نے دریائے دجلہ کے اُس

1 ... فیض القدیر، جلد:3، صفحہ:674، زیرِ حدیث:4135۔

www.dawateislami.net

پار جانا ہے مگر پیسے نہیں ہیں، مَلّاح (یعنی کشتی چلانے والا) کرائے کے بغیر کشتی میں بٹھانے پر راضی نہیں ہے۔ مَلّاح کے اس رویے سے میرا دِل ٹوٹ گیا کہ اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو مجھے یُوں مایُوس نہ ہونا پڑتا۔

راوِی کہتے ہیں: فقیر نے ابھی اپنی بات پُوری بھی نہیں کی تھی کہ ایک شخص بارگاہِ غوثیت میں حاضِر ہوا، اُس نے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک تھیلی بطور نذرانہ پیش کی، اس تھیلی میں 30 دینار (یعنی سونے کے سِکّے) تھے، غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ 30 کے 30 دینار اُس غریب کو دیتے ہوئے فرمایا: یہ تمام دینار مَلّاح کو دے دو اور کہنا کہ وہ آئندہ کسی غریب کو دریا پار لے جانے سے انکار نہ کرے۔[1]

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم | فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا | مدد کے لئے آؤ یاغوثِ اعظم

غریب راتوں رات امیر ہو گیا

غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے شیخ عبد الرزاق رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَفَرِ حج پر روانہ ہوئے، کثیر تعداد میں مُرِیدِین اور خُدّام آپ کے ساتھ تھے، رستے میں ایک گاؤں آیا، اس کا نام تھا: حِلّہ۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس گاؤں میں رُکنے اور یہاں رات گزارنے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ خادِم کو حکم دیا کہ اس گاؤں میں سب سے پریشان حال اور غریب گھر تلاش کرو۔ خادِم گاؤں میں گیا اور سب سے غریب گھر ڈھونڈنے لگا، ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس کی نظر

1 ...بھجۃ الاسرار، صفحہ:199۔

www.dawateislami.net

ایک مکان پر پڑی، دیکھا کہ ایک بہت پُرانا سا ٹوٹا پھوٹا مکان ہے، اس میں ایک بوڑھا، ایک بُڑھیا اور اُن کی ایک چھوٹی بچی رہتے ہیں، گھر میں کوئی ساز و سامان بھی نہیں ہے، بہت ہی غریب لوگ ہیں، خادِم نے واپس آکر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اس گھر کے متعلق خبر دی تو آپ رات بسر کرنے کے لئے اُسی گھر میں تشریف لے گئے، سب سے پہلے آپ نے سلام کیا، پھر اس گھر میں رات گزارنے کی اجازت چاہی۔

وہ آئے ہمارے گھر خُدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو، کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

اُس غریب کی تو قسمت ہی جاگ اُٹھی تھی، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ خُود چل کر اُس کے گھر تشریف لے آئے تھے، اُس بوڑھے غریب شخص نے نہایت ادب کے ساتھ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے رُکنے کے لئے اپنا مکان حاضِر کیا۔ چنانچہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے خُدّام سمیت وہاں قیام فرما ہوئے۔

حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کوئی معمولی شخصیت تو تھے نہیں، آپ کا بڑا مقام تھا، بڑا نام تھا، دُور دُور تک شہرت تھی، "آپ حِلَّہ گاؤں میں تشریف لائے ہیں" یہ خبر کچھ ہی دیر میں پُورے گاؤں میں پھیل گئی۔ اُس گاؤں کے رہنے والے بڑے بڑے عُلما و مشائخ، بڑے بڑے امیر، رئیس بارگاہِ غوثیت میں حاضِر ہونے لگے، سب کا یہی مطالبہ تھا کہ عالی جاہ! یہ پُرانا مکان ہے، اس جگہ آپ کو تکلیف ہو گی، ہمارے یہاں تشریف لے آیئے! مگر آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کسی کی درخواست قبول نہ فرمائی بلکہ اُسی غریب کے ہاں ٹھہرنے کو پسند فرمایا۔ آخر عُلَما و مشائخ اور امیر و رَئیس لوگوں نے یہیں اسی مکان میں بارگاہِ غوثیت میں نذرانے پیش کرنے شروع کئے، کوئی بکری لا رہا ہے، کوئی بھینس، کوئی سونا، کوئی چاندی اور

کوئی اناج، دیکھتے ہی دیکھتے اُس غریب آدمی کے گھر نذرانوں کا ڈھیر لگ گیا۔

حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے یہ تمام تحفے تحائف، سارا مال و دولت اُس غریب آدمی کو دیا، ان کے ہاں رات گزاری اور سَفَر پر روانہ ہو گئے۔

شیخ عبد الرزاق رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: 2 سال کے بعد مجھے دوبارہ اُسی گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا، میں نے دیکھا کہ وہی غریب بوڑھا جو 2 سال پہلے گاؤں کا سب سے غریب آدمی تھا، اب وہ گاؤں کا سب سے امیر بَن چکا تھا، اس نے بتایا: میرا یہ سارا مال و دولت حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اُسی ایک رات کی عنایت کی برکت ہے۔[1]

زمانے کے دُکھ درد کی رنج و غم کی | ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم
اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو | کہو شَیْئًا لِلّٰہ یاغوثِ اعظم

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیسے غریب نواز، غریبوں سے ہمدردی کرنے والے، اپنے نانا جان، رحمتِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کا کیسا دَرْد رکھنے والے تھے۔ یقیناً آپ چاہتے تو کسی امیر زادے کے ہاں قیام فرماتے، آپ کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ رہائش کا انتظام کر دیا جاتا مگر آپ نے ایک غریب کے ہاں قیام کرنا پسند فرمایا اور سُبْحٰنَ اللہ! شان دیکھئے...! شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے گاؤں کے سب سے غریب شخص کے گھر صِرْف ایک رات بسر فرمائی اور اسے گاؤں کا سب سے امیر ترین آدمی بنا دیا۔

کِھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی | چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم
دِکھا دے ذرا مہرِ رُخ کی تجلی | کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوثِ اعظم

1 ...بهجة الاسرار، صفحہ:198۔

www.dawateislami.net

اے قادریو! اے غوثِ پاک کی محبت کا دَم بھرنے والو! غور فرمایئے! جب ہمارے پیر، پیروں کے پیر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں کے ساتھ اتنی محبت فرماتے ہیں، غریبوں کی ایسی دِل جُوئی فرماتے ہیں تو کیا ہم قادری کہلانے والے، غوثِ پاک اور دیگر اولیا کی محبت کا دم بھرنے والے غریبوں کی مدد کے لئے جیب سے چند روپے نہیں نکال سکتے؟ کیا ہم غریبوں کے ساتھ اپنے منہ کا نوالہ نہیں بانٹ سکتے؟ کیا ہم بھوکوں کو کھانا نہیں کھلا سکتے؟ کیا ہم یتیموں کے سر پر ہاتھ بھی نہیں رکھ سکتے؟ کیا ہم غریبوں کے ساتھ مسکرا کر بات بھی نہیں کر سکتے؟ اُن کی عزّتِ نفس کا خیال نہیں رکھ سکتے؟ کیا ہم غریبوں کے حق میں دُعا بھی نہیں کر سکتے؟ کر سکتے ہیں، یقیناً کر سکتے ہیں مگر افسوس! ہم ایسا نہیں کرتے، آہ! آج ہمارے معاشرے میں غریب بھوک سے بلکتے ہیں، کوئی اُن کا پُرسانِ حال نہیں ہوتا، بسا اَوقات ماں باپ غربت سے تنگ آکر اپنے بچوں کا گلا دبا دیتے ہیں، پھر خودکشی کر لیتے ہیں مگر ہماری عیش و عِشرت میں کمی نہیں آتی، نفلی صدقہ و خیرات تو کیا کرنا تھا، جن پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے وہ پُوری زکوٰۃ بھی نہیں نکالتے۔ مُعاشرے میں غُربت، اِفلاس، تنگ دستی، غم، دُکھ، پریشانیاں بڑھتی جارہی ہیں اور دوسری طرف ہمدردی، خیر خواہی، غم خواری اور سخاوت کے جذبات بھی کم سے کم ہوتے جارہے ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ہمارے اَسلاف، بزرگانِ دِین غریبوں، بے سہاروں، غم کے ماروں سے کیسی محبت کرتے تھے، کس حسین انداز سے اُن کی دِل جُوئی کیا کرتے تھے اور ہم سیلفی بنا کر، ویڈیو بنا کر بے چارے غریب کی غُربت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ ایسے دلخراش واقعات بھی دیکھنے کو ملتے ہوں گے کہ کسی غریب کی مالی مدد کرنے والا، کوئی راشن دینے والا، کھانے پینے کی چیزیں دینے

والا ایک ہی بندہ ہوتا ہے مگر آٹھ، دس (8-10) افراد اس کے ساتھ مِل کر تصویریں بنوا رہے ہوتے ہیں، سوشل میڈیا پر دکھا رہے ہوتے ہیں کہ جیسے ان سب نے اُس غریب کی مدد کی ہے، غور کیجئے! ایسے موقع پر اس غریب پر کیا گزرتی ہوگی...؟

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثُریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

جب ہمارا یہ حال ہے، ہم اپنے بزرگوں کی سیرت سے بالکل مخالف سمت پر چل رہے ہیں، اُن کے بتائے ہوئے طریقوں سے بہت دُور ہیں تو ہمارے معاشرے کا حال بھی دیکھ لیجئے! آج لوگ سکون کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں، معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہی جارہی ہے، ایک عجیب کشمکش ہے، تنگ دستی ہے، گھروں کے سکون برباد ہیں، پریشانیاں، لڑائی جھگڑے، مارا ماری، بے روزگاری، قتل و غارت گری، اغوا، بے حیائی کیا کچھ ہمارے معاشرے میں نہیں ہو رہا، کتنی پریشانیاں ہیں، جن میں آج ہم گھرے ہوئے ہیں، ایک خوش باش انسان کو اپنے پاس بٹھا کر ذرا حال پوچھ لیجئے! اندر سے ٹوٹا ہوا، غموں سے، دُکھ درد سے بھرا ہوا ملے گا...! پُوری دُنیا پر نگاہ ڈال لیجئے! مسلمان پِس رہے ہیں، مسلمانوں پر ظُلم ہو رہے ہیں، دوسری قومیں مسلمانوں کو دبا رہی ہیں؟ آخر ایسا کیوں ہے؟

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثُریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

اے عاشقانِ رسول! ہمیں سمجھنا ہوگا، ہمیں خُود کو بدلنا ہوگا...!

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تُو

یقین مانیے! ہمیں واپَس پلٹنا ہی پڑے گا، اپنے اسلاف کے پاکیزہ کردار سے راہنمائی

لینی ہی ہو گی، اپنے بزرگوں کے طرزِ زندگی سے روشنی لے کر مُعاشرے سے اندھیرے دُور کرنے ہی ہوں گے، اسی میں ہماری بھلائی ہے، اگر ہم نے اپنے بزرگوں کی سیرت سے روشنی نہ لی، غیر مسلموں کے طریقوں پر ہی چلتے رہے تو یاد رکھئے!

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے جہاں والو
تمہاری داستاں تک نہ ہو گی داستانوں میں

سوشل ویلفیئر اور دعوتِ اسلامی

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کو دین کی باتیں بتا کر، نماز سکھا کر، روزے، حج اور زکوٰۃ کے احکام سکھا کر، سُنّتوں کا پیکر بنا کر، نیکی کی دعوت دے کر، نیک نمازی بنا کر تو ہمدردی کر ہی رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے: **FGRF**۔ اس ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی مقصد ہی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کے ساتھ ہمدردی کرنا، غمخواری کرنا، کوئی ناگہانی آفت مثلاً خدانخواستہ زلزلہ آجائے، سیلاب آجائے تو فوراً امدادی کاروائیوں میں حِصّہ لینا ہے۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ڈیپارٹمنٹ **FGRF** کے تحت ❁ ستمبر 2021 میں تقریباً 39 ہزار افراد میں تیار کھانا تقسیم کیا گیا ❁ کورنگی ابراہیم حیدری (کراچی) میں غریبوں ❁ سُرجانی (کراچی) میں بارش سے متاثرہ تقریباً 350 گھروں میں راشن اور کھانا تقسیم کیا گیا ❁ 20 نیو مسلم (Muslims New) گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا ❁ ملک بھر میں اب تک تقریباً 992 سے زائد کنویں، سولر

پمپ لگائے جا چکے ہیں ❁ تھیلیسیمیا اور دیگر امراض میں مبتلا افراد کی مدد کے لیے اب تک تقریباً **48 ہزار 60 خون کی بوتلیں** (*Blood Bags*) مختلف اداروں کو فراہم کی جا چکی ہیں ❁ جُزوی معذور بچوں کی بحالی کیلئے الحمدللہ ***Faizan Rehabilitation Center*** (***F.R.C***) کا قیام ہو چکا ہے، جس میں تقریباً **2000 سے زائد رجسٹریشن** کی جا چکی ہیں۔

اسی طرح دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ **روحانی عِلاج** بھی ہے۔ اس شعبے کے تحت دُکھی، پریشان حال، تنگ دست، بیمار افراد کے لئے فی سبیل اللہ روحانی عِلاج کیا جاتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اُمَّت کی خیر خواہی کے، ہمدردی اور رحم دِلی کے اس دینی کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے، ضعیفوں سے محبت کرنا
دُور دُنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
میرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کر
نیک جو راہ ہو اس راہ پہ چلانا مجھ کو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(نصیحت:3): زِندگی کو غنیمت جانو...!

10 شوال المکرم، 545 ہجری، اتوار کا دِن تھا، صبح کے وقت حُضُور غوثِ پاک رحمۃ

اللہ عَلَیْہِ نے اپنے مدرسے میں بیان فرمایا اور اس بیان کی ابتداء آپ نے ایک حدیثِ پاک سے کی، فرمایا:

اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ مِّنْ خَيْرٍ جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے، فَلْيَنْتَهِزْهُ تو اسے چاہئے کہ لپک کر بھلائی کے اس دروازے میں داخِل ہو جائے فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَلَيْهِ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ دروازہ اس کے لئے کب بند کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اے لوگو...! لپک پڑو...! جب تک زِندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانو، عنقریب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک تم میں طاقت و ہمت ہے، نیک اَعْمال کو غنیمت جانو! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اسے غنیمت جانو! دُعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے، دُعا مانگنے کو غنیمت جانو! نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا دروازہ کھلا ہے، اسے غنیمت جانو!

اے لوگو! تم نے جو نقصان کر لیا، اسے پُورا کرو! جو (گناہوں کی نجاست) دامن پر لگا بیٹھے ہو، اسے دھو ڈالو! جو بُرائیاں کی ہیں، انہیں ٹھیک کرو...! دِل پر جو گُناہوں کی سیاہی چڑھا بیٹھے ہو، اسے صاف کرو! جو تم نے (ناحق) لیا ہے، واپس لوٹا دو! اپنے مالِک و مولیٰ (یعنی پیارے رَبِّ کریم) کی نافرمانی سے واپس لوٹ آؤ...! اللہ کریم کے دروازے پر حاضِر ہو جاؤ...! یہاں کوئی نہیں ہے، صِرْف اللہ خالِق و مالِک ہے، اگر تم اس کے دَرْ پر حاضِر ہو تو

1 ...زُہد لابن مبارک، صفحہ:76، حدیث:117۔

www.dawateislami.net

اُس کے بندے ہو، اگر تم مخلوق کی طرف متوجہ ہو (مثلاً مال و دولت کمانے میں لگے ہوئے ہو اور اس وجہ سے اللہ پاک کے دَر پر حاضِری نہیں دیتے، اللہ پاک کو بھولے بیٹھے ہو تو تُم اللہ پاک کی بندگی نہیں کر رہے بلکہ) مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو۔

اے انسان! سستی مت کر...! کیونکہ سستی ہمیشہ کی محرومی اور شرمندگی کا سبب ہے۔ اپنے اَعْمال اچھے کر...! اللہ پاک دُنیا و آخرت میں تم پر انعام فرمائے گا۔

حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: (لوگو!) جب تمہیں موت آئے گی، تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ گے مگر اُس وقت بیدار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے انسان! بُرے لوگوں کی صحبت نے تمہیں نیک لوگوں سے بدگمان کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی کتاب اور سُنّتِ مصطفےٰ کی روشنی میں زِندگی گزارو! کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اللہ پاک سے ایسی حیا کرو، جیسی اُس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ غفلت میں اپنا وقت ضائع مت کرو...! تم وہ مال جمع کرنے میں مصروف ہو، جو تم نے استعمال نہیں کرنا، وہ خواب سجاتے ہو، جن تک پہنچ نہیں پاؤ گے، وہ عمارتیں بناتے ہو جن میں تم نے (ہمیشہ) نہیں رہنا اور اِن سب باتوں نے تمہیں اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہونے سے غافِل کر دیا ہے۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان کا سلسلہ مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کی ساری بھلائی اللہ پاک کے پاس ہے اور بُرائی ساری کی ساری غَیْرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کے دشمنوں) کے پاس ہے۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاؤ...! اللہ پاک کے درِ عزت سے دُور بھاگنے میں صِرْف بُرائی ہے۔

اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ (1):موت کو یاد کرو! (2):مصیبت پر صبر کرو! (3):اور ہر حال میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھو...! جب یہ تینوں اَوْصاف تمہارے اندر پُوری طرح پیدا ہو جائیں گے تو تمہیں موت اس حالت میں آئے گی کہ موت کو یاد کرنے کے سبب تم زاہِد بن چکے ہو گے، صبر کے ذریعے تم اللہ پاک کی بارگاہ سے من مانتے انعام پاؤ گے تو تَوَکُّل کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ تمہارا تعلق مضبوط ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3):دِین کو نقصان پہنچانے والی چار باتیں

12 شوال المکرم، 545 ہجری کو شام کے وقت حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے دِین کا نقصان چار باتوں میں ہے:

(1):تم اپنے عِلْم پر عمل نہیں کرتے (2):جو نہیں جانتے وہ کرتے ہو (مثلاً جہالت کے سبب گُناہوں کو نیکی سمجھ رہے ہوتے ہو اور نیکی کو گُناہ سمجھ رہے ہوتے ہو) (3):جو تم نہیں جانتے، اسے سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے، لہٰذا بے عِلْم رِہ جاتے ہو (4):لوگوں کے لئے عِلْمِ دین کے رستے میں رکاوٹ بنتے ہو۔

اے لوگو! تمہارا یہ حال ہے کہ عِلْم کی، ذِکْر و فِکْر کی محفل میں کبھی کبھی جاتے ہو، استقامت کے ساتھ نہیں جاتے اور جب بیان کرنے والے کا بیان سُنتے ہو تو اس سے نصیحت نہیں پکڑتے بلکہ اُس کی غلطیاں نکالتے ہو، اُس پر ہنستے ہو، مذاق اُڑاتے ہو۔ اس بات سے توبہ کرو! اللہ پاک کے دُشمنوں جیسے مت بنو! جو سُنتے ہو، اُس سے نصیحت حاصِل کرو! تم پر لازِم ہے کہ نیکی کرو اور اِخْلاص کے ساتھ کرو۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

ترجمہ: اور میں نے جنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں

یہ آیت تِلاوت کر کے حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک نے جنّوں اور انسانوں کو نفسانی خواہشات کے لئے نہیں بنایا، کھیل کود کے لئے نہیں بنایا، محض کھانے، پینے اور سونے کے لئے نہیں بنایا۔ اے غافلو...! اپنی غفلت سے بیدار ہو جاؤ...! تم تو ایسے غفلت میں ہو جیسے تم نے مرنا ہی نہیں، گویا تمہیں قیامت کے دِن اُٹھایا ہی نہیں جائے گا، گویا اللہ پاک کے حُضُور تمہارا حِساب ہی نہیں لیا جائے گا، گویا تم نے پُل صراط سے گزرنا ہی نہیں ہے؟ یہ ہے تمہارا حال...! اور تم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہو...! (یاد رکھو!) یہ قرآنِ کریم ہے، اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو روزِ قیامت یہ تمہارے خِلاف دلیل ہو گا۔

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ غوثِ اولیاء! دیکھئے! حُضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیسی اعلیٰ، حکمت بھری اور غفلت سے بیدار کر دینے والی نصیحتیں ہیں، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پیر ہیں، پیرانِ پیر ہیں، کاش! ہم آپ کی ان نصیحتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کی تعلیمات سیکھنے، ان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنے، نیکیوں پر استقامت پانے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول

کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: نیک اعمال۔

"نیک اعمال" عاشِقِ غوثِ پاک، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے، الحمد للہ! پابندی کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنتا اور کردار میں نمایاں تبدیلی آتی ہے۔

نیک بننے کا زبردست فارمولا

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے ایک روز میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس یہ نیک اعمال رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد اللہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، ڈاڑھی مبارک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔[1]

1 ...جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ:14۔

مدنی انعامات کے عامِل پہ ہر دَم، ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں "نیک اعمال" کو پہلے "مدنی انعامات" کہا جاتا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْقُرْآن مَعَ تفسِیر ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی جانِب سے ایک زبردست موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے: **Quran with Tafseer** (اَلْقُرْآن مَعَ تفسِیر) ایپلی کیشن۔ اس ایپلی کیشن میں قرآن کریم، ترجمہ کنز الایمان، ترجمہ کنز العرفان اور تفسیر صراط الجنان شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، قرآنِ کریم پڑھئے، ترجمہ پڑھئے، تفسیر پڑھ کر قرآنِ کریم سمجھئے، اس کی برکتیں لوٹیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!
یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر (یعنی اکڑتا ہوا) چل رہا تھا اور گھمنڈ (یعنی تکبر) میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2]

چلنے کی 2 سنتیں: (1): سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بسا اَوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھ سے پکڑ لیتے[3] (3): رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اُتر رہے ہیں۔[4]

چلنے کے 6 آداب: (1): راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سُنّت نہیں (2): گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (*Metal*) کی چین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں اور فاسقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین یا ہاتھ میں کڑا (*Bracelet*) پہننا مرد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔
2 ...مسلم، صفحہ:1156، حدیث:2088۔
3 ...معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:277، حدیث:7132۔
4 ...شمائلِ محمدیہ للترمذی، صفحہ:87، رقم:118۔

کے لئے حرام ہے اور دیگر دھاتوں (Metals) کی بھی ناجائز ہے (3): اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو رستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں (4): کسی کے گھر کی بالکنی یا کھڑکی کی طرف بلاضرورت نظر اُٹھا کر دیکھنا مناسب نہیں (5): چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو (6): بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے، اسے لاتیں مارتے چلتے ہیں، یہ قطعاً غیر مہذب طریقہ ہے، اس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اور اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی لیبل (Label) والی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے ادبی بھی ہے۔[1]

سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی "بہارِ شریعت" جلد:3، حصہ:16 اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ "550 سنتیں اور آداب" خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:3-5 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

نِگاہِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...غوثِ پاک نے مقامِ ولایَت طے کرنے میں مدد فرمائی
- ...شانِ اولیائے کرام میں 5 قرآنی آیات
- ...نگاہِ غوث پاک کی 4 برکات
- ...نگاہِ غوثِ پاک حاصِل کرنے کے طریقے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار دِل میں نیت رکھ کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

درود شریف کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمّتی آپ پر ایک دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی

ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرُود اَور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت جنّت میں پہنچادیتی ہے۔ ہر نیک وجائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیا کیجئے! اس سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے کی کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، میں نیتیں کرواتا ہوں، آپ دِل میں ارادہ پائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کہہ کر اظہار فرمائیں: ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین کا ادب کرتے ہوئے باادب بیٹھوں گا ❁ بیان کے اَہم نِکات لکھ لوں گا ❁ بیان کی جتنی باتیں یاد رہ گئیں، گھر جا کر گھر والوں کو، بچوں کو، دوست احباب کو بتا کر عِلْمِ دِین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ وِلایَت طے کرنے میں اِمداد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت پیر سَیِّد مِہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ پاکستان کی مشہور و

---

1 ...مُسْنَدِ اَحْمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔
3 ...بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، باب: کیف کان بدء الوحی...الخ، صفحہ:65، حدیث:1۔

معروف شخصیت ہیں، گولڑہ شریف (راولپنڈی) میں رہائش رکھتے تھے، سَیِّد زادے بھی ہیں، بہت زبردست عالمِ دین بھی ہیں، ولیٔ کامل بھی ہیں۔

1925ء میں جب پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک تقریباً 66 سال تھی، اس عرصے میں آپ پر ایک روحانی کیفیت طاری رہتی تھی، تنہائی میں ہوتے یا لوگوں کے درمیان ہر وقت بَس خاموشی اختیار فرمائے رکھتے، تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک آہ بھر کر سَر مبارک اُٹھاتے، چہرہ مبارک کا رنگ کبھی زَرد ہو جاتا، کبھی سُرخی مائل۔ روٹین کے مطابق گھنٹے دو گھنٹے کے لئے لوگوں کے درمیان تشریف لاتے مگر محفل پر خاموشی طاری رہتی، آپ کے مُرید اور چاہنے والے بعض دفعہ آپ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگتے مگر پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہی کیفیت بدستور رہی۔

اسی زمانے میں ملتان شریف کے رہنے والے ایک سَیِّد صاحب کو خواب میں شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب ہوئی، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس کیفیت کے متعلق تسلی دیتے ہوئے فرمایا: مہر علی وِلایَت کا ایک خاص مقام طَے کر رہے ہیں، اس مقام کو طَے کرتے وقت مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) کی بھی امداد نہیں پہنچتی مگر اس مرحلے میں بھی ایک صاحِب (یعنی خُود حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) برابر اُن کی مدد اور راہنمائی کر رہے ہیں۔[1]

وہ رُتبہ ترا ہے کہ جتنے ولی ہیں | سبھی تیرے زیرِ قدم غوثِ اعظم

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ...!! غور فرمائیے!

1 ...مہرِ منیر، صفحہ:324۔

www.dawateislami.net

اَوْلیائے کرام وہ بلند ہستیاں ہیں کہ لوگوں کو کوئی مشکل پیش آتی ہے، کوئی پریشانی ہوتی ہے تو لوگ اَوْلیائے کرام کے دَرْ پر حاضِر ہوتے ہیں، مشکلیں حل کرواتے ہیں مگر اس شان و عظمت کے، اس مقام و مرتبے کے قربان کہ جب اَوْلیائے کرام کو مشکل پیش آتی ہے تو اِن کی اِمداد کے لئے، اِن کی راہنمائی کے لئے پیروں کے پیر، پیر دستگیر، ولیوں کے ولی، غوثِ جلی، شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کرم فرماتے ہیں۔

معلوم ہوا سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **روحانی تَوَجُّہ**، آپ کی **نِگاہِ کرم** وہ نگاہ ہے کہ بڑے بڑے اَوْلیائے کرام بھی آپ کی اس نگاہِ کرم کے محتاج ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا | تُو ہے وہ غَیْث کہ ہر غَیْث ہے پیاسا تیرا[1]

وضاحت: یعنی اے ہمارے پیارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! آپ وہ غَوث، وہ مدد گار ہیں کہ زمانے بھر کے غَوث، زمانے کے مدد گار آپ کے عاشِق، آپ کے چاہنے والے ہیں اور آپ بارِش کا وہ پانی ہیں کہ خُود بارِش بھی اس کی پیاسی ہے۔

ایک دُوسرے مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث! | وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث!

وضاحت: اے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! کوئی بندہ وِلایَت کے رستے کا مُسافِر ہو یا وِلایَت کے بُلند مقام پر پہنچا ہوا ہو، غرض کوئی کسی مقام پر بھی ہو، البتہ آپ کے دَر کا سُوالی ہی ہے۔

کاش! ہم گنہگاروں کو بھی حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اِک نِگاہِ کرم نصیب ہو جائے تو

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:23۔

یقین مانئے! بگڑی ہی سَنْوَر جائے۔

ادھر بھی نِگاہِ کرم غوثِ اعظم | کرو دُوْر رَنج و اَلم غوثِ اعظم
ہے گردن میں تیری غُلامی کا پٹہ | بُھلی سے ہے میرا بھرم غوثِ اعظم
ترا ہوں میں تیرا، مرے اس کہے کا | سرِ حشر رکھنا بھرم غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اَوْلیائے کرام میں 5 قرآنی آیات

پارہ:29، سورۂ مُرْسَلات کی ابتدائی 5 آیات میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾

(پارہ:29، سورۂ مرسلات:1-5)

ترجمہ: قسم اُن کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں، پھر اُن کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں اور خوب پھیلانے والیوں کی، پھر خوب جُدا کرنے والیوں کی، پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یہ 5 آیات ہیں، ان میں اللہ پاک نے 5 چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے:

(1):مُرْسَلَات (جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں) (2):عَاصِفَات (جو تیز چلتی ہیں) (3):نَاشِرَات (جو خوب پھیلاتی ہیں) (4):فَارِقَات (جو خوب جُدا کرنے والی ہیں) (5):مُلْقِیَات (جو ذِکْر القا کرنے والی ہیں)

یہ 5 چیزیں کیا ہیں؟ یہ کن کے اَوْصاف ہیں؟ اس بارے میں مُفَسِّرِیْنِ کرام کے مختلف اَقْوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ **یہ 5 کی 5 اولیائے کرام کی صِفَات ہیں۔**[1] اس قول کے مطابق

1 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:29، سورۂ مرسلات، جلد:15، جزء:29، صفحہ:264۔
تفسیر بیضاوی، پارہ:29، سورۂ مرسلات، جلد:8، صفحہ:296۔

ان آیات کا معنی کیا بنے گا؟ اس کو مشہور مُفَسِّر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **مَوَاعِظِ نعیمیہ** میں تفصیل سے ذِکْر کیا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں:

(1): وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ (قسم اُن کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں) یعنی اَوْلیائے کرام کی اُن جماعتوں کی قسم جو قیامت تک لگاتار بھیجی جاتی رہیں گی۔

معلوم ہوا؛ نبوت اگرچہ ختم ہو چکی، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی بن کر تشریف لا چکے، اب قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آئے گا، البتہ اَوْلیائے کرام قیامت تک آتے رہیں گے۔[1]

(2): فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ (پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں) یعنی اِن اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ دِلوں کا میل کچیل، گُناہوں کی سیاہی وغیرہ ایسے دُور کر دیتے ہیں جیسے ہوا کے تیز جھونکے زمین سے کوڑا کچرا دُور کر دیتے ہیں، اولیائے کرام کی نگاہِ فیض سے عقیدے کی گندگی دُور ہوتی ہے، اخلاقی گندگیاں دُور ہوتی ہیں، گُناہوں کی گندگیاں دُور ہوتی ہیں، کردار ستھرا اور باطِن چمکدار ہوتا ہے، اسی طرح اولیائے کرام کی نگاہ سے ظاہِری جسم کی بیماریاں، دُکھ، دَرْد، پریشانیاں بھی دُور ہو جاتی ہیں۔

(3): وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ (اور خوب پھیلانے والیوں کی) یعنی اِن اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ جس طرف نگاہِ فیض اُٹھائیں، اس طرف حق کا بول بالا ہو جاتا ہے، یہ جدھر توجُّہ فرمائیں، اس طرف اسلام کا پرچم بُلند کر دیتے ہیں، سُنّتوں کی بہار آجاتی ہے، کافِر کلمہ پڑھ کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور ایمان والوں کو ایمان کی حلاوت، ایمان کی نورانیت نصیب ہوتی ہے اور اولیائے کرام کی برکت سے انسان اَنْوار کا مجموعہ بن جاتا ہے۔

---

1 ...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ:210-211 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

(4):فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ (پھر خوب جدا کرنے والیوں کی) یعنی اولیائے کرام کی یہ مبارک جماعت حق اور باطِل میں فرق کرنے والی ہے، اَوّل تو اولیائے کرام کی ذات ہی وہ ہے کہ اس سے حق اور باطل میں فرق ہو جاتا ہے، دیکھئے! حدیثِ قُدسی میں ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں۔ معلوم ہوا اَوْلیائے کرام کا وُجُود حق اور باطِل میں فرق کرنے والا ہے، کیسے؟ اس طرح کہ جو ان سے محبت رکھنے والا ہے، یقیناً وہ حق کے رستے پر ہے اور جو ان سے دُشمنی رکھنے والا ہے، وہ ہر گز حق کے رستے پر نہیں ہو سکتا کہ اس کو تو اللہ پاک نے اعلانِ جنگ دیا ہے اور جسے اللہ پاک اعلانِ جنگ دے، وہ بھلا کیسے جنّت کے رستے پر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اَوْلیائے کرام کا وُجُود ہی حق اور باطِل میں فرق کرنے والا ہے۔ پھر اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہوتی ہے کہ یہ جہاں جاتے ہیں، جس طرف نگاہ فرماتے ہیں، حق کا بول بالا کر کے، باطِل کا مُنہ کالا کر کے حق اور باطِل کے درمیان فرق کر دیتے ہیں۔[1]

(5):فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ (پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی) یعنی اولیائے کرام وہ ہیں جو دِل میں ذِکرِ الٰہی اُتار دیتے ہیں، اولیائے کرام کی توجہ، ان کی نگاہِ کرم مِل جائے تو ذِکْرُ اللہ صِرْف زبان پر نہیں رہتا بلکہ دِل میں اُتر جاتا ہے، پھر بندے کو نمازوں میں سُرور آنے لگتا ہے، تِلاوت میں سُرور آنے لگتا ہے، گُناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور نیکیوں میں دِل لگ جاتا ہے۔[2]

طیبہ سے منگائی جاتی ہے، سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالے سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ:212-215 خلاصۃً۔
2 ...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ:316۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 5 آیات ہیں، مفسرینِ کرام کے ایک قول کے مطابق ان میں اَوْلیائے کرام کے اَوْصاف بیان ہوئے ہیں، اب آیئے! ان آیات کی روشنی میں سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کے چند پہلو سُنتے ہیں:

(1):نگاہِ غوثِ پاک سے ظاہِر، باطِن کی صفائی

اللہ پاک نے فرمایا:

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ (پارہ30، المرسلات:2) | ترجمہ: پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والیاں ہیں۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی قسم! جو اپنی نگاہ سے، روحانی توجہ سے دِلوں کی میل دھوتے، بُرے عقیدوں کی گندگی، بُرے اخلاق کی گندگی، گُناہوں کی گندگی کو دُور کرتے ہیں اور ظاہِری بیماریوں، پریشانیوں، دُکھ، دَرْد کو بھی مٹا دیتے ہیں۔

غیر مسلم کو کلمہ پڑھا کر ابدال بنا دیا

منقول ہے کہ مُلکِ شام کے ایک ابدال کا انتقال ہو گیا (ابدال؛ وِلایت کا ایک درجہ ہے، روایات کے مطابق دُنیا میں ہر وقت 40 ابدال موجود ہوتے ہیں، جب ان میں کوئی انتقال کر جائے تو اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دیا جاتا ہے، چنانچہ مُلکِ شام کے ابدال کا انتقال ہوا) تو سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً وہاں تشریف لے گئے، دُنیا کے دیگر ابدال بھی وہاں پہنچ گئے، سب نے مِل کر اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی، نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکم دیا کہ قسطنطنیہ کے فُلاں کافِر کو میرے حُضُور پیش کیا جائے۔ اُس کافِر کو فوراً حاضِر کیا گیا، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کافِر کو کلمہ پڑھایا، اُس کا ظاہِری حلیہ مسلمانوں جیسا کیا اور اپنی ایک ہی نگاہِ کرم سے اُسے مقامِ ابدال پر فائز کر کے وفات پانے والے ابدال کی جگہ پر اسے

ابدال مقرر کر دیا۔[1]

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی
بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم
کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد
واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم[2]

بداَخلاق لڑکے نے توبہ کرلی

حضرت ابُو حَسن قَوّاس رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حل کے لئے دُعا کروانے کا ارادہ رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا، اکثر ناپاک رہتا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جارہے تھے کہ اتفاق سے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے راستے ہی میں ملاقات ہوگئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کرکے آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھا تو حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ مبارک ہٹا لیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف

1 ...سیرت غوث الثقلین، صفحہ:167۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے توبہ کی، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے ہاتھ ملایا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چور کو قطب بنا دیا

ایک بار حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ منورہ سے واپس بغداد آ رہے تھے، راستے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا، جو اَصْل میں چور تھا اور اس انتظار میں کھڑا تھا کہ کوئی آئے تو میں اس کا مال لوٹ لوں۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اُس کے قریب تشریف لائے تو فرمایا: تُم کون ہو؟ چور نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: میں دیہاتی ہوں۔

اللّٰہُ اَکْبَر! جھوٹ اور وہ بھی حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے...! یہ نگاہِ غوثِ اعظم ہے، اس سے کچھ چھپا نہیں رہتا۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نگاہ فرمائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص گنہگار ہے، اب حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد القادِر ہوں۔ بس اتنا سُننا تھا کہ اس چور کے دِل کی دُنیا زیر و زَبر ہو گئی، وہ فوراً حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا اور عرض کیا: یَا سَیِّدِی عَبْدَ الْقَادِر شَیْئًا لِلّٰہِ اے میرے سردار عبد القادر! خُدا کے واسطے نظر کرم کیجئے! حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُس کی حالت پر رحم آ گیا، آپ نے دُعا کی تو غیب سے آواز آئی: اے عبد القادر! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دیجئے! اور اس کی راہنمائی کرتے ہوئے اسے قطب کے درجے پر فائز کر دیجئے۔ اب

1 ...سیرت غوث الثقلین، صفحہ:175۔

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس چور پر نِگاہِ کرم ڈالی اور اسے ولایت کے اعلیٰ درجے قطبیت پر فائز کر دیا۔[1]

عجب شان یاغوث تیری جلی ہے | تیری نظر سے چور بنتا ولی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ پاک! یہ ہے نگاہِ غوثِ پاک کا فیضان...! دیکھئے! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ کرم سے کیسے دِلوں کی میل دُھلتی ہے، آپ کی ایک نِگاہِ کرم سے چور ولی بنتے ہیں، ایک نِگاہِ کرم سے بُرے اخلاق والے سُدھر جاتے ہیں، ایک نِگاہِ کرم سے گنہگاروں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور وہ مُعاشرے کے اچھے اور نیک انسان بن جاتے ہیں۔

اب سنیئے اللہ پاک کا فرمان، ارشاد ہوتا ہے:

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ(۲) (پارہ30، المرسلات:2) | ترجمہ: پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والیاں ہیں۔

یعنی اولیائے کرام وہ شان والے ہیں کہ اپنے نُورِ نظر سے، اپنی نگاہِ کرم سے دِل کی میل دھوتے ہیں، اَخلاق و کردار سنوارتے ہیں اور گنہگاروں کو نیک رستے کا مُسافِر بنا دیتے ہیں۔

(2): نِگاہِ غوثِ پاک اور حق کا بول بالا

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:29، سورۂ مرسلات کی آیت:3 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ(۳) | ترجمہ: اور خوب پھیلانے والیوں کی۔

اس آیت کی وَضاحت میں ہم نے سُنا کہ اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ جس سمت توجہ فرماتے ہیں، وہاں حق کا بول بالا کر دیتے ہیں، اسلام کا پرچم بلند کر دیتے ہیں۔ اب آیئے!

---

1 ... سیرت غوث الثقلین، صفحہ:130-131۔

www.dawateislami.net

اس حوالے سے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نِگاہِ پاک کا فیضان دیکھتے ہیں:

5 ہزار کافِر مسلمان ہو گئے

حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 521 ہجری میں باقاعِدہ دَرْس و بیان کا سلسلہ شروع فرمایا اور مسلسل چالیس سال تک وَعْظ و نصیحت فرماتے رہے۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہفتے میں 3 بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عُمر کیمانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کوئی محفلِ پاک ایسی نہیں ہوتی تھی کہ جس میں غیر مسلم کلمہ پڑھ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا گنہگار توبہ نہ کرتے ہوں، جب بھی آپ بیان فرماتے، اس بیان سے متاثر ہو کر غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے اور گنہگار توبہ کر کے نیک بن جایا کرتے تھے۔[1]

حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ کافِروں نے کلمہ پڑھا اور ایک لاکھ سے زیادہ گنہگار مسلمان توبہ کر کے نیک رستے کے مُسافِر بنے۔[2]

کُرد قوم نے اسلام قبول کر لیا

ایک بار سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ عِراق کے ایک علاقے کُرْدِستان میں نیکی کی دعوت کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے کچھ مُرید بھی ساتھ تھے، یہ پُوری بستی لاکھوں افراد پر مشتمل تھی اور یہ سب غیر مسلم تھے، طبیعت کے لحاظ سے بھی بہت سخت تھے، سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کُرْد قوم کے مرکز میں پہنچے اور اُن کے بڑے بڑے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی نیکی کی دعوت سُن کر کُرْد قوم کا ایک بڑا عالِم سامنے آیا، یہ شخص کچھ عرصہ بغداد اور مِصْر میں رہ چُکا تھا، اس نے مسلمان علمائے کرام سے کچھ احادیث بھی سُن

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ:93۔
2 ...قلائد الجواہر، صفحہ:96۔

www.dawateislami.net

رکھی تھیں، یہ شخص حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے کہنے لگا: کیا آپ کے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا یہ فرمان ہے کہ "میری اُمَّت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں" (یعنی جس طرح بنی اسرائیل کے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام نیکی کی دعوت کو عام کیا کرتے تھے، اس اُمّت کے عُلما اسی طرح نیکی کی دعوت عام کیا کریں گے)۔

حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اُس شخص کی بات سُن کر فرمایا: کیا تمہیں اس بارے میں کوئی شک ہے؟ وہ کہنے لگا: حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام جو بنی اسرائیل کے نبی ہیں، اُن کو اللہ پاک نے یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے، آپ اس اُمّت کے عُلَما میں سے ہیں، ہم تو آپ کی بات جب مانیں کہ آپ بھی مُردوں کو زِندہ کر کے دِکھائیں۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے نہایت اطمینان سے فرمایا: اس میں تو کوئی مشکل نہیں، تم کون سے مردے کو زِندہ دیکھنا چاہتے ہو؟

اب کُرد قوم کے سردار حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو لے کر قریب ہی ایک قبرستان میں گئے اور ایک بہت پُرانی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا: اس مردے کو زِندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس قبر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ پاک کے حکم سے اُٹھ! بَس غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اتنا فرمانا تھا کہ قبر کھل گئی اور مردہ سَر باہَر نکال کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے پہلے حضور غوثِ پاک کو سلام عرض کیا، پھر پوچھا: کیا قیامت قائِم ہو گئی؟ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: نہیں، قیامت قائِم نہیں ہوئی۔ تُو اِن لوگوں کو بتا کہ تُو کس دَور کا آدمی ہے؟ اُس نے کہا: میں حضرت دانیال علیہ السَّلام کے وقت کا ہوں اور انہیں کے دِین پر مجھے موت آئی۔

پھر حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اُسے فرمایا: تم واپس قبر میں چلے جاؤ! تمہیں قیامت

تک وہیں رہنا ہے۔ کُرد قوم کے سردار اپنی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے اور باتیں سُن رہے تھے، آپ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ تمام سردار اور اُن کی قوم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔[1]

قلبِ مردہ کو بھی ٹھوکر سے جِلا دو مُرشد | تم نے ٹھوکر سے ہے مُردوں کو جِلایا یاغوث!
آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ | آہ! دُنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوث!
میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ! | رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث!

اے عاشقانِ غوثِ پاک! یہ ہے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تَوَجُّہ، آپ کی نِگاہِ کرم اور کرامات کا فیضان کہ آپ نے کُرد قوم کی طرف توجہ فرمائی، انہیں نیکی کی دعوت دی اور اسلام کی سچائی کا عملی ثبوت دے کر سب کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ اب سنیئے اللہ پاک کا فرمان:

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ۝ (پارہ30، المرسلات:3) | ترجمہ: اور خوب پھیلانے والیوں کی۔

یعنی اولیائے کرام وہ ہیں جو اسلام کا پرچم بلند کرتے ہیں، جدھر توجہ کر لیں حق کا بولا بالا کر دیتے ہیں اور دُنیا میں اسلام کو خوب پھیلاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسوں کی کاٹ

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ اَوْلیائے کرام کی اس طرح کی کرامات سُن کر مختلف شیطانی وسوسوں کا شِکار ہو جاتے ہیں، مثلاً یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زِندہ کرنا اور موت دینا تو اللہ پاک کے اختیار میں ہے، ایک انسان کیسے مردے زِندہ کر سکتا ہے؟ جو ایک بار موت کے گھاٹ اُتر گیا، اُس کا دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا، زِندہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے؟

1 ...حیات المعظم، صفحہ:152-154 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

ان سب وسوسوں کا ایک ہی جواب ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:20)	ترجمہ: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رَوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردے زِندہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔ الحمد للہ! ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے مُردے زِندہ کرنا تو بہت دُور کی بات، کوئی ایک تنکا بھی نہیں ہِلا سکتا اور اللہ پاک طاقت بخشے تو آدمی مردے بھی زِندہ کر سکتا ہے۔ الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک ہی نے یہ طاقت بخشی تھی کہ آپ مُردے زِندہ کر لیا کرتے تھے۔ اب کوئی ہے جو اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کر سکے؟

نیک بندے کی گائے کی برکت

دیکھئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا ذِکر فرمایا ہے، قرآنِ کریم کی دوسری اور سب سے بڑی سُورت "سورۂ بقرہ" کو سُورۂ بقرہ اسی گائے والے واقعہ کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔ واقعے کا خُلاصہ یُوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل ہو گیا تھا، یہ معلوم نہیں تھا کہ قاتِل کون ہے، بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم سے فرمایا: ایک گائے ذبح کرو! پھر بنی اسرائیل کو اس گائے کے اَوصاف بھی بتائے گئے۔ مثلاً وہ گائے زَرد رنگ کی ہے، اُس کے جسم پر کوئی داغ نہیں ہے، نہ بوڑھی ہے، نہ جوان ہے بلکہ درمیانی عمر کی ہے وغیرہ۔ بنی اسرائیل نے ایسی گائے تلاش کرنا شروع کی، آخر اللہ پاک کے ایک نیک اور اپنی والدہ کے فرمانبردار

بندے کے پاس ایسی گائے مِل گئی، بنی اسرائیل نے اسے ذبح کیا، اب بنی اسرائیل کو حکم ہوا:

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ

ترجمہ کنزُ الایمان: تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ (پارہ:1، سورۃ البقرۃ:73)

چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے اس ذبح کی ہوئی گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا قتل ہونے والے کو لگایا گیا تو وہ زِندہ ہو گیا اور اُس نے اپنے قاتل کا نام بھی بتا دیا۔

دیکھئے! حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اُمّت کے ایک نیک بندے کی گائے کے جسم کا ایک ٹکڑا لگانے سے مُردہ زِندہ ہو گیا اَور یہ بات کہاں بیان ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔ اب غور فرمایئے! جب موسیٰ علیہ السّلام کی اُمّت کے ایک نیک بندے کی گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا لگنے سے مُردہ زِندہ ہو سکتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے آقا، یعنی حضرت مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے نہایت نیک بزرگ، سلطان الاولیا یعنی حُضُور غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی دُعا سے مُردے زِندہ نہیں ہو سکتے؟ ہو سکتے ہیں، یقیناً ہو سکتے ہیں بلکہ ہوئے ہیں اور مُردوں کو زِندہ ہوتا دیکھ کر لوگوں نے کلمہ بھی پڑھا ہے اور یہ سب کیا ہے؟ اللہ پاک کی عطا ہے۔

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر
سِرّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ ملّت بھی ہے
عِلمِ اَسرار سے ماہر بھی ہے عبد القادر
ذی تَصَرُّف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالَم کا مدبّر بھی ہے عبد القادر (1)

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ عَبْدُ القادِر ہیں یعنی قُدْرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدْرت عطا فرمائی ہے، آپ ظاہِر و باطِن کے رازدار ہیں، شریعت کے مفتی بھی ہیں،

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:69 ملتقطاً۔

مِلَّت کے قاضی بھی ہیں، باطنی عُلُوم کے ماہِر بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں، آپ کو زمانے کی تدبیر کی اجازت بھی عطا کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3):نگاہِ غوثِ پاک اور حق و باطِل میں فرق

سورۂ مُرسَلات میں مزید ارشاد ہوا:

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ (پارہ30، المرسلات:4) | ترجمہ: پھر خوب جُدا کرنے والیوں کی۔

اس آیت کا ایک معنی ہم نے سُنا کہ اولیائے کرام حق اور باطِل میں فرق کرنے والے ہوتے ہیں۔ اب آیئے! اس بارے میں سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک سُنتے ہیں:

بدمذہبوں نے توبہ کرلی

شیخ **اَبُو الْحَسَن** قرشی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 559 ہجری کا واقعہ ہے کہ بدمذہبوں کی ایک بڑی جماعت حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئی، اُن کے پاس 2 ٹوکرے تھے، جن کا منہ بند تھا، اُن بدمذہبوں نے سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: بتایئے! ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بصیرت (یعنی باطنی نِگاہ، دِل کے نُور) سے جان لیا اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں ایک مَعْذُور بچہ ہے۔ پھر آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے حضرت عبد الرزاق رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اس ٹوکرے کا منہ کھولو! ٹوکرے کا منہ کھولا گیا تو اُس میں واقعی معذور بچہ تھا، سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس بچے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا: **قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ!** اللہ پاک کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ...! اتنا فرمانا تھا کہ اُس بچے کی معذوری ٹھیک ہو گئی اور وہ صحیح سلامت اُٹھ کر کھڑا ہو

گیا، اب غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دُوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس میں تندرست بچہ ہے۔ جب ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں واقعی تندرست بچہ تھا، شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر اُن تمام کے تمام بدمذہبوں نے اپنے بُرے عقائد سے توبہ کی اور سچے عاشِقانِ رسول بن گئے۔[1]

ایمان اس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے
ہے سلسلے میں آ گیا بغداد والے مرشد[2]

غیر مسلم نے کلمہ پڑھ لیا

منقول ہے کہ ایک روز شہنشاہِ بغداد، حضور غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کسی محلے سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا: ایک مسلمان اور غیر مسلم آپس میں جھگڑ رہے ہیں، غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اُن کا جھگڑا ختم کروانے کے لئے اُن کے قریب تشریف لے گئے اور پوچھا: کیوں جھگڑ رہے ہو؟ مسلمان نے عرض کیا: عالی جاہ! یہ غیر مسلم کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہِ السَّلام تمہارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اَفضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم افضل ہیں۔

یہ سُن کر حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے غیر مسلم سے فرمایا: تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہِ السَّلام ہمارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اَفضل ہیں؟ عیسائی بولا: ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہِ السَّلام مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے۔ اس پر سرکارِ

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ:137-138۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:546۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نبی تو نہیں ہوں، البتہ اگر میں بھی مردہ زِندہ کر دُوں تو کیا تم ہمارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ گے؟ عیسائی بولا: ہاں، میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

اب سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس غیر مسلم کو ساتھ لے کر قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: کہو! کس کو زِندہ کرنا ہے؟ اُس غیر مسلم نے ایک پُرانی قبر کی طرف اشارہ کیا، اب حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس قبر کے قریب تشریف لائے، اُس پر نِگاہ ڈالی اور اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو اُٹھنے کا حکم دیا۔ بَس حُکمِ غوثیہ ملنے کی دیر تھی کہ قبر کھلی اور مُردہ زِندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر اُس غیر مسلم کے دِل میں ایمان کا نُور رَوشن ہو گیا اور وہ کلمہ پڑھ کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔[1]

عیسٰی کے معجزوں نے مردے جِلا دیئے ہیں | مُحَمَّد کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ غوث پاک! دیکھا آپ نے! ایک خالِص علمی مسئلہ جس کے متعلق وہ مسلمان اور غیر مسلم جھگڑ رہے تھے، سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کرامت دکھا کر یہ واضح کر دیا کہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں سے، تمام رسولوں سے اَفْضَل و اعلیٰ ہیں۔

خلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی[2]

یہاں یہ بات ذِہن نشین رہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السَّلام مخلوق میں سب سے

1 ...حیات المعظم، صفحہ:174۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:138۔

www.dawateislami.net

اَفضَل و اعلیٰ ہیں اور نبی ہونے کے اعتبار سے تمام انبیا برابر ہیں، البتہ انبیائے کرام علیہم السَّلام کے آپس میں مختلف درجات ہیں، یہ آپس میں ایک دُوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں سے اَفضَل ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پارہ3، سورۃ البقرۃ:253)

ترجمہ: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ انبیائے کرام علیہم السَّلام آپس میں ایک دُوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: نبی ہونے میں تمام انبیائے کرام علیہم السَّلام برابر ہیں، اصلِ نبوت میں ان کے درمیان فرق نہیں۔ البتہ ان کے مراتب جُداگانہ ہیں، خصائص و کمالات میں فرق ہے، ان کے درجات مختلف ہیں، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔[1]

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے ہمارا تمہارا نبی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:3، سورۃ البقرۃ، زیرِ آیت:253، جلد:1، صفحہ:379-380۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:138-140 ملتقطاً۔

(4):نگاہِ غوثِ پاک اور دِل میں ذِکْر پیدا ہونا

پارہ:29، سورۂ مُرسَلات کی پانچویں آیت میں ارشاد ہوا:

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ(۵) | ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

اس آیت کا معنی ہم نے سُنا کہ اَوْلیائے کرام لوگوں کے دِلوں میں ذِکْر ڈال دیتے ہیں یعنی اَوْلیائے کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے، ان کی نگاہِ کرم سے، ان کے تَوَجُّہ فرمانے سے دِل میں نُورِ ایمان بڑھ جاتا ہے، ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، عِبادت میں دِل لگ جاتا ہے، دِل سے گُناہوں کا میل دُھل جاتا ہے، دِل ذِکْر و فِکْر میں مشغول ہو کر اللہ پاک کی یاد سے آباد ہو جاتا ہے۔

شیخ شِہابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی کا واقعہ

سلسلہ سہروردیہ کے عظیم پیشوا شیخ شِہابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جوانی کے دِنوں میں مجھے عِلْمِ کلام پڑھنے کا بہت شوق تھا، میں نے اس عِلْم کی بہت سی کتابیں حِفْظ بھی کرلی تھیں، میرے چچا جان مجھے یہ عِلْم پڑھنے سے منع کرتے تھے مگر مجھے یہ عِلْم بہت محبوب تھا، لہٰذا میں اس عِلْم کی کتابیں پڑھنے سے باز نہیں آتا تھا۔

عِلْمِ کلام کی وضاحت: عِلْمِ کلام عقائِد سے متعلق عِلْم ہے، اس میں اسلام کے اور دیگر مذاہب کے عقائِد کے متعلق بحث کی جاتی ہے، عِلْمِ کلام اچھا عِلْم ہے بلکہ ایک حَدْ تک عِلْمِ کلام سیکھنا تو فرض عُلُوم میں شامل ہے، البتہ اس عِلْم میں حَدْ سے زیادہ مشغول ہونے میں خطرہ ہے، کبھی آدمی اس عِلْم میں زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے بدمذہبی بلکہ بعض دفعہ کفر کا بھی شِکار ہو جاتا ہے۔

خیر! شیخ شِہابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میرے چچا جان نے

مجھے ساتھ لیا اور حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے۔ چچا جان نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا: حُضُور! یہ میرا بھتیجا عمر ہے، یہ عِلْمِ کلام کی کتابیں پڑھتا رہتا ہے، میں نے اسے منع بھی کیا مگر یہ باز نہیں آتا۔ چچا جان کی بات سُن کر سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میری جانِب متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ نے عِلْمِ کلام کی کون کون سی کتابیں حِفْظ کی ہیں؟ میں نے کتابوں کے نام بتائے۔

اب سرکار غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تو مجھے عِلْمِ کلام کی باتیں ایسے بھول گئیں جیسے کبھی یاد ہی نہیں کی تھیں۔ اللہ پاک کی قسم! حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ پھیر کر نہ صِرْف عِلْمِ کلام سے میرا سینہ خالی کر دیا بلکہ میرے سینے کو عِلْمِ لَدُنّی (یعنی اللہ پاک کے عطا کردہ خاص عِلْم) سے بھر دیا۔ **اے عاشقانِ غوثِ پاک!** یہ ہے:

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ | ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی جماعتیں دِلوں میں ذِکْر و فِکْر ڈال دیتی ہیں۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا
مَزْرَعِ چِشْت و بُخارا و عِراق و اَجْمیر
کون سی کِشْت پہ برسا نہیں جھالا تیرا (1)

وضاحت: اے مرے آقا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! جو ولی آپ سے پہلے ہوئے، جو بعد میں قیامت تک ہوں گے، سب آپ کا اَدب کرنے والے ہیں، چِشْت، بُخارا، عراق، اجمیر ہر جگہ آپ کے فیض کی بارش برسی ہے، سب آپ ہی سے فیض لے رہے ہیں۔

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 25-26۔

جس نے جو مانگا عطا کر دیا

شیخ محمد بن مَحْفُوظ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ بہت سے مشائخ سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر تھے، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اپنی اپنی حاجات بیان کیجئے، جس کو جو چاہیئے ہو گا، ملے گا۔

موقع غنیمت تھا، سب مشائخ نے اپنی اپنی حاجتیں بیان کرنا شروع کیں، کسی نے عرض کیا: میں مُجَاہَدہ (یعنی نیکیوں میں خُوب کوشش کرنے) کی طاقت چاہتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: میں خوفِ خُدا کا طلب گار ہوں، کسی نے عرض کیا: میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، کسی نے عرض کیا: میں عِلْم میں اِضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قُطب بننا چاہتا ہوں، شیخ اَبُو الْبَرَکات رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں اللہ پاک کی محبت میں خوب اضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ اَبُو الْفَتُوح رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قرآنِ کریم کا اور حدیثِ رسول کا حافِظ بننا چاہتا ہوں۔

یُوں سب اپنی اپنی حاجتیں بیان کرتے گئے، جب سب عرض کر چکے تو سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہم سب کی حاجات پر سب کی مدد کرتے ہیں۔**

شیخ اَبُو الخیر رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اس مجلس میں جس نے جو مانگا تھا، اُس کو وہی ملا۔ شیخ حضرمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے قرآنِ پاک حِفْظ ہو جانے کی تمنا کی تھی، اللہ پاک نے انہیں توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے 6 ماہ میں پُورا قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ اسی طرح شیخ جمیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے عرض کیا تھا کہ میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، یہ اس درجے پر پہنچے کہ ہر وقت تسبیح لئے ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف

رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو تسبیح ایک کھونٹی پر لٹکا دیتے تھے اور اُس تسبیح کے دانے خود بخود چلتے رہتے تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے:

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ | ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ لوگوں کے دِلوں میں ذِکْر ڈال دیتے ہیں۔

در پہ جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد
مَن کی مرادیں پا گیا بغداد والے مرشد[2]

نِگاہِ غوثِ پاک حاصِل کرنے کے طریقے

اے عاشقانِ رسول! ہم نے شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ کرم، آپ کی روحانی توجہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کی چند برکات سننے کی سَعادت حاصِل کی۔ یاد رکھئے! اَوْلیائے کرام دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی الحمدللہ! اپنے غُلاموں کی امداد فرماتے، مشکلات حل کرتے اور نگاہِ کرم فرماتے ہیں اور یہ سب اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے ہے، ورنہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے تو کوئی پتّا بھی نہیں ہِلا سکتا۔

(1): نمازِ غوثیہ پڑھا کیجئے...!

خیر! مقصد یہ ہے کہ آج بھی اگر کوئی سچّے دِل سے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نگاہِ کرم کی فریاد کرے تو حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تَوَجُّہ فرماتے ہیں۔ حضور غوثِ پاک

1 ...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ:98-102 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:545۔

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پُکارا، وہ سختی دُور ہو گی، جو میرے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پُوری ہو گی، جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف (یعنی سُورۂ فاتحہ) کے بعد قُل ھو اللہ شریف (یعنی سورۂ اِخلاص) 11، 11 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجے، پھر بغداد شریف کی طرف 11 قدم چل کر میرا نام پُکارے اور اپنی حاجت بیان کرے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ حاجت پُوری ہو گی۔[1]

نوٹ: پاک وہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرب اور شُمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے۔

اس نماز کو نمازِ غوثیہ اور صَلٰوۃُ الْاَسْرار کہا جاتا ہے۔ حضرت عَلَّامہ مُلّا علی قاری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے بار بار نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا، بالکل دُرُست نکلا (یعنی ہر بار مقصد پُورا ہوا)۔

حُسنِ نیّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے، یگانہ ہے دوگانہ تیرا[2]

وضاحت: یہ بات تجربہ شُدہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھی جائے تو ناکامی نہیں ہوتی بلکہ جس مقصد کے لئے پڑھی جائے، وہ مقصد پُورا ہوتا ہے۔

(2): قصیدہ غَوثیہ پڑھئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! سرکار غوثِ اعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روحانی

1 ...جنات کا بادشاہ، صفحہ: 6-7۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 20۔

توجہ، آپ کی نگاہِ کرم حاصِل کرنے کا ایک طریقہ **قصیدہ غَوثیہ** کا وِرد بھی ہے۔ عاشِقِ غوثِ اعظم، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **قصیدہ غوثیہ** کے متعلق فرماتے ہیں: یہ قصیدۂ مبارکہ حُضُور سیدنا غوثُ الْاَعْظم، محبوبِ سبحانی، قطبِ رَبَّانی، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانِ فیض ترجمان سے ادا ہوا ہے اور ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اس کا وِرد دولتِ ظاہری و باطنی کے حصول کا سبب ہے۔ اس کے 28 اشعار ہیں۔ اس قصیدۂ مبارکہ کا روزانہ وِرد بہت مفید ہے۔ اس قصیدۂ مبارک کا وِرد قوتِ حافِظہ کو بڑھاتا ہے۔

اس قصیدۂ مبارکہ کو پڑھنے والے کو عربی پڑھنے میں بصیرت حاصِل ہوتی ہے۔ ہر مشکل و سخت کام کے لئے 40 روز پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیاب ہوں گے۔ جو شخص اس قصیدۂ مبارکہ کو اپنے سامنے رکھے اور 3 مرتبہ پڑھے مقبولِ بارگاہِ غوثیت ہو گا اور حضور سیدنا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارتِ فیض بشارت سے مشرف ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوبصُورت اور نہایت اَہم کتاب: **مدنی پنج سُورَہ** صفحہ: 263 پر یہ قصیدہ مبارک درج ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں عشق رسول بڑھانے، فیضانِ غوثِ پاک، فیضانِ داتا و خواجہ، فیضانِ اعلیٰ حضرت، فیضانِ اولیا سے دامن بھرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اور دین و دُنیا کی بھلائیاں حاصِل کیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی

کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔

آپ بھی ہر جمعرات کو اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کیا کیجئے! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات پر بھی بعض دفعہ سرکار غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نگاہِ کرم فرماتے ہیں:

نسخۂ بغدادی کی مدنی بہار

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: 2003ء کے سالانہ گیارہویں شریف کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی جانب سے کورنگی میں ہونے والے اجتماع ذکر و نعت میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، سُنَّتوں بھرے بیان کے دوران "بغدادی نسخہ" بتایا گیا، بیان کے بعد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کروانے کا سلسلہ شروع ہوا اسی دوران بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آگئی، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں! میں دیکھتا ہوں کہ گیارھویں والے پیر غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جلوہ فرما ہیں اور انہوں نے چادر پھیلا رکھی ہے، میں نے چادر تھام لی مجھے ایسے محسوس ہوا کہ اور بھی لوگوں نے چادر تھامی ہوئی ہے مگر کوئی نظر نہیں آرہا تھا! مائیک سے آنے والی آواز کے مطابق میں نے بیعت کے الفاظ دہرائے، جب بیعت کا سلسلہ ختم ہوا میں نے ہمت کر کے دربارِ غوثیت میں عرض کی: یا مرشد! میری زوجہ امید سے ہے اور ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے۔ آپ کرم فرمائیں! ارشاد فرمایا: جو نسخہ بغدادی ابھی بیان ہوا ہے اس کے مطابق عمل کرو، اور سنو! آپ کے گھر جڑواں بچوں کی ولادت بغیر آپریشن کے ہوگی، ایک کا نام حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھنا، دونوں کی گردنوں پر میرا قدم ہوگا، میں نے گھر پہنچ کر نسخۂ بغدادی کی گیارہ کھجوریں کھلا دیں،

الحمدللہ! کھجوریں کھاتے ہی میری زوجہ کی تکلیف دور ہوگئی اور خدا کی قسم! میرے گھر میں 2 جڑواں بچوں کی ولادت ہوئی، تو میں نے مرشد پاک کے فرمان کے مطابق ایک کا نام حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھا۔

جو کوئی تیرہ بخت یہاں ہو گیا ہے حاضر
روشن نصیبہ پا گیا بغداد والے مرشد (1)

وضاحت: جو بدنصیب آپ کے دربار پر حاضر ہوا آپ نے اس کے نصیب کو چمکا دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ (2)

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارَبّ تُو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے (3)

دعا کر نا سُنّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (4)

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:545۔
2 ...زُہدِ کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔
4 ...مسند ابی یعلی، جلد:2، صفحہ:123، حدیث:1812۔

اے عاشقانِ رسول! دعا مانگنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دعائیں مانگا کرتے تھے بعض مُحَدِّثین نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک دُعاؤں کے متعلق پُوری پُوری کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً کھانا کھانے کی دُعا، پانی پینے کی دُعا، سوتے وقت کی دُعا، نیند سے اُٹھ کر پڑھنے کی دُعا، دُودھ پینے کی دُعا، کپڑا پہننے کی دُعا۔ غرض ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزمرّہ کے کاموں سے پہلے بھی دُعائیں پڑھا کرتے تھے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کَثْرت سے مانگا کرتے تھے:[1]

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (پارہ:2، سورۃ البقرۃ:202)	ترجمہ کنزُ الایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھی بھلائی دے۔

روزمرّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سُورہ**، صفحہ:182 تا 227۔ پڑھ لیجئے، سنتیں سیکھنے کے لئے **بہارِ شریعت**، حصہ:16، اور امیرِ اہلسنت کی بہت ہی پیاری کتاب **550 سُنّتیں اور آداب** کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... بخاری، کتاب: الدعوات، صفحہ:1574، حدیث:6389۔

www.dawateislami.net

غوثِ پاک کے ایمان افروز بیانات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اَوْلیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے
- ...غوثِ پاک کی مبارک زندگی کا ایک اَہَم مقصد
- ...غوثِ پاک اور خیر خواہیٔ اُمّت کا جذبہ
- ...غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کمالِ اِخلاص

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اَعْظَم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی زِندگی کا ایک لمبا عرصہ مجاہدات میں گزارا، جب آپ بغداد شریف میں عِلْمِ دِین پڑھتے تھے، آپ کا معمول (Routine) تھا کہ مدرسے کے اَسْباق پڑھ کر جنگلوں کی طرف نکل جاتے، وہیں سبق یاد کرتے اور عبادت میں بھی مَصْرُوف رہا کرتے تھے، اسی زمانے کی بات ہے، ایک روز حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسی غار کے قریب ایک پتھر دیکھا، اس پر ایک درودِ پاک لکھا ہوا تھا، ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ یہ درودِ پاک (جو پتھر پر لکھا ہے)، اسے ایک مرتبہ پڑھنے سے 50 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ درود شریف لکھ لیا اور اسے پڑھنے لگے، بعد میں ایک روز آپ کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اُسی درود شریف کے متعلق پوچھا: (کہ کیا واقعی وہ درود شریف پڑھنے سے 50 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے؟) سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نہیں، اس درود شریف کو پڑھنے سے 50 ہزار نہیں بلکہ 70 ہزار درود

شریف کا ثواب ملتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی اپنے محبوب کی اُمّت پر کرم نوازیاں دیکھئے! جو بندہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھے، روایات کے مطابق اسے 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 گُناہ معاف ہوتے ہیں اور 10 درجات بلند کئے جاتے ہیں۔[2] یہی کرم نوازی کتنی عظیم ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اتنا ثواب ملے، پھر اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ کہ کئی ایسے درود شریف ہیں، جنہیں صِرْف ایک مرتبہ پڑھنے سے صِرْف ایک درود شریف کا نہیں بلکہ کئی ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے، کتابوں میں کئی ایسے درود شریف لکھے ہیں، جنہیں پڑھنے سے ایک لاکھ درود شریف کا ثواب ملتا ہے اور حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پتھر پر لکھا ہوا جو درود شریف دیکھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر بتایا کہ اسے ایک مرتبہ پڑھنے سے 70 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے۔ **سُبْحٰنَ اللہ!**

کاش! ہم ان کرم نوازیوں کی قدر کر پائیں۔ ہمارے پیر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے اُمَّتِ مُحَمَّد! اللہ پاک کا شکر کیا کرو کہ پہلی اُمّتیں جتنا عَمَل کرتی تھیں، اللہ پاک اُن کی نسبت تم سے تھوڑے عَمَل پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: مسجد کو لازِم پکڑ لو اور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر کَثْرت سے درود شریف پڑھا کرو![3]

---

1 ...سعادۃ الدارین، صفحہ:256۔
2 ...سنن الکبری امام نسائی، کتاب صفۃ الصلاۃ، جلد:1، صفحہ:385، حدیث:1220۔
3 ...الفتح الربانی، المجلس الثانی، صفحہ:24-25 بتقدم وتاخر۔

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پیئے غوث و رضا دے

اللہ پاک ہمیں کَثْرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے! شجریہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں **درودِ غوثیہ** لکھا ہے، آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ آلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَس ایک ہفتے کی مشقت رہتی ہے...!!

حضرت احمد بن مُبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک عجمی (یعنی غیر عربی) شخص جس کا نام اُبَیّ تھا، یہ پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا شاگرد

1 ...مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

www.dawateislami.net

تھا، یہ شخص بہت کُند ذِہن تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سمجھانے کے باوُجُود مسئلہ سمجھ نہیں پاتا تھا مگر حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کمال شفقت، مہربانی(Kindness) اور طالبِ عِلْمِ دِین سے لگاؤ تھا کہ آپ بہت محنت سے اُسے سبق پڑھایا کرتے تھے، اسے سمجھ نہ آتا تو آپ بار بار سمجھاتے۔

احمد بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اسی شاگرد کو بہت محنت سے سبق پڑھا رہے تھے، اسی دوران اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں آگئے، جب ابنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس طالبِ عِلْمِ دِین کو دِینی سبق پڑھانے میں بہت محنت و مشقت اُٹھا رہے ہیں تو حیران ہوئے، جب وہ طالبِ عِلْم سبق پڑھ کر چلا گیا تو اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: مجھے بڑی حیرانی ہے کہ آپ ایک کُند ذِہن کو پڑھانے کے لئے اتنی مشقت اُٹھا رہے ہیں۔ اس پر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اس کے ساتھ میری محنت و مشقت کے دن ایک ہفتے سے بھی کم رہ گئے ہیں، ایک ہفتہ بھی نہ گزرے گا کہ یہ بے چارہ دُنیا سے رُخصت ہو جائے گا۔**

اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسا حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا تھا، بالکل ویسا ہی ہوا، ہفتے کا آخری دِن تھا کہ اس طالبِ عِلْم کا انتقال ہو گیا۔[1]

مرتبہ یُوں ترا خالق نے بڑھایا یاغوث! | اولیا کا تجھے سلطان بنایا یاغوث!
میں نکما تو کسی کام کے قابِل ہی نہ تھا | مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نبھایا یاغوث!

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس ایمان افروز واقعے میں

1 ... قلائد الجواہر، صفحہ:37 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

سیکھنے کے بہت سے مدنی پھول ہیں؛

(1):اَوْلیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے

پہلا مدنی پھول تو یہ ملا کہ اَولیائے کرام بھی اللہ پاک کی عطا سے آئندہ کی باتیں جان لیتے ہیں، انہیں بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے۔ پارہ:29، سورۂ جِنّ، آیت:26-27 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(پارہ:29، سورۂ جن:26-27)

ترجَمہ کنزُالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اس آیتِ کریمہ میں اتنا تو بالکل صاف اور واضح فرما دیا گیا کہ اللہ پاک اپنے چُنے ہوئے رسولوں کو عِلْمِ غیب عطا فرماتا ہے۔ ائِمَّۂ کرام اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: عِلْمِ غیب 2 طرح کا ہے؛ (1): ایک خاص عِلْمِ غیب؛ یہ صِرْف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عطا کیا جاتا ہے اور (2): دوسرا وہ عِلْمِ غیب جو رسولوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اللہ پاک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واسطے سے یا بذریعہ اِلْہام اَوْلیائے کرام کے دِل میں بعض غیب کی باتیں ڈال دیتا ہے۔[1]

بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام غیب کی خبر دینے کے لئے ہی آتے ہیں کہ جنّت، دوزخ، حَشْر نشر، عذاب، ثواب (یہ سب باتیں) غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں بتائیں جن تک عقل اور حوّاس (یعنی آنکھ، کان

1 ... شرح مقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول، المبحث الثامن: الولی، جلد:3، صفحہ 329-330۔

وغیرہ) کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اَوْلیا کو بھی عِلْمِ غیب عطا ہوتا ہے مگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واسطے سے۔[1]

اَوْلیائے کرام کی نگاہِ کرامت کا کمال

بُخاری شریف میں حدیثِ قُدْسی ہے، اس میں اللہ پاک نے اولیائے کرام کی شانیں بیان فرمائیں، اس حدیثِ قُدْسی میں یہ بھی ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہوں تو کُنْتُ بَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔[2]

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اور اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے، تب وہ بندہ فَنَافِی اللہ کے درجے پر پہنچ جاتا ہے، اب اس کے اَعْضَا میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں کام کرتی ہیں[3] اور انہی اَعْضَا میں ایک آنکھ بھی ہے، بظاہِر دیکھنے میں اُس کی آنکھ عام لوگوں کی آنکھ جیسی ہی ہوتی ہے مگر وہ رَبِّ کریم کے نُور سے دیکھتا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے! ہم جیسے عام لوگوں کی آنکھ کا کتنا کمال ہے، ہم آنکھ اُٹھائیں تو ہماری نظر لمحہ بھر میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو غور فرمایئے! اللہ پاک کے محبوب بندے، اس کے اَوْلیائے کامِلین جو آنکھ کی پُتلی سے نہیں بلکہ رَبّ کے دیئے ہوئے نُور سے، اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے دیکھتے ہیں، جب وہ آنکھ اُٹھائیں گے تو اُن کی نگاہ کہاں تک جائے گی؟ ہماری نگاہ پلک جھپکنے کی دَیر میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو یقیناً جو نُورِ

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:46، حصہ:1 بتغیر قلیل۔
2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502 ملتقطاً۔
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:361۔

خُدا سے، رَبِّ کریم کی عطا کی ہوئی خاص طاقت سے دیکھے، اس کی نگاہ صِرف آسمان تک نہیں ٹھہرتی بلکہ آسمان سے پار لوحِ محفوظ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ تِرمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه مؤمن کی فراست سے بچو کہ بندۂ مؤمن اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔[1]

ادھر بھی نِگاہِ کرم غوثِ اعظم | کرو دُور رَنج و اَلَم غوثِ اعظم
ہے گردن میں تیری غُلامی کا پٹہ | تجھی سے ہے میرا بھرم غوثِ اعظم
ترا ہوں میں تیرا، مرے اس کہے کا | سرِ حشر رکھنا بھرم غوثِ اعظم

بہر حال! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے، سرکارِ غوثِ اعظم، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بھی غیب کا عِلْم عطا کیا گیا تھا، اسی لئے آپ نے ایک ہفتہ پہلے ہی جان لیا کہ ہمارا شاگرد ایک ہفتے میں دُنیا سے چلا جائے گا۔

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر | سِرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ ملّت بھی ہے | عِلْمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عبد القادر
ذی تَصَرُّف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے | کارِ عالَم کا مدبِّر بھی ہے عبد القادر[2]

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ عَبْدُ القادِر ہیں یعنی قُدْرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدْرت عطا فرمائی ہے، آپ ظاہِر و باطِن کے رازدار ہیں، شریعت کے مفتی بھی ہیں، مِلَّت کے قاضی بھی ہیں، باطنی عُلُوم کے ماہِر بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اختیارات عطا

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الحجر، صفحہ:723، حدیث:3127۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:69 ملتقطاً۔

فرمائے ہیں، آپ کو زمانے کی تدبیر کی اجازت بھی عطا کی گئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2):اِصلاحِ اُمَّت کا دَرْد

دوسرے نمبر پر اس واقعہ میں غور فرمایئے! حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُمّت کی خیر خواہی اور اِصلاح کا کیسا جذبہ تھا...!! آپ کا شاگرد انتہائی کُند ذہن ہے، اَوّل تو یہ کہ ہمارے ہاں بعض اساتذہ کا یہ رَوِیَّہ ہوتا ہے کہ کُند ذہن شاگرد کو جلی کٹی سُناتے ہیں، مارتے، ڈانٹتے ہیں بلکہ بسا اَوقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں **کہ جاؤ! کام وام کرو! پڑھنا تمہارے بَس کی بات نہیں۔**

مگر قربان جایئے! حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کُند ذِہن شاگرد کو مدرسے سے نکالتے نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں کہ اس نے پڑھ کر کوئی بڑا عالِم نہیں بننا، اس کے ذریعے عِلْمِ دِین کا نُور نہیں پھیلے گا بلکہ یہ بے چارا تو عالِمِ دِین بننے سے پہلے ہی دُنیا سے چلا جائے گا، اس کے باوُجُود آپ محنت کرتے ہیں، مشقت اُٹھاتے ہیں اور اسے پڑھائے جاتے ہیں تاکہ یہ عِلْمِ دِین سے جُڑا رہے، مدرسے میں آتا رہے کہ عِلْمِ دِین کے جو فضائل ہیں وہ دوسرے کاموں کے نہیں ہیں۔

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی | بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم
کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد | واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی | نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اِصلاحِ اُمّت کا دَرْد، خیر خواہی کا جذبہ، دوسروں کا بھلا سوچنے کی

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

عادَت کاش! ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔

قیدی مسلمان کو چھڑوایئے!

545 سنِ ہجری، رمضان المبارک کی 7 تاریخ تھی، پیر شریف کی رات عشا کے بعد حُضُور غوث اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسہ میں **آزمائش** کے موضوع پر بیان فرمایا، اس دوران آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا بیٹا کافِروں کے ہاں قیدی ہو تو کیا تم اسے چُھڑانے کی کوشش نہیں کرو گے؟ ایک عارِف (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والا کامِل مسلمان) ایسا ہی ہوتا ہے، تمام مخلوق اس کے لئے اَوْلاد کی طرح ہے اور وہ انہیں نفس و شیطان کی قید سے چُھڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا خوب صُورت کلام ہے...!! اس میں اَوَّل تو اَساتِذۂ کرام کے لئے دَرْس ہے، استاد کو چاہئے اپنے شاگرد کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اُسے اپنا بیٹا سمجھے اور جیسے اپنا بیٹا کافِر کی قید میں ہو اور خطرہ ہو کہ کُفّار میرے بیٹے کو قتل کر دیں گے، جیسی محنت اپنے بیٹے کو چُھڑانے کے لئے کرے گا، ایسی ہی محنت، لگن اور شوق کے ساتھ اپنے شاگرد کو جہالت کے اندھیروں سے نکالنے کی کوشش کرے۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے کئی تعلیمی ادارے ہیں، مدرسۃ المدینہ میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کروایا جاتا ہے، اسی طرح دار المدینہ اسلامک سکول سسٹم بھی ہے، اللہ پاک کا فَضْل ہے، دعوتِ اسلامی کے ان اداروں میں ایسے اساتذہ بھی ہیں، جو تہجد کے وقت اُٹھ کر رَبِّ کریم کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اپنے شاگردوں کی خیر مانگتے ہیں، کوئی طالبِ عِلْم کُنْد

1 ...الفتح الربانی، المجلس الثالث والخمسون، صفحہ:202۔

www.dawateislami.net

ذہن ہے، پڑھائی میں کمزور ہے، اس کی کامیابی کے لئے دُعائیں کرتے ہیں، ایسے بھی اَساتذہ ہیں، جنہیں اپنی پُوری کلاس کے نام زبانی یاد ہیں اور وہ نام لے لے کر بارگاہِ اِلٰہی میں اُن کے لئے دُعا کرتے ہیں، طلبا کو امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کے ذریعے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا غُلام بناتے ہیں، طلبا کو ترغیب دِلا کر 12 دینی کاموں کے ذریعے اصلاحِ اُمّت کے عظیم کام پر لگاتے ہیں، اللہ پاک ان اساتذہ کرام کی اپنے شاگردوں کے ساتھ اس خیر خواہی کو قبول فرمائے۔

یاد رہے! حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا یہ فرمان صِرْف اساتذہ کے لئے نہیں ہے، آپ نے فرمایا: عارِفِ کامِل ساری مخلوق کو (ساری دُنیا کے لوگوں) کو نفس و شیطان کے ہاتھوں سے چُھڑانے کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ ملے، ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ بنیں، ہم خُود بھی نفس و شیطان کی چالوں سے بچیں، خود بھی نیک کام کریں، گُناہوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے رہا کریں۔

جو ہیں وَقْف سُنّت کی خدمت کی خاطِر | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کی مبارک زِندگی کا ایک اَہَم مقصد

شَوَّالُ الْمُکَرَّم، 545 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنے مدرسہ میں **مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی** کے موضوع پر بیان کیا، دورانِ

بیان آپ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دِل میں مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ ڈال دیا اور **مخلوق کی خیر خواہی کرنا میری زِندگی کا بڑا مقصد بنایا۔** بے شک مَیں تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں، مَیں اس پر تم سے کوئی جزا نہیں چاہتا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ! اگر تم ہلاک ہوئے تو مجھے غَم ہو گا۔[1]

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم | فقیروں کے حاجت رَوا غوثِ اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا | مدد کے لئے آؤ یاغوثِ اعظم

غوثِ پاک اور خیر خواہیٔ اُمّت کا جذبہ

پیارے اسلامی بھائیو! حُضور غوثِ اعظم، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ کس قدر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ لگانے کے لئے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک اِیمان افروز فرمان سنیئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ فرمانِ ذیشان سُن کر عاشقانِ غوثِ اعظم کا دِل جھوم جائے گا۔

546 سنِ ہجری، رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا تھا، جمعہ کے دِن حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں تَوحید کے موضوع پر طَوِیل بیان فرمایا، بیان کے آخر میں گفتگو کو سمیٹتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہاری طرف صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، میرے اندر تمہارے لئے ایسی رحم دِلی اور شفقت ہے کہ **اگر ہو سکتا تو میں تمہاری جگہ تم میں سے ہر ایک کی قبر میں خُود اُترتا اور تمہاری طرف سے نکیرَین کو جواب بھی خُود ہی دیتا...!!**[2]

1 ...الفتح الربانی، المجلس السادس، صفحہ:41۔
2 ...الفتح الربانی، صفحہ:318۔

قلبِ مُردہ کو بھی ٹھوکر سے جِلا دو مُرشد | تم نے ٹھوکر سے ہے مُردوں کو جِلایا یاغوث!
آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ | آہ! دُنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوث!
مَیں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ الله | رہنما تم کو جو مَیں نے ہے بنایا یاغوث!

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! یہ کیسی خیر خواہی ہے! یہ کیسا عظیم جذبہ ہے...!! قبر کی پہلی رات کیسی سخت ترین رات ہوتی ہے، مردہ صدموں سے دوچار ہوتا ہے، دُنیا چھوٹنے کا غم، اَوْلاد کی جُدائی کا غَم، پھر رُوح نکلنے کی تکلیف، قبر کی وَحشت، اندھیرا، تنہائی، پھر اس کے ساتھ ہی فرشتے قبر کی دِیواریں چیرتے ہوئے آجاتے ہیں، میّت سے سوالات کرتے ہیں۔

اس دُنیا میں ہمارے بہت دوست ہیں، رشتے دار ہیں، کوئی تو بَس اپنے مطلب تک ہوتا ہے اور جو باوَفا زِندگی بھر ساتھ نبھاتے بھی ہیں تو صِرف قبر کے کنارے تک، شاید سگا باپ بھی اپنے بیٹے کے لئے ایسی خواہش نہ کر سکے کہ بیٹا...! مَیں چاہتا ہوں، تمہاری جگہ تمہاری قبر میں، میں لیٹ جاؤں اور تمہاری طرف سے نکیرَین کے جوابات دُوں۔ یہ پیروں کے پیِر، پیرِ دستگیر، شہبازِ لامکانی، محبوبِ سبحانی، سیدنا شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جو فرمارہے ہیں: اے میرے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیو! میری خواہش تو یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی قبر کی وَحشت و تنہائی سے دوچار نہ ہونا پڑے، تم میں سے کسی کی بھی قبر جہنّم کا گڑھا نہ بنے، مَیں خُود تمہاری قبر میں اُتروں اور تمہاری طرف سے نکیرَین کے سوالوں کے جواب بھی خُود ہی دُوں تاکہ تمہاری قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بن جائے اور تم نجات پاجاؤ...!!

ایمان اس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے ہے سلسلے میں آ گیا بغداد والے مرشد[1]

اللہ پاک حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ کاش! ہم آپ کے کامِل مرید بن جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ الحمد للہ! مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبد القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلَین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں۔

تُو ہے وہ غَوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تُو ہے وہ غَیث کہ ہر غَیث ہے پیاسا تیرا

وضاحت: یعنی اے ہمارے پیارے غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! آپ وہ غوث ہیں کہ ہر غوث آپ کا عاشِق ہے، آپ بارِش کا وہ نایاب پانی ہیں کہ خُود بارِش بھی اس کی پیاسی ہے۔

❁ حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا[2] ❁ آپ وَلیوں کے ولی ہیں، پیروں کے پِیر ہیں، پِیر دستگیر، روشن ضمیر، سلطانُ الاولیا ہیں ❁ جس طرح آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وِلایَت میں بہت بلند رُتبہ رکھتے ہیں ❁ اسی طرح عِلْم میں بھی بہت اُونچے مقام کے مالِک ہیں ❁ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی تھے ❁ باقاعدہ فتوے بھی لکھا کرتے تھے ❁ اور مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:546۔
2 ...غوث پاک کے حالات، صفحہ:15 بتغیر قلیل۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُحْیُ الدِّیْن ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! 5ویں صدی ہجری یعنی جس دور میں حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تشریف آوری ہوئی، اس وقت اُمَّتِ مسلمہ کئی آزمائشوں کا شکار تھی، مسلمانوں کے عقائد و نظریات پر حملے کئے جارہے تھے، بدمذہبی پھیل رہی تھی، مسلمانوں کے اَخلاق و کردار کو مَجْرُوح کیا جارہا تھا، کافِر سازشیں رچارہے تھے، اُندُلس (موجودہ اسپین) میں مُسْلِم حکومت دم توڑ رہی تھی، مِصْر میں کُفّار کا قبضہ ہو چکا تھا اور عراق میں حَسَن صبّاح (نامی مُنافق اور انتہائی سَفّاک شخص) کی تنظیم قتل و غارت اور لوٹ مار مچارہی تھی اور بغداد شریف جو اس وقت دار الخِلافہ تھا، یہاں کے حالات ایسے تھے کہ کہا جاتا تھا:

قَارُوْنُ لَوْ حَلَّ بِهَا | جَازَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ

یعنی قارُون جیسا امیر کبیر شخص بھی اگر بغداد میں رہائش اختیار کرے تو (وہاں کے حالات، مہنگائی اور اخراجات کی وجہ سے اتنا کنگال ہو جائے گا کہ) اس کو بھی زکوٰۃ لگ سکے گی۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایسے نازُک حالات میں دِین کی خِدْمت کی، اُمّتِ مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا، دِین کی اَصْل تعلیمات کو زِندہ کیا اور مسلمانوں کے اَخلاق و کردار میں قرآن و سُنّت اور دینی تعلیمات کا نُور بھر دیا۔ آپ کی انہی خدمات کی وجہ سے آپ کو مُحْیُ الدِّیْن (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) کہا جاتا ہے۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدَمِ اعلیٰ تیرا
تُو حُسینی حَسَنی کیوں نہ مُحْیُ الدِّیْن ہو | اے خِضر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایمان افروز بیانات

حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خِدمتِ دِین کے لئے تَدْرِیس اور بیانات کا شعبہ اختیار فرمایا، آپ اپنے مدرسے میں باقاعدہ عِلْمِ دِین پڑھایا کرتے تھے ❁ حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہفتے میں 3 دِن بیان فرمایا کرتے تھے ❁ ابراہیم بن سعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلَما والا لباس پہنتے اور اُونچی جگہ (مثلاً منبر وغیرہ پر) بیٹھ کر بیان فرماتے ❁ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدا میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کا ہجوم ہونے لگا، لوگ دُور دراز سے گھوڑوں، خچروں اور اُونٹوں وغیرہ پر سُوار ہو کر بیان سننے کے لئے آتے، اُس وقت تقریباً 70 ہزار کا اجتماع ہوتا تھا (بعد میں اس اجتماع کی تعداد مزید بڑھ گئی تھی)۔ [1]

❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مَشَائِخ حاضِر ہوتے تھے ❁ ان میں 400 بڑے بڑے علمائے کرام تو وہ تھے جو باقاعِدہ کاغذ، قلم لے کر آپ کے فرامین و ارشادات لکھا کرتے تھے [2] ❁ شیخ عمر کیمانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو اور محفل میں سے کسی نے توبہ نہ کی ہو۔ آپ کا بیان سُن کر لازمی کوئی نہ کوئی شخص توبہ کرتا غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے [3] ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور

1 ...بهجة الاسرار، صفحہ:177۔
2 ...بهجة الاسرار، صفحہ:184۔
3 ...قلائد الجواہر، صفحہ:93۔

ایک لاکھ سے زیادہ گنہگاروں نے توبہ کی۔[1]

بیاں سُن کے توبہ گنہگار کر لیں | زباں میں وہ دیدو اَثَر غوثِ اعظم!

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کمالِ اِخلاص

بَہجَۃُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے شیخ عبدُ الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے دُور دراز سَفَر کیا، کافی عرصہ تک آپ عِلْمِ دِین سیکھتے رہے، جب عِلْمِ دِین سیکھ کر بغداد شریف واپس آئے تو ایک روز آپ نے اپنے والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ مَیں آپ کی موجودگی میں بیان کروں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اجازت عطا فرمائی، چنانچہ جب محفلِ پاک سجی، لوگ جمع ہو گئے، شیخ عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں نے بیان شُروع کیا، والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، میں نے بہت سارے علمی نکات بیان کئے، اپنے طَور پر بہت اعلیٰ خطاب کیا مگر عجیب بات تھی، اتنی اعلیٰ علمی گفتگو سُن کر بھی نہ کسی کا دِل نرم ہوا، نہ کسی آنکھ سے آنسو نکلے۔

خیر! میں نے اپنا بیان مکمل کیا، اب والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے بیان شروع کیا، آپ نے صِرْف اتنا ہی کہا: **کُنْتُ صَائِمًا اَمْسِ کل میں نے روزہ رکھا تھا۔**

آپ کے بس انہی الفاظ میں ایسی کمال تاثیر تھی کہ پُورے مجمعے پر رِقَّت طاری ہو گئی، عجیب رُوحانی کیفیت چھا گئی، میں بڑا حیران تھا، میں نے بڑی بڑی تحقیقات پیش کیں، لوگوں پر ان کا کوئی اَثَر نہ ہوا، والِد صاحِب نے بَس اتنا ہی کہا کہ میں نے کل روزہ رکھا تھا

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ:96۔

www.dawateislami.net

اور محفل کا رنگ ہی بدل گیا، آخر اس میں راز کیا ہے؟ فرماتے ہیں: والدِ محترم نے میری حیرانی دُور کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! تم اپنی طرف سے تقریر کر رہے تھے، تم اپنے مافی الضمیر بیان کر رہے تھے مگر میں اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ وَعِزَّةِ الْعَزِیْزِ مَا تَکَلَّمْتُ حَتّٰی قِیْلَ لِیْ بِحَقِّیْ عَلَیْكَ تَکَلَّمْ یُسْمَعُ مِنْكَ اللہ رَبُّ العِزّت کی قسم! میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتا یہاں تک کہ مجھ سے کہا جاتا ہے: اے عبد القادِر! تم پر ہمارا جو حق ہے، اس حق کی وجہ سے کلام کرو! تمہاری بات سُنی جائے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! کیا شان ہے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...!! آپ کے بیان میں کتنا اِخلاص اور کتنی لِلّٰہیت تھی، ایک طرف بڑی بڑی علمی تحقیقات بیان ہو رہی ہیں، کمال کے علمی نکات بیان کئے جا رہے ہیں مگر مجمع پر نہ رِقّت طاری ہوتی ہے، نہ محفل کا رنگ بدلتا ہے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صِرْف اتنا کہتے ہیں: میں نے کل روزہ رکھا تھا۔ اور مجمعے کا رنگ ہی بدل جاتا ہے، لوگوں کے دِل پگھل جاتے ہیں، رِقّت طاری ہو جاتی ہے، کیوں؟ آخر راز کیا ہے؟ راز یہی ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خُود بولتے نہیں بلکہ اللہ پاک کے حکم پر عَمَل کرتے ہیں، اس کی رضا کے لئے بیان فرماتے ہیں، رَبِّ کریم! بذریعہ اِلْہام آپ کو حکم فرماتا ہے: اے عبد القادِر! بولو...!! بیان کرو! تمہارا بیان سُنا جائے گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ جب اس کمالِ اِخلاص کے ساتھ بیان کیا جائے گا تو اس بیان کی کیسی تاثیر ہو گی، ایسا بیان کتنے لوگوں کے دِلوں پر تاثیر کا تیر بن کر لگے گا اور زِندگی بدل کر رکھ دے گا۔

یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان میں جو خوش بخت شرکت کر لیتا

1 ...طلوعِ غوثِ اعظم، صفحہ:294 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

تھا، اس کی بگڑی بَن جایا کرتی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا!!!

جس کا عمل ہو بے غرض | اس کی جزا کچھ اور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقیدے کا مسئلہ حل ہو گیا

امام ذہبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے: شیخ ابو بکر عِماد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور مبارک کے ایک عالِم تھے، آپ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ عقائد پڑھا کرتا تھا، ایک مرتبہ یُوں ہوا کہ ایک اسلامی عقیدے کے متعلق میرے دِل میں شک بیٹھ گیا، (قرآن و حدیث کچھ بتا رہے تھے، عقل کچھ کہہ رہی تھی، دماغ کام نہیں کر رہا تھا، بڑی پریشانی تھی، میں بے اطمینانی اور شک کی کیفیت میں دِن گزار رہا تھا) اسی دوران ایک روز حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے کے قریب سے گزر ہوا، مَیں نے سُن رکھا تھا کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دِل کی باتیں جان لیتے ہیں، چنانچہ مَیں مدرسے میں داخِل ہوا، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرما رہے تھے، مجھے دیکھتے ہی آپ نے اپنے بیان کا موضوع بدلا اور وہی مسئلہ جو مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا، جس عقیدے کے متعلق مَیں شک میں مبتلا تھا، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس مسئلے کا حل دیتے ہوئے فرمایا: اِعْتِقَادُنَا اِعْتِقَادُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَ الصَّحَابَۃِ ہم وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارے بزرگوں کا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تھا (یعنی عقائد کے معاملے میں ہم عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے، بَس جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرما دیا، ہم اس پر آنکھیں بند کرتے ہیں، جو عقیدہ اَئِمّۂ کرام کا تھا، بزرگانِ دِین اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تھا، ہم بھی وہی عقیدہ رکھتے ہیں)

ابو بکر عماد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے گمان کیا کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یونہی اِتِّفاقاً یہ جملہ فرمادیا ہے، آپ کو میرے دِل کا حال نہیں معلوم۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اب کی باری میری طرف دیکھ کر فرمایا: اِعْتِقَادُنَا اِعْتِقَادُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَ الصَّحَابَةِ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو بزرگانِ دین اور صحابۂ کرام کا تھا۔

ابو بکر عماد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اب بھی مجھے یقین نہ آیا، مَیں نے خیال کیا کہ بیان کرنے والے دائیں بائیں دیکھتے رہتے ہیں، اس انداز میں آپ کی نظر مجھ پر پڑ گئی ورنہ آپ میرے دِل کا حال کہاں جان سکتے ہیں۔ چنانچہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تیسری بار میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور میرا نام لے کر فرمایا: یَا اَبَابَکْرٍ اِعْتِقَادُنَا اِعْتِقَادُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَ الصَّحَابَةِ اے ابو بکر! ہمارا عقیدہ وہی ہے جو بزرگانِ دین اور صحابۂ کرام کا ہے۔

اب کی بار غوثِ پاک نے میرا نام لے کر فرمایا، جس سے پتا چل رہا تھا کہ آپ واقعی میرا شک دُور فرمارہے ہیں، مجھے ہی سکھا رہے ہیں، البتہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے ساتھ ایک اور دلیل دی، میرے دِل کی ایک اور پریشانی دُور فرمائی، میرے والِد صاحِب کئی دِنوں سے گھر نہیں آئے تھے، دِل پریشان تھا، بے چینی تھی، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرا نام لے کر فرمایا: قُمْ قَدْ جَاءَ اَبُوْكَ اے ابو بکر! اُٹھو...!! (جاؤ! دیکھو...!!) تمہارے والد صاحِب گھر آچکے ہیں۔

(گویا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمارہے تھے، اے ابو بکر! تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے دِل کا حال نہیں جانتا، میں تو تمہارے دِل کا بھی حال جانتا ہوں اور تمہارے گھر کے حالات سے بھی واقِف ہوں) شیخ ابو بکر عماد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ فرمانِ عالیشان سنتے ہی میں اُٹھ کر جلدی سے گھر پہنچا،

دیکھا تو واقعی میرے والد صاحب گھر پہنچ چکے تھے۔[1]

جو کوئی تیرہ بخت یہاں ہو گیا ہے حاضر | روشن نصیبہ پا گیا بغداد والے مرشد[2]

وضاحت: جو بدنصیب آپ کے دربار پر حاضر ہوا آپ نے اس کے نصیب کو چمکا دیا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات کیسے انقلابی ہوتے تھے، لوگ آپ کا بیان سُن کر بے حد متاثّر ہوتے، اُن کے دِل میں عشقِ مصطفےٰ کے چراغ روشن ہوتے، دِل میں خوفِ خُدا پیدا ہوتا، آپ کا بیان سُن کر لوگ اپنے گناہوں پر نادِم (یعنی شرمندہ) ہوتے اور توبہ کر کے نیک انسان بن جایا کرتے تھے۔

آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ان انقلابی بیانات میں سے عِلْم و حکمت اور نصیحت کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں:

زِندگی کو غنیمت جانو...!

10 شَوَالُ الْمُکرم، 545 ہجری، اتوار کا دِن تھا، صبح کے وقت حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں **توبہ** کے موضوع پر بیان فرمایا۔ اس بیان کی ابتدا آپ نے ایک حدیثِ پاک سے کی، فرمایا:

اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ مِّنْ خَيْرٍ** جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے، **فَلْيَنْتَهِزْهُ** تو اسے چاہئے کہ لپک کر بھلائی کے اس دروازے میں داخِل ہو جائے **فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَلَيْهِ** کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ

1 ...سیر اعلام النبلاء، جلد:20، صفحہ:442۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:545۔

دروازہ اس کے لئے کب بند کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لوگو...! لپک پڑو...! جب تک زِندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانو! عنقریب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک تم میں طاقت وہمت ہے، نیک اَعْمال کو غنیمت جانو! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اسے غنیمت جانو! دُعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے، دُعا مانگنے کو غنیمت جانو! نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا دروازہ کھلا ہے، اسے غنیمت جانو!

اے لوگو! تم نے جو نقصان کر لیا، اسے پُورا کرو! جو (گناہوں کی نجاست) دامن پر لگا بیٹھے ہو، اسے دھو ڈالو! جو بُرائیاں کی ہیں، انہیں ٹھیک کرو...! دِل پر جو گُناہوں کی سیاہی چڑھا بیٹھے ہو، اسے صاف کرو! جو تم نے (ناحق) لیا ہے، وہ واپس لوٹا دو! اپنے مالِک و مولیٰ (یعنی پیارے رَبِّ کریم) کی نافرمانی سے واپس لوٹ آؤ...! اللہ کریم کے دروازے پر حاضِر ہو جاؤ...! یہاں کوئی نہیں ہے، صِرْف اللہ خالِق و مالِک ہے، اگر تم اس کے دَرْ پر حاضِر ہو تو اُس کے بندے ہو، اگر تم مخلوق کی طرف متوجہ ہو (مثلاً مال و دولت کمانے میں لگے ہوئے ہو اور اس وجہ سے اللہ پاک کے دَرْ پر حاضِری نہیں دیتے، اللہ پاک کو بھولے بیٹھے ہو تو تُم اللہ پاک کی بندگی نہیں کر رہے بلکہ) مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو۔

اے انسان! سستی مت کر...! کیونکہ سستی ہمیشہ کی محرومی اور شرمندگی کا سبب ہے۔ اپنے اَعْمال اچھے کر...! اللہ پاک دُنیا و آخرت میں تم پر انعام فرمائے گا۔

حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید

1 ...زُہد لابن مبارک، صفحہ:76، حدیث:117۔

www.dawateislami.net

فرمایا: قیامت کے دِن انسان اپنے دُنیا میں کئے ہوئے اچھے بُرے اعمال کو یاد کرے گا مگر اس وقت شرمندگی کوئی فائدہ نہ دے گی، فائدہ تو اس میں ہے کہ موت سے پہلے قیامت کو یاد کرو...! جب لوگ پھل کاٹ رہے ہوں، اس دِن بیج بونے کے وقت کو یاد کرنا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے، جو یہاں بھلائی کا بیج بوئے گا، روزِ قیامت خوشی خوشی پھل حاصِل کرے گا اور جو دُنیا میں بُرائی کا بیج بوئے گا، قیامت کے دِن شرمندگی اُٹھائے گا۔[1]

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: (لوگو!) جب تمہیں موت آئے گی، تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ گے مگر اُس وقت بیدار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے انسان! بُرے لوگوں کی صحبت نے تمہیں نیک لوگوں سے بدگمان کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی کتاب اور سُنّتِ مصطفےٰ کی روشنی میں زِندگی گزارو! کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اللہ پاک سے ایسی حیا کرو، جیسی اُس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ غفلت میں اپنا وقت ضائع مت کرو...! تم وہ مال جمع کرنے میں مصروف ہو، جو تم نے استعمال نہیں کرنا، وہ خواب سجاتے ہو، جن تک پہنچ نہیں پاؤ گے، وہ عمارتیں بناتے ہو جن میں تم نے (ہمیشہ) نہیں رہنا اور اِن سب باتوں نے تمہیں اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہونے سے غافِل کر دیا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان کا سلسلہ مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کی ساری بھلائی اللہ پاک کے پاس ہے اور بُرائی ساری کی ساری غَیْرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کے دشمنوں) کے پاس ہے۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور

1 ...مسند شہاب، جلد:1، صفحہ:232، حدیث:364۔

حاضِر ہو جاؤ...! اللہ پاک کے دربارِ عزت سے دُور بھاگنے میں صِرف بُرائی ہے۔

اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ (1): موت کو یاد کرو! (2): مصیبت پر صبر کرو! (3): اور ہر حال میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھو...! جب یہ تینوں اَوصاف تمہارے اندر پُوری طرح پیدا ہو جائیں گے تو تمہیں موت اس حالت میں آئے گی کہ موت کو یاد کرنے کے سبب تم زاہِد بن چکے ہو گے، صبر کے ذریعے تم اللہ پاک کی بارگاہ سے من مانتے انعام پاؤ گے اور تَوَکُّل کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ تمہارا تعلق مضبوط ہو جائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیر، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں توبہ کی ترغیب دِلائی ہے، اب یہ سانسیں چل رہی ہیں، آہ! نہ جانے کب یہ سانسیں ٹوٹیں اور ہم زِندگی کی بازی ہار کر موت کے رستے قبر کی گہرائی میں اُتر جائیں، اس لئے ابھی موقع ہے، زِندگی ملی ہوئی ہے، سانس چل رہی ہے، آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان پر عَمَل کرتے ہوئے توبہ کر لیتے ہیں، آج تک جتنے گُناہ ہوئے، ان سب سے سچّی پکّی تَوبہ بھی کریں، توبہ کے تقاضے بھی پُورے کریں یعنی قضا نمازیں ذِمّے ہیں تو ادا کر لیں، روزے قضا ہیں تو رکھ لیں، کسی کا کوئی حق دینا ہے تو ادا کر لیں، کسی کی دِل آزاری ہو گئی ہو تو معاف کروالیں اور توبہ کر کے اچھی، نیکیوں والی زِندگی گزارنا شروع کریں۔

توبہ کے فضائل پر 2 احادیث

(1): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ

1 ...الفتح الربانی، المجلس الرابع، صفحہ: 31-32-33 خلاصۃً۔

الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اُس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔[1] (2): ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے: جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک گُناہ لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گُناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضا (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ پاک سے ملے گا تو اللہ پاک کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہو گا۔[2]

نیک لوگوں جیسے بَن جاؤ...!!

3 شوال المکرم، 545 ہجری، ہفتے کا دِن تھا، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صبح کے وقت بیان فرمایا، اس بیان مبارک میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بہت ہی پیاری بات ارشاد فرمائی، سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق جملہ ہے، یقین کیجئے! اگر ہم غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا صِرْف یہ ایک جملہ اپنی زندگی میں نافِذ کرلیں، اس پر پُوری طرح عَمَل پیرا ہو جائیں تو ہماری دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت بھی سنور جائے گی۔

جملہ کیا ہے؟ **غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک کے لئے ایسے ہو جاؤ! جیسے بزرگانِ دین تھے، اللہ پاک تم پر ایسی کرم نوازی فرمائے گا، جیسی تمہارے بزرگوں پر فرماتا تھا۔**[3]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا زبردست مدنی پھول ہے...!! آج لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے، دِل

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، صفحہ:689، حدیث:4250۔
2 ...الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزہد، صفحہ:987، حدیث:17۔
3 ...الفتح الربانی، المجلس الاول، صفحہ:15۔

www.dawateislami.net

میں وَسْوَسے آتے ہیں، ہم دُعائیں کرتے ہیں، پُوری نہیں ہوتیں، محنت کرتے ہیں، رنگ نہیں لاتی، سونے کو ہاتھ لگائیں تو مٹی ہو جاتی ہے، آخِر معاملہ کیا ہے؟ اَبْرَہَہ نامی بادشاہ کعبہ شریف پر چڑھائی کرے تو اللہ پاک چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اُس کی ہاتھیوں پر سوار فوج کو شکست دے دیتا ہے، میدانِ بدر میں مدد کے لئے فرشتے اُتر آتے ہیں، آج بھی تو مسلمان پِس رہے ہیں، مسلمانوں پر ظُلم و سِتَم ڈھائے جارہے ہیں، آخِر آج مدد کیوں نہیں کی جاتی؟ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑا سادہ سا جواب دیا، فرمایا: وہ جِن کی غیب سے مدد کی جاتی تھی، جن پر رَبِّ کائنات کی رحمتیں چھما چھم برستی تھیں، جو مٹی کو ہاتھ لگاتے تو سونا بَن جایا کرتی تھی، تم بھی اپنے اَخْلاق، اپنا کردار، اپنے اَعْمال اُن جیسے کرلو، وہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھا کرتے تھے، تم بھی پڑھا کرو! وہ تہجد، اِشْراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، تم بھی کیا کرو! اللہ پاک کے نیک بندے قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، تم بھی کیا کرو! وہ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار تھے، تم بھی رہا کرو! وہ دُنیا کے نہیں، آخرت کے طلب گار تھے، تم بھی آخرت کی فِکْر کرنے والے بنو! وہ مال کے نہیں، نیکیوں کے حریص تھے، تم بھی نیکیوں کے حریص بن جاؤ! وہ خوفِ خُدا میں رونے والے تھے، تم بھی رویا کرو! وہ رَبِّ کریم کو یاد کرنے والے تھے، تم بھی ذِکْرُ اللہ کیا کرو! اُن کے اَخْلاق اعلیٰ تھے، اُن کا کردار پاکیزہ تھا، وہ اپنے پرائے کا غم کھاتے تھے، وہ آپس میں مِل جُل کر رہتے تھے، وہ دوسروں کے لئے قربانیاں دیا کرتے تھے، وہ سراپا ایثار تھے، نرم گفتار تھے، تم بھی ایسے بن جاؤ! پھر دیکھنا، جیسے تمہارے بزرگوں پر رَبِّ کریم کی رحمتیں چھما چھم برسا کرتی تھیں، تم پر بھی رَبِّ رحمٰن و رحیم کی رحمتیں اُسی طرح برسنا شروع ہو جائیں گی۔

ایک صاحِبِ عِلم کا فِکْر انگیز جواب

ایک صاحِبِ عِلْم سے کسی نے سُوال کیا: دُنیا بھر میں مسلمان پِس رہے ہیں، غریب غُربت میں ڈوبے جارہے ہیں، مسلمانوں پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، آخِر اللہ پاک کہاں ہے؟ اللہ پاک ان کی مدد کیوں نہیں کرتا (مَعَاذَ اللہ! یہ بہت سخت بے ادبی والے جملے ہیں مگر ہمارے ہاں لوگ ایسے جملے بولتے ہیں، ایسے سُوال اُٹھاتے ہیں) تو اس صاحِبِ عِلْم نے بڑا پیارا جواب دیا، کہا: مَیں ایک شخص کو جانتا ہوں، اس کی عمر 60 یا 70 سال کے قریب ہے، نہ اس کی اَوْلاد ہے، نہ اُس کا کوئی والی وارِث ہے، کام دھندا کچھ نہیں کرتا، اس کے پاس 2 وقت کی روٹی کے پیسے بھی نہیں ہوتے، لوگ ترس کھا کر اسے کھانا یا پیسے وغیرہ دے دیتے ہیں، ایسی کمزور حالت ہے مگر اَفْسوس! وہ بالکل بوڑھا بھی ہے، غریب بھی ہے، کھانے کے پیسے نہیں ہوتے، اس کے باوجود وہ پابندی کے ساتھ شَیْو (یعنی داڑھی منڈواتا) ہے، اس عمر میں بھی مسجد میں نہیں جاتا، نماز نہیں پڑھتا، اللہ پاک کو یاد نہیں کرتا۔

اب بتایئے! یہاں یہ سُوال نہیں بنتا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ مدد کیوں نہیں فرماتا؟ سُوال یہ بنتا ہے کہ ہمارے دِل میں رَبِّ کریم کی یاد کہاں ہے؟ اللہ پاک تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے، دُور تو ہم اُس سے ہوگئے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ(۶) (پارہ:30، سورۃ الانفطار:6)	ترجَمہ کنزُ الایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ کو بار بار پڑھیے! اس میں غور کیجئے! ہمارا رَبّ تو بڑا کریم ہے، بہت کرم فرمانے والا ہے، بڑا نوازنے والا ہے، بہت مہربان، رحم فرمانے والا

ہے، آخِر کس چیز نے ہمیں دھوکے میں ڈال دیا؟ ہم کس وجہ سے اپنے رَبِّ رحمٰن سے دُور ہوئے جارہے ہیں؟ ہم کیوں اس کے دروازے پر نہیں آتے؟ مُؤَذِّن پُکار پُکار کر کہتا ہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاح، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح آؤ! کامیابی کی طرف، آؤ! کامیابی کی طرف۔

یہی مسجد، یہی کعبہ، یہی گلزارِ جنّت ہے
چلے آؤ! مسلمانو! یہی تختِ مُحَمَّد ہے

آخر ہم کس چیز کی تلاش میں ہیں؟ وہ کونسا خزانہ ہے جو ہم دُنیا میں ڈھونڈ رہے ہیں اور وہ اللہ پاک کے ہاں سے نہیں ملتا...؟ یہاں کسی چیز کی کمی نہیں، رَبِّ کریم کے حُضُور سَر سجدے میں رکھ کر تو دیکھو...!! یہاں سب کچھ ملتا ہے، دُنیا بھی سَنور جاتی ہے اور آخرت بھی سَنور جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چور آیا، مقبولیت پا گیا

الروض الفائق میں ہے: رات کے وَقْت ایک چور حضرت رابعہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے گھر آیا، اس نے پورے گھر کی تلاشی لی، سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ ملی، واپسی کا اِرادہ کیا، حضرت رابعہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے فرمایا: اگر ہوشیار چور ہو تو کچھ لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ بولا: مجھے تو یہاں کچھ مِلا ہی نہیں۔ فرمایا: اے غریب شَخْص! لوٹے سے وُضو کر اور کمرے میں جا کر 2 رکعت نماز پڑھ، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کچھ نہ کچھ لے کر ہی جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا، ادھر حضرت رابعہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے دُعا کی: اے مالِکِ کریم! یہ میرے گھر آیا اسے کچھ نہ مِلا، میں نے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔ اُدھر چور کو نماز

میں لذّت آئی، لہٰذا تمام رات نمازیں ہی پڑھتا رہا، سحری کے وَقْت حضرت رابعہ رحمۃُ اللہِ علیہا کمرے میں آئیں، چور اس وَقْت حالتِ سجدہ میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا: میرا ربّ مجھ سے پوچھے گا کہ تجھے میری نافرمانی کرتے حیا نہ آئی؟ دُنیا والوں سے چھپ کر گُناہ کرتا رہا، اب میرے حُضُور گناہوں کی گٹھڑی اُٹھائے آیا ہے! آہ! اللہ پاک مجھ پر غضب فرمائے گا، مجھے رَحمت سے دُور کر دے گا تو اس وَقْت میں کیا جواب دوں گا...؟؟ حضرت رابعہ رحمۃ اللہِ علیہا نے پوچھا: بھائی! رات کیسی گزری؟ بولا: خیریت سے، میں عاجزی سے اپنے مالِک ومولا کی بارگاہ میں کھڑا رہا، اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرست فرمادیا، میرا عُذر قبول کیا اور مجھے میرے مقصد تک پہنچادیا۔ پھر وہ چہرے پر حیرانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت رابعہ رحمۃ اللہِ علیہا نے ہاتھ اُٹھائے، بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کی: اے میرے مالِک! یہ ایک رات تیرے حُضُور حاضِر ہوا، تُو نے اسے قبول فرمالیا، میں کتنے عرصے سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، کیا مجھے بھی قبول کر لیا گیا؟ آواز آئی: رابعہ! ہم نے تیری ہی وجہ سے اُسے قبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنے قرب سے نوازا۔[1]

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صحّت نماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ | قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز
بھائیو! گر خدا کی رِضا چاہئے | آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...الروض الفائق، المجلس التاسع والعشرون: فی بعض مناقب الصالحین، صفحہ:159۔

www.dawateislami.net

کاش! آج کے اس اجتماعِ پاک سے یہ سنہری حروف (Golden Words)، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ ایمان افروز نصیحت ہم تحفہ سمجھ کر لے جائیں اور زندگی بھر کے لئے اپنے دامن سے باندھ لیں کہ اے لوگو! تم اللہ پاک کے لئے ایسے ہو جاؤ! جیسے تمہارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے ہوا کرتے تھے، رَبِّ کریم تم پر ایسی ہی کرم نوازیاں فرمائے گا، جیسی اُن پر فرمایا کرتا تھا۔

اللہ پاک ہمیں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ان مبارک تعلیمات پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! | گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت | رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی! (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی فیضانِ غوثِ پاک ہے، فیضانِ خواجہ و رضا بلکہ فیضانِ اَوْلیا ہے، اَوْلیائے کرام کی مبارک تعلیمات سیکھنے، ان کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنی زِندگی چمکانے، سینہ مدینہ بنانے یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی

(1)...وسائل بخشش، صفحہ:102 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **مدنی قافلہ** بھی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: الحمدللہ! مجھے عُمرہ شریف کرنے کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی، اُنہوں نے بتایا مَیں نے دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کے لئے دُعا مانگی۔

دُعا کی قَبولیّت کے آثار یوں ظاہِر ہوئے کہ جب مَدَنی قافِلے سے واپس آیا اور حسبِ معمول بچّوں کو قرآنِ پاک پڑھانے کے لئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو صاحِبِ خانہ کافی مہربانی سے پیش آئے اور کہا: قاری صاحِب! مَاشَآءَ اللہ! آپ ہمارے بچّوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیجئے، ابتِداءً میں نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اُن کے اِصرار پر کہہ دیا کہ دیدارِ مدینہ کی آرزو ہے۔ اُنہوں نے مجھے فوری طور پر اَخراجات پیش کر دیئے اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدَنی قافِلے میں دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کا شَرَف نصیب ہو گیا۔

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدّعا | در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیے چشمِ نَم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (*Options*) موجود ہیں: ❁ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی *PDF* ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر بھی کیا جا سکتا ہے ❁ سرچ آپشن (*Search option*) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❁ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (*Download*) کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون (عطیات مہم) کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (*Boys & Girls*) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 6121 (6 ہزار 121) مدرسۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 112، 70، 2 (2 لاکھ 70 ہزار 112) بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے ❁ نابینا بچوں کے لئے بھی الگ سے مدرسۃ المدینہ

قائم ہیں۔ آغاز سے اب تک تقریباً 940، 39، 4 (4 لاکھ 39 ہزار 940) نے ناظرہ اور حفظِ قرآن مکمل کیا ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم و عالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً 1309 (1 ہزار 309) جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں ، جن میں تقریباً 402، 17، 1 (1 لاکھ 17 ہزار 402) طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم و عالِمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس) مفت کروایا جا رہا ہے۔ اب تک تقریباً 117، 16 (16 ہزار 117) عالِم و عالمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس مکمل کر چکے ہیں۔ لاکھوں حافظ، قاری، امام، مبلغ، مُعَلِّم، عالِم و مفتی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ امّت اور کردار سازی کا کام جاری ہے ❁ درجن سے زیادہ دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمَّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ❁ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Canter) میں مختلف موضوعات پر سینکڑوں دینی کتابیں چھاپی جا چکی ہیں ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز، گرلز) قائم ہیں جس کے ذریعے آن لائن عالِم کورس، قرآنِ پاک (حفظ و ناظرہ) پڑھایا جاتا ہے، 30 سے زائد آن لائن کورسز کے ذریعے 77 ممالک (Countries) میں لوگوں کو گھر بیٹھے علمِ دین کی روشنی پہنچائی جا رہی ہے ❁ مدنی چینل" کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جا رہی ہے۔ ❁ شعبہ FGRF کے ذریعے فلاحی و سماجی خدمات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

13 نومبر 2022ء بروز اِتوار ٹیلی تھون (یعنی عطیات مہم کا سلسلہ) ہونے جا رہا ہے، آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! خدمتِ دین کے تمام شعبہ جات کے جملہ اخراجات کے لئے دعوتِ اسلامی ٹرسٹ سے تعاون فرمائیں۔ ایک یُونٹ:

10 ہزار کا ہے۔ جو ایک یُونٹ دے سکتے ہیں، وہ ایک دیں، جو 12 دے سکتے ہیں، وہ 12 دیں، جس کی جتنی ہمّت، جس کو جتنی توفیق۔ بہر حال! ٹیلی تھون میں حِصّہ ضرور شامِل کیجئے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ یعنی صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[1]

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی صدقہ کرنے والے کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اس پر دنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر امتحاناً آ بھی جائیں تو اللہ پاک کی طرف سے اسے سکون قلبی نصیب ہوتا ہے۔[2]

معلوم ہوا؛ راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ ہم اگر دِین کی مالی خِدْمت چھوڑ دیں گے تو مسجدیں کیسے بن سکیں گی؟ لاکھوں حُفّاظ کیسے تیار ہو پائیں گے؟ ہزاروں عُلماء، 80 سے زائد دِینی شعبے کیسے کام کر پائیں گے؟ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بناؤ تحریک** بھی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بھرو تحریک** بھی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی **ایمان بچاؤ تحریک** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی ہماری نسلوں کو بچا رہی ہے، گھر گھر میں نیکی کی دعوت پہنچا کر گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا رہی ہے۔ ہم دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کا فائدہ ہمیں، ہماری

1 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی صدقۃ، صفحہ:189، حدیث:664۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:103 بتغیر قلیل۔

نسلوں کو ہی ہو گا۔ لہٰذا ہمّت کیجئے! دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کیجئے! دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خِدمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثمد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور سیاہ سرمہ یا

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب: الطب، باب: الکحل بالاثمد، صفحہ:566، حدیث:3497۔

کَاجَل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں، سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1): کبھی دونوں آنکھوں میں 3،3 سلائیاں (2): کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2 (3): تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2،2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تینوں طریقوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

اے عاشقانِ رسول! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیے پھر اُلٹی میں۔[1]

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے! | جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:38۔

www.dawateislami.net

حدیثِ قدسی اور شانِ غوثِ پاک

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قاسِمِ وِلایَت ہیں
- ...اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا کیسا؟
- ...غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کَثْرتِ عبادت
- ...اَوْلیائے کرام کی شانِ کرامت
- ...غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اچھا مرید کون؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نَماز پڑھ رہا تھا اور رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے (فرماتے ہیں) جب میں بیٹھا تو اللہ پاک کی حمد سے ابتدا کی پھر حُضُور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دُعا کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مانگ! عطا کیا جائے گا، مانگ! عطا کیا جائے گا۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: دُعا میں ترتیب یہ چاہئے کہ پہلے حمدِ الٰہی کرے پھر درود شریف پڑھے پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ دورانِ دُعا بار بار درود شریف پڑھتا رہے درودوں سے بھری ہوئی دُعا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! رَدّ نہیں ہوتی۔[2]

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دُعا دُرود و سلام | کہ رفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرود و سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، ابواب: السفر، باب: ماذکر فی الثناء علی اللہ، صفحہ: 172، حدیث: 593۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 105 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج ربیعُ الثّانی کی 11 ویں شب ہے، جسے عاشقانِ غوثِ اعظم بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں۔ آج کے اِس اجتماعِ غوثیہ میں ہم پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، شہنشاہِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک شیخ عبدُالقادِر جِیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی یاد منانے، آپ کا ذِکرِ خیر سُننے، سُنانے کے لئے حاضِر ہیں، اللہ پاک ہمارا آنا، بیٹھنا، سُننا، سُنانا اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ کاش! ذِکرِ غوثِ پاک کی برکت سے ہمیں سچّی توبہ کی توفیق مل جائے، کاش! ذِکرِ غوثِ پاک کی برکت سے آپ کا فیضان ہمیں نصیب ہو، ہمارے اَخلاق سنور جائیں، کردار نکھر جائے، ذِکرِ غوثِ پاک کی برکت سے ایمان کی سلامتی نصیب ہو اور ہم اللہ پاک کی رضا والے کاموں میں مَصْرُوف رہتے ہوئے ایمان سلامت لے کر دُنیا سے جانے میں کامیاب ہوجائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

www.dawateislami.net

رضاؔ کا خاتِمہ بالخیر ہو گا | تِری رحمت اگر شامل ہے یا غوث![1]

وضاحت: یا غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! اگر آپ کا کرم شاملِ حال رہا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! احمد رضا کا خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبدُ القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں ❁ حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جِیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا | اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا[2]

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان کیا ہے؟ آپ کا مَقام و مرتبہ کیا ہے؟ آیئے! عاشقِ غوثِ اعظم، نائبِ غوثِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانی سنتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بندہ قادِر کا بھی قادِر بھی ہے عبد القادِر | سِرِّ باطن بھی ہے، ظاہِر بھی ہے عبد القادر[3]

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:263۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:19۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:69۔

وضاحت: غوثِ پاک کون ہیں؟ قادِر و قدِیر رَبّ کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدرت عطا فرمائی ہے، لہٰذا آپ پر یہ نام بالکل سچّا ہے کہ آپ عبدُ القادِر ہیں اور حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہِر و باطِن کا ایک راز ہیں۔

مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ مِلّت بھی ہے | عِلْمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عبد القادِر[1]

وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کون ہیں؟ اپنے دور کے سب سے بڑے مُفتّی، قاضی اور آپ عِلْمُ الْاَسْرار (یعنی قُدرت کے رازوں کے عِلْم) میں بھی خُوب مہارت رکھتے ہیں۔

اس کے فرمان ہیں سب شارِحِ حکمِ شارِع | مَظْہَرِ ناہی و آمر بھی ہے عبد القادِر[2]

وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کون ہیں؟ وہ ہستی جو اپنی طرف سے نہیں بولتے، ان کی زبانِ مبارک سے جو کچھ نکلتا ہے، صاحِبِ شریعت، نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کی تشریح ہوتی ہے، آپ حکمِ شریعت بیان فرمانے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مظہر ہیں۔

سُخَن ہیں اَصْفِیا تُو مَغْزِ معنی | بدن ہیں اَوْلیا تُو دِل ہے یا غوث![3]

وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا شان ہے؟ مثال کے طَور پر اگر ہم اَوْلیائے کرام کو لفظ کہیں تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس لفظ کا معنیٰ ہیں، اگر ہم اولیائے کاملین کو بدن کہیں تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس بدن میں دھڑکنے والا دِل ہیں۔

صحابِیَّت ہوئی، پھر تابِعیَّت | بس آگے قادری منزل ہے یا غوث![4]

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:69۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:69۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:258۔
4 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:259۔

وضاحت: اُمّت میں سب سے اُونچا درجہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا ہے، پھر اِن کے بعد تابعین (یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی زیارت کرنے اور اِن سے صحبت پانے والوں) کا درجہ ہے، پھر اس کے بعد قادِری منزل ہے۔

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث! | وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث![1]

وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کون ہیں؟ آپ کی شان کیا ہے؟ آپ پیروں کے پیر ہیں، کوئی کیسا ہی بلند رُتبہ ہو، چاہے اس نے ابھی راہِ سُلُوک (یعنی راہِ طریقت، اللہ پاک کا قُرب پانے کے رستے) پر چلنا شروع کیا ہو، یا طریقت کی منزلیں طے کر چکا ہو، ہر ایک ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَر کا سُوالی ہے۔

بُخارا و عراق و چِشت و اَجْمیر | تری لَو شمعِ ہر محفل ہے یا غوث!
یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی | ہر اِک تیری طرف مائل ہے یا غوث![2]

وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان کیا ہے؟ بُخارا، عِراق، چِشت، اَجْمیر، ہر جگہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ وِلایت ہی کی روشنی چمک رہی ہے، کوئی چشتی ہو، سہروردی ہو یا نقشبندی، غرض؛ کوئی کسی سلسلے کا مرید ہو یا پیشوا، سب ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف ہی مائل رہتے ہیں۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قاسِمِ وِلایَت ہیں

علّامہ عبد القادِر اَرْبَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو تاجِ وِلایت عطا فرمانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے: اس بندے کو ہمارے محبوب حضرت مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کرو! چنانچہ اسے بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:251۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:253-259 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

پیش کیا جاتا ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اسے ہمارے شہزادے عبدُ القادِر جِیلانی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کے پاس لے جاؤ! تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھ لیں، چنانچہ اسے بارگاہِ غوثیت میں پیش کر دیا جاتا ہے، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس کی قابلیت کو دیکھ کر اس کا نام دَفْترِ مُحَمَّدِی میں لکھ کر مُہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اس شخص کو دوبارہ بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے، قاسِمِ نعمت، مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی وِلایت کا حکم جاری فرماتے ہیں، پھر اسے رُتبۂ وِلایت عطا کر دیا جاتا ہے اور وہ عالَمِ غیب و عالَمِ شہادت میں مقبول ہو جاتا ہے۔[1]

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز | کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا[2]
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر | بول بالا ہے ترا، ذِکْر ہے اُونچا تیرا[3]

وضاحت: کون سا باغ ہے جس کو موسمِ بہار کی ضرورت نہیں (یعنی ہر باغ کو موسمِ بہار کی ضرورت ہے) اسی طرح سلسلہ طریقت میں وہ کون سا سلسلہ ہے جو آپ کے فیض سے مستفیض نہیں ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں قرآنِ کریم میں فرمایا: وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا)، اے غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ! آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اس شان کا سایہ آپ پر بھی ہے، اس لئے آپ کی ذات بلند اور آپ کا ذکر اونچا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں ہمارے غوثِ اعظم، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ...!! اللہ پاک نے آپ کو کیسی کیسی شانوں سے نوازا ہے۔ اللہ پاک ہمیں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے

1 ... تفریح الخاطر، صفحہ:48۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:25۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:28۔

دَر کا سچّا غُلام بنائے۔ کاش! اَوْلیائے کرام کی غُلامی میں زِندگی گزاریں، اسی غُلامی میں مَریں، اسی غُلامی میں روزِ قِیامت اُٹھائے جائیں اور کاش! صد کروڑ کاش! اَوْلیائے کرام کے صدقے میں بلا حِساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈاکوؤں سے نجات مل گئی

شیخ ابو عَمْرو اور شیخ عبد الحق حَرِیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِما فرماتے ہیں: 555 ہجری کی بات ہے، 3 صَفَرُ الْمُظَفَّر اتوار کو ہم حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں حاضِر تھے، اس وقت حُضُورِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کھڑائیں (یعنی لکڑی کے چپل) پہنے اور وُضُو فرمایا، وُضُو فرمانے کے بعد آپ نے 2 رکعت نفل ادا کئے، نَماز سے فارِغ ہو کر آپ نے بلند آواز سے پُکار کر کچھ کہا اور ایک کھڑاؤں (یعنی لکڑی کے چپل کو) ہوا میں پھینک دیا، پھر اسی طرح دوسری کھڑاؤں کو بھی پھینکا، دونوں کھڑائیں ہماری نَظر سے غائِب ہو گئیں۔ آپ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ معلوم کرنے کی جُرْأت نہ ہوئی۔

23 دن گزرنے کے بعد غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں ایک قافلہ آیا، قافلے والوں نے کہا: ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ چنانچہ ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اجازت طلب کی۔ فرمایا: قافلے والوں کو اندر آنے دو اور جو کچھ وہ دیں لے لو۔ ہم نے قافلے والوں کو اندر آنے دیا، انہوں نے بہت سا سامان بارگاہِ غوثیت میں نذر کیا، اس سامان میں حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک کھڑائیں (یعنی لکڑی کے چپل) بھی تھے۔ یہ دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا، ہم نے قافلے والوں سے پوچھا: یہ کھڑائیں

تمہیں کہاں سے ملیں؟ قافلے والے بولے: 3 صَفَرُ الْمُظَفَّر کی بات ہے، ہم پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا، ہمارے بہت سے افراد قتل کر دیئے اور سامان بھی لوٹ لیا۔ ڈاکو ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم کر رہے تھے، اس وقت ہمیں خیال آیا کہ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہماری مدد فرمائیں اور ہم اس مصیبت سے بچ جائیں تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں نذرانہ پیش کریں گے۔

ابھی ہم آپس میں یہ بات کر ہی رہے تھے کہ جنگل میں 2 بلند آوازیں سُنائی دِیں، جن سے سارا بیابان گونج اُٹھا، ڈاکو بھی ڈر گئے۔ پھر چند ہی لمحوں بعد ایک ڈاکو ڈرا سہما ہمارے پاس آیا اور بولا: آؤ! تم اپنا مال لے لو! اور دیکھو ہمارا کیا حال ہوا ہے؟ ہم جلدی سے ڈاکوؤں کے قریب پہنچے، دیکھا؛ اِن کے دونوں سردار مردہ پڑے ہیں اور اِن کے پاس غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ مبارک کھڑائیں رکھی ہیں۔ بَس ہم نے کھڑائیں اُٹھائیں، اپنا مال لیا اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں نذرانہ پیش کرنے حاضِر ہو گئے۔[1]

اَسِیروں کے مُشْکِل کُشا غوثِ اعظم! | فقیروں کے حاجَت رَوا غوثِ اعظم!
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا | مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم!
ترے ہاتھ میں ہاتھ مَیں نے دیا ہے | ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم!
مُریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے | کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم!
تمہیں دُکھ سنو اپنے آفت زَدوں کا | تمہیں دَرْد کی دو دوا غوثِ اعظم![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ:68۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:180۔

www.dawateislami.net

نمازِ غوثیہ پڑھنے کی ترکیب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیرانِ پیر حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی کیا نِرالی شان ہے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** آپ اللہ پاک کی عطا سے مُشْکِل کُشا ہیں، غریبوں، فقیروں، پریشان حالوں، مصیبت زدوں کی مدد پہلے بھی فرماتے تھے، اب بھی فرماتے ہیں۔ بَہْجَۃُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پُکارا وہ سختی دُور ہو گئی، جو میرے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے، وہ حاجت پُوری ہو گی، جو شخص 2 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف (یعنی سُورۂ فاتحہ) کے بعد قُلْ ھُوَ اللہ شریف (یعنی سورۂ اِخلاص مکمل) 11، 11 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھے، پھر بغداد شریف کی طرف 11 قدم چل کر میرا نام پُکارے اور اپنی حاجت بیان کرے، **اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!** اس کی حاجت پُوری ہو گی۔[1]

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں | آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دَسْت گیر[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ **نمازِ حاجت** جو حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتائی، اسے نمازِ غوثیہ کہتے ہیں۔ بہت مُجَرَّب ہے (یعنی اِس طرح نماز پڑھنے کا کئی ایک کو تجربہ ہوا ہے اور اس کا فیضان ملا ہے)، جب بھی کوئی حاجت ہو، کوئی مشکل آجائے، پریشانی ہو، بیماری، قرض داری ہو، یہ نماز پڑھیے! بہتر ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

1 ...بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، صفحہ:197۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:548۔

www.dawateislami.net

کے وسیلے سے دُعا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مُراد پُوری ہو گی۔ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ پاکستان سے بغداد شریف کی سَمت کیا ہے؟ پاکستان اور ہندوستان سے بغداد شریف کی سَمت مغرِب و شمال یعنی West and North کے تقریباً درمیان میں ہے۔

کہا جس نے یَا غَوث اَغِثْنِیْ تو دَم میں | ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم (1)

وضاحت: جس نے بھی دِل سے کہا: اے غوثِ پاک! میری مدد کیجئے! تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے میں لمحہ بھر میں وہ مصیبت ٹل گئی۔

اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا کیسا؟

ہو سکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک تَرِیْن وار ہے اور اس طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی** مدد ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرِشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ

ترجَمہ کنزالایمان: جب اے محبوب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ

1 ... سامانِ بخشش، صفحہ: 119۔

www.dawateislami.net

(پارہ:9، سورۂ انفال:12) | ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے **بھی غیرُ اللہ** ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابتِ قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو کافِر اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت نہیں کر سکتا۔

پھر غور فرمایئے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

(پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:123) | ترجَمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے مُقرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت سے مدد کریں تو یہ مدد غیرُ اللہ کی مدد نہیں بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

بندوں سے مدد کی ترغیب

حدیثِ پاک میں بندوں سے مدد مانگنے کی باقاعِدہ ترغیب موجود ہے، چنانچہ حضرت اَبان بن صالِح رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، مُشْکِل کُشا نبی، حاجَت رَوا نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تمہارا جانور بیابان زمین میں بھاگ جائے اور تمہیں وہاں کوئی نَظر نہ آتا ہو (جو تمہاری مدد کو آئے) تو یُوں پُکارو! اَعِیْنُوْنِی عِبَادَ اللہ! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو!

بے شک اس (پکارنے والے) کی مدد کی جائے گی۔[1]

عظیم مُحَدِّث، علّامہ نَوَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُود مجھے اس حدیث شریف کا تجربہ ہوا ہے، ہم چند لوگ ایک مرتبہ کہیں سَفَر پر تھے، ہمارا جانور ہم سے چھوٹ کر بھاگ گیا، ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے، اس وقت میں نے یونہی پکارا: اَعِیْنُوْنِی عِبَادَ اللہ! اے اللہ پاک کے بندو! میری مدد کرو! بس اتنا کہنا تھا کہ وہ جانور رُک گیا اور ہم اسے پکڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔[2]

بہر حال **پیارے اسلامی بھائیو!** مصیبت آئے، پریشانی آئے، کوئی مشکل ہو، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پکارنے، آپ سے مدد مانگنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ صدیاں گزر گئیں، بڑے بڑے اَوْلیائے کرام، عُلَمائے کرام غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دوسرے بزرگوں کو اللہ پاک کی مدد کا مظہر سمجھ کر انہیں پکارتے، ان سے مدد مانگتے آئے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بارہا کا تجربہ ہے کہ اللہ والوں سے مدد چاہیں تو یہ مدد فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خوب کہا:

حُسنِ نیَّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں | آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا[3]

وضاحت: یعنی اگر اچھی نیت اور پختہ یقین کے ساتھ نیک مقصد کے لئے 2 رکعت نفل نمازِ غوثیہ ادا کئے جائیں تو اللہ پاک 2 رکعت نفل نمازِ غوثیہ کی برکت سے دعا قبول فرماتا ہے۔

شانِ اَوْلیاءُ اللہ

بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے۔ حدیثِ قُدسی اس حدیث شریف کو کہتے ہیں؛ جس میں فرمانِ اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی

1 ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب: الدعاء، مایقول الرجل اذا ندب بہ، جلد:7، صفحہ:132، حدیث:1۔
2 ... اذکار للنووی، کتاب: اذکار المسافر، باب: مایقول انفلتت دابتہ، صفحہ:415۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:20۔

www.dawateislami.net

ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) یہ بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وراء ہیں۔[2]

1 ... بخاری، کتاب: الرقاق، باب: التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 309۔

حدیثِ پاک کے 3 مضامین اور سیرتِ غوثِ پاک

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ قدسی میں 3 مَضامین بیان ہوئے: (1): اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا کیا مقام و مرتبہ اور کیسی عزّت ہے (2): وَلِی کا لفظی معنی ہے: دوست، اللہ پاک کا محبوب اور پیارا بندہ۔ اس کی 2 صُورتیں ہیں؛ ایک صُورت یہ ہے: اللہ پاک کا کسی کو اپنا ولی، اپنا دوست، اپنا پیارا بنالینا۔ یہ کَسْبِی نہیں، وَھْبِی ہے، یعنی بندہ اپنی محنت، اپنی کوشش سے اللہ پاک کا محبوب، اللہ پاک کا وَلی نہیں بن سکتا، اللہ پاک جسے چاہتا ہے تاجِ وِلَایَت عطا فرماتا ہے۔ دوسری صُورت یہ ہے: بندے کا اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کرنا، یہ کَسْبِی ہے۔ بندہ اپنی کوشش، اپنی محنت، اپنے عَمَل سے اللہ پاک کے ساتھ اِظْہارِ محبّت کر سکتا ہے۔ بندے نے اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کیسے کرنا ہے؟، اللہ پاک کا قُرْب حاصِل کرنے کی کوشش کیسے کرنی ہے؟ اس کا طریقہ بھی اس حدیثِ قدسی میں بتایا گیا۔ (3): بندہ اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کرے، پھر اگر اللہ پاک اپنے فضل سے، اپنے کرم سے بندے کے اِظْہارِ محبّت کو قبول فرما کر اُس بندے کو اپنا محبوب، اپنا دوست اور اپنا ولی بنا لے تو اب اس بندے کی کیا شان ہوتی ہے؟ یہ بات بھی حدیثِ قدسی میں بیان ہوئی۔

آیئے! حدیثِ قُدسی کے ان تینوں مضامین کو سامنے رکھ کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پاکیزہ سیرت دیکھتے ہیں:

وَلِی سے دُشمنی، اللہ پاک سے جنگ ہے

اللہ پاک نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی وَلِی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔

یہ ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا مَقام و مرتبہ، اَوْلیائے کرام کی عزّت کہ جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی ذَرَّہ برابر بھی دُشمنی ہو، وہ بندہ کبھی اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ نہیں بن سکتا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی دُشمنی بھی ہو اور وہ اس دُشمنی کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کو راضی کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے، کیوں؟ اس لئے کہ جس دِل میں اَوْلیا کی دُشمنی ہو، اللہ پاک اس سے اِعْلانِ جنگ فرماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات ضرور خیال میں رہے! انسان کا مقابلہ اگر انسان کے ساتھ ہو، تب بھی جیتنے کا صِرْف احتمال ہوتا ہے اور اگر آدمی اپنے خالِق، اپنے مالِک، اپنے رازِق کے ساتھ ہی جنگ چھیڑ لے، اس میں تو جیتنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، شکست، ذِلّت، رُسوائی اور دُنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ نمرود نے اللہ پاک کے ساتھ جنگ کرنی چاہی تھی، اس بدبخت نے ہزاروں کی فوج جمع کی، اسلحہ اُٹھایا، تیر، تلواریں، جو کچھ تیاری وہ کر سکتا تھا، وہ تیاری کی، میدان میں نکل آیا۔

اس بد اَنْجام نے اللہ پاک کے ساتھ تو کیا جنگ کرنی تھی، اللہ پاک نے اپنی مخلوق میں سے ایک چھوٹی سی مخلوق مچھروں کو بھیجا، اتنے مچھر آئے کہ انہوں نے سورج کو ڈھانپ دیا، دِن کے وقت اندھیرا ہو گیا، اِن مچھروں نے نمرود کی فوج کو کاٹنا شروع کیا اور پُوری فوج کے گوشت، پوست سب کھا گئے، ساری کی ساری فوج ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رِہ گئی۔ آخر میں ایک مچھر نمرود کے دماغ میں چلا گیا، کتابوں میں لکھا ہے: 400 سال تک وہ مچھر نمرود کو کاٹتا رہا اور اس کی وجہ سے نمرود کے سَر میں جوتے پڑتے رہے۔[1]

یہ ہے اللہ پاک کے ساتھ جنگ کا انجام۔ لہٰذا ہر کوئی غور کر لے، اَوْلیائے کرام کے

1 ... تفسیر ابن کثیر، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:258، جلد:1، صفحہ:694۔

ساتھ دُشمنی پالنی ہے، اِن کا بغض دِل میں رکھنا ہے تو پہلے سوچ لے، یہ کوئی چھوٹا جُرم نہیں ہے، اَوْلیائے کرام سے دُشمنی رکھنا، اَصْل میں اللہ پاک کے ساتھ اِعْلانِ جنگ ہے اور جو اللہ پاک کے ساتھ اِعْلانِ جنگ کرتا ہے، اس کی دُنیا بھی تباہ ہو جاتی ہے، آخرت بھی برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

اَذِیّت پہنچانے والے عبرتناک موت مرے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیر حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی یہی شان ہے، جس کسی نے بھی آپ کے ساتھ دُشمنی رکھی، آپ کو اَذِیّت پہنچائی، اس کا انجام بہت عبرتناک ہوا بلکہ علّامہ محمد بن یحییٰ حلبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد کو بھی اگر کسی نے اَذِیّت پہنچائی تو وہ خود بھی تباہ و برباد ہوا اور اس کی اَوْلاد بھی ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ شیخ احمد بن قاسم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد میں سے ہیں، ایک بدبخت نے ایک مرتبہ انہیں سخت تکلیف پہنچائی، ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ پاک نے اسے تباہ و برباد کر دیا، یہاں تک کہ اس کی اَوْلاد میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا، رَبِّ کائنات نے اس کی نسل ہی مٹا ڈالی۔ اسی طرح وزیر ناصِرُ الدِّین نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلادِ پاک کو طرح طرح سے ستایا، یہاں تک کہ اُنہیں شہر بغداد سے نکال دیا۔ اللہ پاک نے اسے اس گستاخی کی سزا دی اور یہ وزیر انتہائی درد ناک طریقے سے موت کے گھاٹ اُتر گیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی گستاخی اور ان کی دُشمنی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہمارے دِلوں میں ہمیشہ اَوْلیائے کرام کی محبّت جگمگاتی رہے، کاش! اسی محبّت

1 ... قلائد الجواہر، صفحہ: 56۔

www.dawateislami.net

میں زِندہ رہیں، اسی میں مریں، روزِ قِیامت اس محبّت کے ساتھ ہی اُٹھیں اور اسی کے صدقے بلاحِساب جنّت میں داخِل ہو جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

مَحْفُوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے | اور مُجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[1]

اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کا طریقہ

اللہ پاک نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے۔

یہ ہے اللہ پاک کے ساتھ اِظْہارِ محبّت کا طریقہ! اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کا دُرست راستہ۔ بندہ فرائض پورے کرے۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرے، رمضانُ المبارک کے روزے بھی پُورے رکھے، حج فرض ہو تو حج بھی ادا کرے، زکوٰۃ فرض ہو تو زکوٰۃ بھی پُوری پُوری نکالے، والدین کا اَدب بھی بجالائے، پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک بھی کرے، کسی کو ناحق تکلیف بھی نہ پہنچائے، ہر ہر معاملے میں جو فرائض ہیں، وہ پُورے کرے، پھر اس کے ساتھ ساتھ نوافِل بھی ادا کرے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، ساتھ میں تہجد بھی پڑھے، اِشْراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل بھی پڑھے، فرض روزے رکھتا ہے، ساتھ میں نفل روزے بھی رکھے، زکوٰۃ دیتا ہے، نفل صدقہ وخیرات بھی کیا کرے۔ والدَین کا اَدب کرتا ہے، ان کے ساتھ اور زیادہ نیک سلوک کرے، اپنے پڑوسیوں، دوستوں، مسلمان بھائیوں کا خیال رکھتا ہے، ان کے ساتھ اور زیادہ احسان اور بھلائی والا سلوک کرے،

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:315۔

www.dawateislami.net

یُوں ہر ہر معاملے میں فرائض بھی پُورے کرے، اس کے ساتھ ساتھ نفل نیکیاں بھی کیا کرے۔ اس سے کیا ہو گا؟ اللہ پاک کا قُرب ملے گا۔ اس سے ثابت ہو گا کہ یہ بندہ واقعی اللہ پاک کے ساتھ محبّت کرتا ہے۔ اگر بندہ پابندی کے ساتھ، اِخلاص کے ساتھ سارے فرائض پُورے کرے، ساتھ میں نفل نیکیاں بھی کرتا رہے، اگر اللہ پاک کی رحمت ہوئی، اس کا فضل و کرم نصیب ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کا قُرب بھی ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو تاجِ وِلَایَت بھی عطا ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لله! حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی وَلی ہیں، آپ اللہ پاک کے وَلی، رَبّ کریم کے دوست اور محبوب بندے بن کر ہی دُنیا میں تشریف لائے۔ پھر آپ نے ساری زِندگی عِبَادت و ریاضت میں گزاری، آپ فرائض پر بھی پابندی سے عَمَل کرتے تھے، اِس کے ساتھ سُنتوں کے بھی پابند تھے، نفل عِبَادات بھی کَثْرت سے کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ مستحبات (یعنی شریعت کے پسندیدہ کام) بھی اِستقامت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کَثْرتِ عبادت

بَھْجَۃُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ میں کَرَخ کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں ❁ دَرَخت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا ❁ مجھے پہننے کے لئے ہر سال ایک شخص اُون کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا ❁ میں نے دنیا کی محبّت سے نَجات حاصل کرنے کے لئے ہزار جَتَن کئے ❁ میں گمنام رہا ❁ میری خاموشی کے سَبَب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے ❁ میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا ❁ خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا ❁ دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لله! میں اُس کی طرف تَوَجُّہ نہ

کرتا ❁ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہو گی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا ❁ اللہ پاک مجھے اس نفس پر فتح نصیب کرتا ❁ میں مُدَّتوں مدائن کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا ❁ ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا، پھر ایک سال صِرف پانی پر گزارا کرتا اور کوئی غذا نہ کھاتا ❁ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں ❁ ایک بار سخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسل فرض ہو جاتا، میں فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح میں نے اُس ایک رات میں 40 بار غُسل کیا۔[1]

تُو قُوَّت دے میں تنہا، کام بسیار | بدن کمزور، دِل کاہل ہے یا غوث![2]

وضاحت: یعنی اے غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! میرا بدن کمزور اور دِل سُست ہے آپ مجھے بھی طاقت و قوت عطا فرمائیے۔

بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

آیئے! شہنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اندازِ عبادت، ذوقِ عبادت، شوقِ عبادت کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے! چنانچہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامعِ مسجِد مَنصور میں نَماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سانپ آگیا اور اُس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا! میں نے اُسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمَّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب مَیں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں

1 ...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ:165 تقدیم و تاخیر۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:262۔

www.dawateislami.net

بلکہ کوئی جِنّ ہے، وہ جِنّ مجھ سے کہنے لگا: میں آپ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں، میں نے سانپ کے رُوپ میں بَہُت سارے اَوْلیاءَ اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو بھی نہیں پایا۔[1]

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں | بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم[2]

وضاحت: یعنی پیروں کے پیر حضورِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کی برکت سے کافروں کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور آپ کی زیارت کی برکت سے لوگوں کے دلوں کی سختی دور ہوئی۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ربِّ کریم کا قُرب پانے، اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خوش فرمانے، نفس و شیطان پر غالِب آنے، دنیا کی محبّت سے پیچھا چھڑانے، گناہوں کے اَمْرَاض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، مُبَلِّغ بننے کا شرف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم مچانے اور بے شمار کفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لئے سالہا سال تک محنت و کوشش فرمائی۔ خیر! ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح مُجاہدات تو کرنے سے رہے مگر ہِمَّت ہارے بِغیر تھوڑی بَہُت کوشش تو جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے | آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جُویا تیرا[3]

وضاحت: یعنی انسان کو کچھ کھو کر ہی کچھ ملتا ہے، اللہ پاک کا قُرب پانا ہو، اللہ پاک کی رضا چاہئے ہو، اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشی مطلوب ہو، جنّت میں جانے کی طلب ہو تو ظاہِر ہے کچھ نہ کچھ محنت تو کرنی پڑے گی، خود کو مٹائیں گے تو ہی رَبِّ

1 ...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ:169۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:183۔
3 ...ذوقِ نعت، صفحہ:21۔

کریم کا قُرب نصیب ہو پائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دیکھئے! اللہ پاک کی رضا کے لئے سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عبادتوں اور ریاضتوں میں عِراق کے جنگلوں میں 25 برس گزار دیئے۔ ❁ کاش! ہمیں بھی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنا نصیب ہو جائے ❁ کاش! ہم پابندی کے ساتھ نیک اَعْمال کا جائزہ لیتے ہوئے رسالہ بھی پُر کریں ❁ نیک نمازی بنیں ❁ تہجد گزار بنیں ❁ قرآنِ پاک کی تلاوت ❁ درودِ پاک کی کَثْرت کریں ❁ گُناہوں اور فُضُول کاموں سے بچیں ❁ والدین، بہن بھائی، دوست احباب اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کیا کریں۔ اللہ کرے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا صدقہ نصیب ہو اور ہم اللہ پاک کے پیارے بندے بن جائیں۔

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث! | وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث![1]

وضاحت: اے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! آپ کی یہ شان ہے کہ کوئی کیسا ہی بلند رُتبہ ہو، چاہے اس نے ابھی راہِ سُلُوک (یعنی راہِ طریقت، اللہ پاک کا قُرب پانے کے رستے) پر چلنا شروع کیا ہو، یا طریقت کی منزلیں طے کر چکا ہو، ہر ایک ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَر کا سُوالی ہے۔

اَوْلیائے کرام کی شانِ کرامت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ قدسی سُنی، اللہ پاک اس حدیثِ قُدْسی میں فرماتا ہے: فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 251۔

www.dawateislami.net

بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ جب میں اُس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

یہ ہے اَوْلیائے کرام کی شان و عظمت...!! بندہ فرائض، واجبات، سنّتیں، مستحبات اور نوافِل پُورے کرے، نیکیوں میں زِندگی بسر کرے، اللہ پاک کی رضا والے کام کرے، پھر اگر اللہ پاک اپنے فضل سے، اپنے کرم سے اسے اپنا وَلی، اپنا محبوب بندہ بنالے تو اس کی یہ شان ہوتی ہے کہ

اَوْلیائے کرام کے کانوں کی شان

اللہ پاک فرماتا ہے: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔

یعنی بظاہِر دیکھنے میں اُس کے کان ایسے ہی ہوتے ہیں، جیسے ہمارے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ کان وَلی کے ہوتے ہیں، اُن میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت رکھ دی جاتی ہے، وہ ہماری طرح ہوا کی لہروں کے ذریعے نہیں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے سُنتا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک کانوں کی کرامت

تَقْرِیحُ الخَاطِر میں ہے: حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے زمانۂ مبارک میں ایک عورت

آپ کی مرید تھی، ایک مرتبہ وہ عورت اپنی کسی ضرورت کے تحت پہاڑ کی غار کی طرف گئی، وہاں ایک فاسِق شخص نے اُس عورت کو پکڑ لیا، اس وقت اُس نیک عورت نے پُکار کر کہا: اَلْغِیَاثُ یَاغَوْثَ اَعْظَم! اَلْغِیَاثُ یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْن! اَلْغِیَاثُ یَا شَیخ مُحْیَ الدِین! اَلْغِیَاثُ یَا سَیِّدِیْ عبدَ القادِر یعنی اے غوثِ اَعْظَم! میری مدد فرمایئے! اے انسانوں اور جنوں کی مدد فرمانے والے! میری مدد فرمایئے! اے شیخ مُحْیُ الدین میری مدد فرمایئے! اے میرے سردار عبدُ القادِر! میری مدد فرمایئے۔

حُضُورِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس وَقْت اپنے مدرسہ میں وُضُو فرما رہے تھے، آپ نے اتنی دُور بیٹھے ہوئے اس عورت کی فریاد سُن بھی لی اور اس کی مدد یُوں فرمائی کہ اپنا جوتا غار کی طرف پھینک دیا، اللہ پاک کی قُدْرت کہ آپ کا مبارک جُوتا غار میں پہنچا، اس فاسِق شخص کے سَر پر لگا، جس سے وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے؛ اَوْلیا کی شان...!! کان تو اِن کے ہوتے ہیں مگر یہ اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص طاقت سے سنتے ہیں۔ لہٰذا جیسے نزدیک کی سنتے ہیں، ایسے ہی دُور کی بھی سن لیتے ہیں۔

اَوْلیائے کرام کی آنکھ کی شان

حدیثِ قدسی میں مزید ارشاد ہوا: وَبَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهِ میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔

یعنی وَلِیُ اللہ کی آنکھ ایسی ہی ہوتی ہے، جیسی ہماری ہے مگر اس آنکھ کی شان نرالی ہوتی ہے، آنکھ وَلِی کی ہوتی ہے لیکن وہ ہماری طرح آنکھ کی پُتلی سے نہیں بلکہ خُدائی (یعنی اللہ

1 ... تفریح الخاطر، صفحہ:46۔

www.dawateislami.net

پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے دیکھتا ہے، لہٰذا اسے وہ چیزیں بھی نظر آتی ہیں، جو ہمیں نظر نہیں آتیں، اس کی آنکھ کے سامنے کوئی دیوار، کوئی آڑ بلکہ سالوں کی دُوری بھی رُکاوٹ نہیں بنتی، وہ دُور و نزدیک سے یکساں دیکھتا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک آنکھ کی کرامت

بَہْجَۃُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک خادِم تھے؛ شیخ ابو عبد اللہ محمد ہَرْوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ اِن کا قَدْ چھوٹا تھا مگر حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ انہیں محمد طَوِیْل (یعنی لمبا) کہہ کر پُکارتے تھے۔ شیخ محمد ہَرْوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں نے عَرْض کیا: عالی جاہ! میرا قَدْ تو عام لوگوں سے چھوٹا ہے، آپ مجھے محمد طَوِیْل کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ تم طَوِیْلُ الْعُمْر ہو (تمہاری عمر لمبی ہو گی) اور تم طَوِیْلُ الْاَسْفَار بھی ہو (یعنی تم زِندگی میں بڑے لمبے لمبے سَفَر کرو گے)۔

راوِی کہتے ہیں: واقعی ایسا ہی ہوا؛ شیخ محمد ہَرْوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر 137 سال ہوئی اور آپ نے بڑے لمبے لمبے سَفَر کئے یہاں تک کہ کوہِ قاف تک بھی آپ کا جانا ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ نگاہِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! شیخ محمد ہَرْوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر کتنی لمبی ہو گی، آپ زِندگی میں کہاں کہاں جائیں گے، کتنے لمبے لمبے سَفَر کریں گے، نگاہِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کچھ پوشیدہ نہیں، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

نگاہِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تو کیا شان ہے؟ آپ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا | کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

1 ...بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، صفحہ: 113 تا 114 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

یعنی اللہ پاک کے تمام شہر میری نَظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ۔

اَوْلیائے کرام کے ہاتھوں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک حدیثِ قُدْسی میں مزید فرماتا ہے: وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِھَا میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔

یعنی وَلِیُ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہمارے ہاتھ جیسا ہی ہے، اُس میں بھی 5 ہی انگلیاں ہوتی ہیں، ایک ہتھیلی ہوتی ہے مگر اس کی طاقت خون اور گوشت سے نہیں ہوتی بلکہ اس میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت کام کرتی ہے۔

غوثِ پاک کے ہاتھ مبارک کی 2 کرامات

(1): شیخ شہابُ الدِّین سہروردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مشہور واقعہ ہے، آپ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ کلام کی کتابیں بہت پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز میرے ماموں مجھے بارگاہِ غوثیت میں لے گئے۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، میں نے اب تک عِلْمِ کلام کی جتنی کتابیں پڑھی تھیں، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ رکھتے ہی سب بھول گیا، پھر اس کے ساتھ ہی عِلْمِ لَدُنّی (یعنی خاص خُدائی عِلْم) میرے سینے میں بھر گیا۔[1] **(2):** شیخ ابو محمد مَحَلّی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے مِصْر سے بغداد حاضِر ہوا، چند دِن رکنے کے بعد واپس جانے لگا تو حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی انگلی مبارک میرے مُنہ میں ڈال دی اور فرمایا: اسے بار بار چوس لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کی برکت یہ ہوئی

1 ...بَھْجَۃُ الْاَسْرَار، صفحہ:70۔

www.dawateislami.net

کہ بغداد سے مِصر تک پُورے رستے میں مجھے بالکل بھوک محسوس نہ ہوئی۔[1]

اَوْلیائے کرام کے قدموں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے حدیثِ قُدْسی میں مزید فرمایا: وَرِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے۔

یہ وَلِیُ اللہ کے پاؤں کی شان ہے، اَوْلیائے کرام کے پاؤں بھی نِرالے ہوتے ہیں، بظاہِر دِکھنے میں ہمارے پاؤں جیسے ہی ہوتے ہیں مگر اِن میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت رکھ دی جاتی ہے، اب وہ گوشت پوست کے پاؤں سے نہیں بلکہ خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے چلتے ہیں۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاؤں کی کرامت

شیخ ابو حسن بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں رات بھر جاگتا رہتا تاکہ کسی وقت حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت بجالاؤں، ایک رات میں نے دیکھا: حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مکان سے باہر تشریف لائے، میں نے پانی کا لوٹا حاضر کیا، آپ نے ادھر توجہ نہ فرمائی اور دروازے کی طرف تشریف لے گئے، دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ تشریف لے چلے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شہر بغداد سے باہَر تشریف لے آئے، ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک شہر نظر آیا، میں نے وہ شہر پہلے نہیں دیکھا تھا۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس شہر میں داخل ہوئے اور ایک مکان میں تشریف لے گئے، وہاں 6 شخص بیٹھے تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کی تعظیم کی اور سلام عرض کیا، اس

1 ... تفریح الخاطر، صفحہ:66۔

www.dawateislami.net

مکان کے ایک کونے سے کچھ رونے اور کراہنے کی آواز آرہی تھی، تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہوگئی، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس مکان کے کونے میں جاکر ایک میّت کو کندھے پر رکھ کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک شخص کو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں پیش کیا گیا، اس کی مونچھیں بڑی بڑی، سَر ننگا تھا اور ظاہِری حلیے سے کوئی کافِر لگ رہا تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا، پھر اس کے سر اور مونچھوں کے بال کٹوائے، ٹوپی پہنائی اور محمد نام رکھا۔ پھر باقی 6 لوگ جو پہلے سے وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا: **ہم نے اُس ساتویں کی جگہ اس کو مُقَرَّر کیا۔**

یہ فرما کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باہر تشریف لائے، **پھر چند قدم ہی چلے تھے کہ بغداد پہنچ گئے۔** میں بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور میں مدرسے میں چلا گیا۔

میں حیران تھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ وہ شہر کون تھا؟ میّت کس کی تھی؟ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسے کلمہ پڑھایا؟ رات اسی فِکْر میں کٹ گئی۔

صبح کو جب میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے پڑھنے بیٹھا تو ہیبت کے مارے زبان نہ کھلی۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! پڑھتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! رات کا واقعہ کیا تھا؟ مجھے اس سے آگاہ فرمائیے! حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ (اِیران کا ایک شہر) نُہاوَندہ تھا اور وہ 6 شخص وقت کے اَبدال تھے اور جس کی تم نے کراہنے کی آواز سُنی وہ ساتویں اَبدال تھے، ان کی نزع کا وقت تھا، پھر ان کا انتقال ہوگیا۔ اور وہ شخص جسے میں نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک غیر

مسلم تھا، میں نے اسے مسلمان کر کے ساتویں ابدال کی جگہ مُقرر کر دیا۔ پھر فرمایا: اے ابو حسن! جب تک میں زندہ ہوں یہ واقعہ کسی سے نہ کہنا۔[1]

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی | بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم!
کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد | واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم!
ہو کرم! حسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی | نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم![2]

اَوْلیائے کرام کی دُعاؤں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رحمٰن و رحیم نے حدیثِ قدسی میں اَوْلیائے کرام کی شان بیان فرمائی، اس کے آخر میں اللہ پاک فرماتا ہے: وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیذَنَّهٗ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

معلوم ہوا: اَوْلیائے کرام کا بارگاہِ اِلٰہی میں یہ مقام ہے کہ وہ اللہ پاک سے دُعا کریں تو وہ قادِرِ وقیُّوم رَبّ اُن کی دُعا کو رَدّ نہیں فرماتا بلکہ قبولیت سے نواز دیتا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعاؤں کی شان

شیخ ابو مظفر اسماعیل بنی علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے باغ میں 2 کھجور کے درخت تھے، جو بالکل خشک تھے، 4 سال سے اِن پر پھل نہیں لگا تھا، میں اِنہیں کاٹنے کی سوچ رہا تھا، پھر یُوں ہوا: میری قسمت چمکی، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے باغ میں تشریف لائے،

1 ...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ:138۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

آپ نے ایک کھجور کی نیچے وُضو فرمایا، دوسری کے نیچے نَماز پڑھی، پھر مجھے دُعا دی: اللہ پاک تمہاری زمین، تمہارے دِرْہم، تمہارے پیمانے اور تمہارے مویشیوں میں برکت دے۔

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی یہ برکت ہوئی کہ ❁ اس سال میری آمدنی پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوئی ❁ میں ایک درہم خرچ کرتا تو کئی گُنا منافع ملتا ❁ میں نے گندم کی 100 بوریاں جمع کیں، ان میں سے 50 صدقہ کر دیں، باقی میں سے استعمال کرتا رہا، پھر گنتی کی تو وہ 100 کی 100 موجود تھیں، ❁ اِسی طرح میرے مویشی اِتنے ہو گئے کہ اِن کی گنتی نہیں ہوتی تھی اور آپ کی دُعا کی یہ برکت سالہا سال مجھے نصیب رہی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے ہماری پیر، پیرانِ پیر، پیرِ دَسْتْ گیر، حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نِرالی شان...!! ہم نے حدیثِ قدسی کی روشنی میں آپ کی شان و عظمت اور کرامات کا بیان سُنا۔ اب آیئے! آخر میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پسندیدہ اور سچے مریدوں کا ایک وَصْف سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اچھا مرید کون؟

حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِجَالِی فِی هَوَاجِرِهِمْ صِيَام | وَ فِی ظُلَمِ اللَّيَالِی كَالْلَآلِی

یعنی میرے سچّے، پکّے مرید وہ ہیں جو دوپہر کی سخت گرمی میں روزے سے ہوتے ہیں، میرے مرید رات کے اندھیرے میں روشنی کا چراغ ہوتے ہیں۔

هَوَاجِر: دوپہر کے وقت کی سخت گرمی کو کہتے ہیں۔ یعنی حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما

1 ... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 91۔

www.dawateislami.net

رہے ہیں: میرے سچّے، پکّے مرید وہ ہیں جو دوپہر کی سخت گرمی میں روزے سے ہوتے ہیں، مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ کہ جب گُناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے، شیطان گُناہوں کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے، نفسِ اَمّارہ خواہشات پر اُبھار رہا ہوتا ہے، میرے مرید اُس وقت بھی نفسانی خواہشات سے رُکے رہتے ہیں، گُناہوں کی طرف نہیں بڑھتے، گُناہوں کے اَسباب جتنے بھی جمع ہوں، ان پر ایک نگاہ تک نہیں ڈالتے، شیطان سے جنگ چھیڑ کر اسے شکست دے دیتے ہیں، نفس کی خواہشات کا گلا گھونٹ کر شریعت وسُنّت کے رستے پر چلتے چلے جاتے ہیں اور

وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی

یعنی میرے مرید رات کے اندھیرے میں روشنی کا چراغ ہوتے ہیں۔ جب مُعاشرے میں گُناہوں کا اندھیرا بڑھ رہا ہوتا ہے، بداَخلاقی، بے حیائی، فحاشی، ظُلم وستم، اور بے باکی کا اندھیرا چھا رہا ہوتا ہے تو میرے مرید ہدایت کا چراغ بن کر چمکتے ہیں، مُبَلِّغ بن کر اُٹھتے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہوئے مُعاشرے کے اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرید ہیں۔ ہم آپ کے سچّے، پکّے، اچھے مرید بنیں ❁ ہم خود بھی نیک بنیں، دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کریں ❁ خود بھی نفسانی خواہشات سے بچیں، دوسروں کو بھی نفس وشیطان کے چنگل سے چھڑانے کی کوشش کریں ❁ خود بھی گُناہوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی گُناہوں کی دَلْدَل سے نکالنے والے بنیں ❁ خُود بھی بااَخلاق وباکردار بنیں اور مُعاشرے میں بھی

اَخلاق و کردار کی روشنی پھیلائیں۔

نِقاب اپنے رُخ سے اٹھا غوثِ اعظم! مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم!
سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم!
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم!
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم!
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم!
جو دَیں راہِ مولا میں بارہ مہینے انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم!
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم! (1)

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں **مدنی انعامات** کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی یہ نیک کام کرنے کی کوشش کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی آج کے اس پُر فتن دور میں ہدایت کا روشن چراغ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرتی اور دُنیا بھر میں سنتوں کا ڈنکا بجاتی ہے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کام بھی دِل لگا کر کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اَولیائے کرام کی محبّت بھی ملے گی، غوث و خواجہ اور رضا کا فیضان بھی نصیب ہو گا، اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا بھی سَنْوَر جائے گی اور آخرت میں بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام **مدنی قافلہ** بھی

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:550۔

ہے۔ الحمدللہ! 3 دِن، 12 دِن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے مدنی قافلے وقتاً فوقتاً سَفَر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی مدنی قافلوں کے مُسافِر بنیئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اَخلاق سَنْوریں گے، نیکیوں کا رجحان بڑھے گا، عشقِ رسول کی دولت نصیب ہو گی اور زِندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی بہار سنتے ہیں:

دِل کی حالت تبدیل ہو گئی

فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، بدنگاہی جیسے گُناہ میرے معمول کا حِصّہ تھے، میں نے مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا جس کے بَل پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا، ہر نئے فیشن (Fashion) کو اپنانا میرا شوق تھا، آہ! نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر رحمت کا دَر کھلا اور میری قسمت یوں چمکی کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا، اپنے گناہوں پر شرمندگی ہوئی، میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا، دِل کی حالت تبدیل ہو گئی، میں نے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں زندگی گزارنے لگا۔

دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے | آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے | اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو[1]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 669-672۔

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام اوقاتِ نماز (*Prayer Times*) جاری کی ہے ❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کئے جاسکتے ہیں ❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل ❁ اذکار (روحانی علاج) ❁ مدنی چینل ریڈیو ❁ نماز کے اوقات میں موبائل کو سائلنٹ (*Silent*) کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ ❁ اس ایپلی کیشن میں اب ایک نئے فیچر کا بھی اِضافہ کر دیا گیا ہے، وہ یہ کہ اب اس ایپلی کیشن میں روزانہ ایک آیتِ کریمہ، ایک حدیث شریف اور ایک فتویٰ بھی دیا جاتا ہے، جسے پڑھ کر ہم اپنے عِلْم میں اِضافہ کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون (عطیات مہم) کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (*Boys & Girls*) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 6121 (6 ہزار 121) مدرسۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 2،70،112 (2 لاکھ 70 ہزار 112) بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ

کی مفت تعلیم دی جارہی ہے ❁ نابینا بچوں کے لئے بھی الگ سے مدرسۃ المدینہ قائم ہیں۔ آغاز سے اب تک تقریباً940، 39، 4 (4لاکھ 39 ہزار 940) نے ناظرہ اور حفظِ قرآن مکمل کیا ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم وعالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً1309 (1 ہزار 309) جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 402، 17، 1 (1لاکھ 17 ہزار 402) طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم و عالِمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس) مفت کروایا جارہا ہے۔ اب تک تقریباً117، 16 (16 ہزار 117) عالِم و عالمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس مکمل کر چکے ہیں۔ لاکھوں حافظ، قاری، امام، مبلغ، مُعَلِّم، عالِم و مفتی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ امّت اور کردار سازی کا کام جاری ہے ❁ درجن سے زیادہ دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ❁ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Canter) میں مختلف موضوعات پر سینکڑوں دینی کتابیں چھاپی جا چکی ہیں ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز، گرلز) قائم ہیں جس کے ذریعے آن لائن عالِم کورس، قرآنِ پاک (حفظ وناظرہ) پڑھایا جاتا ہے، 30 سے زائد آن لائن کورسز کے ذریعے 77 ممالک (Countries) میں لوگوں کو گھر بیٹھے علمِ دین کی روشنی پہنچائی جارہی ہے ❁ "مدنی چینل" کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جارہی ہے۔

13 نومبر 2022ء بروز اِتوار ٹیلی تھون (یعنی عطیات مہم کا سلسلہ) ہونے جارہا ہے، آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! **خدمتِ دین کے تمام شعبہ جات کے جملہ اخراجات کے لئے دعوتِ اسلامی ٹرسٹ سے تعاون فرمائیں۔**

ایک یُونٹ:10 ہزار کا ہے۔ جو ایک یُونٹ دے سکتے ہیں، وہ ایک دیں، جو 12 دے سکتے ہیں، وہ 12 دیں، جس کی جتنی ہمّت، جس کو جتنی توفیق۔ بہر حال! ٹیلی تھون میں حِصّہ ضرور شامِل کیجئے! راہِ خُدا میں خرچ کرنا اَہلِ تقویٰ کے بنیادی اَوصاف میں سے ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِۛ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو!

یعنی راہِ خُدا میں خرچ کرنا بند کر کے یا کم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو![1]

معلوم ہوا: راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ ہم اگر دِین کی مالی خِدمت چھوڑ دیں گے تو مسجدیں کیسے بن سکیں گی؟ لاکھوں حُفّاظ کیسے تیار ہو پائیں گے؟ ہزاروں عُلماء، 80 سے زائد دِینی شعبے کیسے کام کر پائیں گے؟ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بناؤ تحریک** بھی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بھرو تحریک** بھی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی **ایمان بچاؤ تحریک** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی ہماری نسلوں کو بچا رہی ہے، گھر گھر میں نیکی کی دعوت پہنچا کر گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا رہی ہے۔ ہم دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا فائدہ ہمیں، ہماری نسلوں کو ہی ہو گا۔ لہٰذا ہمّت کیجئے! دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کیجئے! دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خِدمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:195، جلد:1، صفحہ:309۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا کرنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! دعا مانگنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دعائیں مانگا کرتے تھے بعض مُحَدِّثین نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک دُعاؤں کے متعلق پُوری پُوری کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً کھانا کھانے کی دُعا، پانی پینے کی دُعا، سوتے وقت کی دُعا، نیند سے اُٹھ کر پڑھنے کی دُعا، دُودھ

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...مسند ابی یعلی، جلد:2، صفحہ:123، حدیث:1812۔

پینے کی دُعا، کپڑا پہننے کی دُعا۔ غرض ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روز مرَّہ کے کاموں سے پہلے بھی دُعائیں پڑھا کرتے تھے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کَثْرت سے مانگا کرتے تھے:[1]

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

(پارہ:2، سورۂ بقرہ:201)

ترجمہ کنزُ الایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھی بھلائی دے۔

روز مرَّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سورہ**، صفحہ:182 تا 227۔ پڑھ لیجئے، مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے
لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بخاری، کتاب: الدعوات، صفحہ:1574، حدیث:6389۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671۔

www.dawateislami.net

غوثِ پاک اور اِصلاحِ اُمّت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...بیٹا! تم بے وُضو تھے
- ...مؤمن کی فراست کا کمال
- ...غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف
- ...توکُّل بڑھانے کا روحانی وظیفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان بھی حاضِر تھے، محفلِ نُور سجی ہوئی تھی، اتنے میں ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حاضِر ہوئے، عرض کیا: یَارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ؟ اللّٰہ پاک کا زیادہ قُرب دِلانے والا عمل کونسا ہے؟ فرمایا: صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ سچی بات کہنا اور امانت ادا کرنا۔ عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! زِدْنَا یعنی مزید اَعمال اِرشاد فرما دیجئے! فرمایا: صَلَاةُ اللَّیْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ یعنی رات کو نماز پڑھنا اور گرمی میں روزے رکھنا (اللّٰہ پاک کا قرب دِلانے والے اعمال ہیں)۔ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پھر عرض کیا: زِدْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے! فرمایا: كَثْرَةُ الذِّكْرِ اللّٰہ پاک کا ذِکْر کثرت سے کرنا بھی قُربِ خُدا دِلانے والا عمل ہے، مزید فرمایا: وَالصَّلَاةُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ اور مجھ پر درود شریف پڑھنا (قربِ اِلٰہی دِلانے والا عمل بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ) فقر و فاقہ کو دُور بھی کر دیتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم | ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں | تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام[2]

1 ...مسالک الحفاء، المطلب الخامس، الفصل الثانی فی فوائد الصلاۃ علی النبی...الخ، صفحہ:178۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:604۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں 6 اَعْمال کا ذِکْر ہوا (1): سچ بولنا (2): امانت ادا کرنا (3): رات کو نماز پڑھنا (4): گرمی میں روزے رکھنا (5): کَثْرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کرنا اور (6): رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا، یہ 6 اعمال اللہ پاک کا قُرْب دِلانے والے ہیں اور سُبْحٰنَ اللہ! دُرُوْدِ پاک کی فضیلت کیا بیان ہوئی؟ یہ وہ پیارا پیارا عمل ہے کہ اللہ پاک کا قرب بھی دِلاتا ہے اور فقر و فاقہ، غربت و تنگدستی (*Poverty*) اور بے روزگاری سے نجات بھی دلاتا ہے۔

آج کل مہنگائی (*Inflation*) ویسے زوروں پر ہے، غریب کیا، اب تو امیر بھی پریشان ہیں، کوئی بات نہیں، مشکلات انسانوں پر ہی آیا کرتی ہیں، پریشان ہونا چھوڑیئے! گلیوں بازاروں میں، دوست احباب (*Friends*) کی بیٹھک میں مہنگائی کا دُکھ رونا چھوڑیئے! دُرُودِ پاک پڑھا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گُناہ بھی معاف ہوں گے، دِل بھی پاک ہو گا، اللہ پاک کا قرب بھی ملے گا، آخرت بھی سنورے گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! غربت، تنگدستی، بے روزگاری سے بھی نجات نصیب ہو جائے گی۔

اے دِینِ حق کے رَہبر تم پر سلام ہر دَم
میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دَم
دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دَم[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 168 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! مثلاً ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے پیر، پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بلند رُتبہ ولیِ کامِل ہیں، آپ کی تعلیمات کیا ہیں؟ آپ نے دِین کی خِدمت کس انداز میں کی؟ آپ کس طرح لوگوں کے ظاہِر و باطِن کی اِصلاح فرمایا کرتے تھے؟ آج اس تعلق سے کچھ باتیں اور حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے واقعات وغیرہ ہم سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے، اس سے پہلے آیئے! 11 ویں شریف کے تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

گیارہویں کی محفل میں شیر خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آمد

بَرِّ صغیر (پاک و ہند) کی بہت ہی معروف و مشہور، معتبر شخصیت، اپنے وقت کے ولیِ کامِل، عالِمِ باعمل حضرت شاہ وَلِیُّ اللّٰہ محدِّث دہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (جو بہت بڑے ولیِ کامِل ہیں، آپ) فرماتے ہیں: ایک دِن میں سویا ہوا

1 ... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، صفحہ: 56، حدیث: 1۔

www.dawateislami.net

تھا، میں نے خواب دیکھا، ایک صحرا ہے، اس میں ایک بڑا سا چبوترہ ہے اور بہت سارے اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم اس چبوترے پر مُراقبہ کی حالت میں (یعنی آنکھیں بند کئے، اللہ پاک کی یاد میں گم) بیٹھے ہیں، اس حلقے کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند اور حضرت خواجہ جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہما تشریف فرما ہیں۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر بھی عجیب کیفیت طاری تھی، آپ ہر چیز سے بے خبر رَبِّ کریم کی یاد میں گم تھے۔ میں نے کسی سے پوچھا: یہ سب اَوْلیائے کرام یہاں کیوں جمع ہیں؟ بتایا گیا: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لا رہے ہیں، سب ان کے استقبال کے لئے حاضِر ہیں۔ ابھی کچھ ہی دَیر گزری تھی کہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لے آئے، آپ کے ساتھ کوئی تھا، آپ نے اس کا ہاتھ بڑے پیار سے پکڑ رکھا تھا، پوچھنے پر بتایا گیا: حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ یہ جو شخصیت ہیں، یہ کوئی اور نہیں بلکہ **خَیْرُ التَّابِعِین** (یعنی تابعین میں بلند رُتبہ رکھنے والے، عظیم عاشقِ رسول) حضرت اُویس قَرَنی رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس جگہ ایک خوبصورت اور نُور سے جگمگاتا ہوا کمرہ تھا، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت اویس قَرَنی رَضِیَ اللہُ عنہما اس کمرے میں تشریف لے گئے۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا: آج حضور **غَوْثُ الثَّقَلَیْن** (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مددگار) (شیخ عبد القادر جیلانی) رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عرسِ پاک یعنی بڑی گیارہویں شریف ہے، اس تقریب میں شرکت کے لئے ہی حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت اویس قَرَنی رَضِیَ اللہُ عنہما تشریف لائے ہیں۔[1]

گُلِ بُوستانِ نبی غوثِ اعظم | مہِ آسمانِ علی غوثِ اعظم

1 ... کلماتِ طیبات، صفحہ:77۔

www.dawateislami.net

تُو وہ گل ہے باغِ حسین و حسن کا | کہ بُو تیری سب میں بسی غوثِ اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پر | کہ ہیں والیِ ہر وَلی غوثِ اعظم

پیارے اسلامی بھائیو! آج الحمد للہ! بڑی گیارہویں شریف (یعنی ربیع الآخر کی 11 ویں رات) ہے۔ الحمد للہ! اس رات کو دُنیا بھر میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذِکرِ خیر کی محافِل سجتی ہیں، عاشقانِ غوثِ اعظم دُھوم دھام سے گیارہویں شریف مناتے، ذِکرِ غوثِ پاک کر کے ایمان کو تازگی بخشتے اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے لنگر وغیرہ کا اہتمام کر کے خوب ایصالِ ثواب کرتے اور اس کی برکتیں لُوٹتے ہیں اور دیکھئے! کیسی کرم کی بات ہے، دو بلند رُتبہ اَوْلیائے کرام حضرت شاہ ولیُّ اللہ مُحدِّث دہلوی اور حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رَحمۃُ اللہِ علیہما نے گواہی دی کہ گیارہویں شریف کی محفل میں بڑے بڑے اَوْلیائے کرام اور شہنشاہِ وِلایت حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ اور ان کے ساتھ عظیم عاشقِ رسول حضرت اویس قرنی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی تشریف لائے۔

گیارہویں شریف کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی گیارہویں شریف کا اہتمام لازمی طور پر کرنا چاہئے، گیارہویں شریف کیا ہے؟ اِیصالِ ثواب ہے اور اِیصالِ ثواب کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ صحابیِ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: ہم اپنے فوت شدگان کے لئے دُعائیں اور ان کی طرف سے صدقہ و خیرات وغیرہ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اُن کو پہنچتی ہیں؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک یہ چیزیں فوت شدگان کو پہنچتی ہیں وَ یَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ

www.dawateislami.net

بِالْهَدِيَّةِ یعنی جیسے تم تحفہ ملنے سے خوش ہوتے ہو، ایسے ہی فوت شدگان اس (ایصالِ ثواب) سے خُوش ہوتے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ غوثِ پاک! ہم گیارہویں شریف کا اہتمام کریں، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے ایصالِ ثواب کریں، اس سے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہم سے خوش ہو جائیں تو ہمیں اَور کیا چاہئے...!!

رکھتا ہے جو غوثِ اعظم سے نیاز | ہوتا ہے خوش اس سے مولیٰ بے نیاز[2]

مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو مُقرَّر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دُکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی بَرَکت ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کبھی پریشان حال نہ ہو گا۔ خود میں اس کا پابند ہوں اور اللہ پاک کے فضل سے اس کی بے شمار خوبیاں پاتا ہوں۔[3]

ہوں گی آساں ساری تیری مشکلیں | صدقِ دِل سے غوث کی کر دے نیاز
ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں | اس لئے افضل ہے اس میں دے نیاز
ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ | جو میسر ہو اسی پر دے نیاز[4]

الحمد للہ! عاشقِ غوثِ پاک شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید بھی ہیں اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے پناہ محبّت بھی رکھتے

1 ...عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ...الخ، جلد:6، صفحہ:305، تحت الحدیث:1388۔
2 ...قبالہ بخشش، صفحہ:142۔
3 ...اسلامی زندگی، صفحہ:132 خلاصۃً۔
4 ...قبالہ بخشش، صفحہ:142۔

www.dawateislami.net

ہیں، آپ کا برسوں سے معمول ہے کہ ہر اسلامی مہینے کی 11 ویں شب کو گیارہویں شریف کی نیاز کا اہتمام فرماتے ہیں اور اس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ ہر عاشقِ رسول پابندی کے ساتھ ہر ماہ گیارہویں شریف کا اہتمام کیا کرے۔ کاش! ہم عاشقانِ غوثِ پاک کو اس کی توفیق ملے اور ہر ماہ پابندی کے ساتھ گیارہویں شریف کی نیاز دِلانے کا اہتمام کرلیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اے جمیلِ قادری ہشیار باش | عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز[1]

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

الحمد للہ! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ حسنی حسینی سَیِّد ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبدُ القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلَین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں ❁ حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جِیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا | اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا[2]

گیارہویں والا پیر کہنے کا سبب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عام طَور پر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو **گیارہویں**

1 ...قبالہ بخشش، صفحہ:142۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:19۔

والا پیر کہتے ہیں، ویسے بھی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کی محافِل کو گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں، مثلاً ❁ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِصال 11 ربیعُ الآخر ہے، اس لئے آپ کو گیارہویں والا پیر کہتے ہیں ❁ حُضُور **غوثِ** پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب 11 واسطوں سے امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ تک پہنچتا ہے[1] ❁ آپ کا شجرۂ طریقت (یعنی آپ کے پیر صاحِب، پھر ان کے پیر صاحِب، پھر اُن کی پیر صاحِب یوں جو لڑی ہے، یہ شجرہ شریف بھی) 11 واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ تک پہنچتا ہے ❁ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب **جَاءَ الْحَق** میں اس کا ایک اور بہت پیارا اور ایمان افروز سبب لکھا ہے۔ لکھتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 12 وِیں شریف یعنی سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف بہت پابندی سے کیا کرتے تھے، ایک روز رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: **عَبدُ القادِر! تم نے ہمیں 12 وِیں سے یاد کیا، ہم تمہیں 11 وِیں دیتے ہیں۔** چونکہ یہ سرکاری عطیہ ہے، اس لئے تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ الحمدللہ! صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اب تک غُلامانِ غوثِ اعظم ربیع الآخر میں خصوصاً اور اس کے عِلاوہ ہر اسلامی مہینے کی 11 تاریخ کو ذوق و شوق کے ساتھ 11 وِیں شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔[2]

تیرے جد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم | ملی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم
تجھے سب نے جانا، تجھے سب نے مانا | تری سب میں دُھومیں مچیں غوثِ اعظم[3]

1 ...زبدۃ الآثار، ذکر نسبہ وصفتہ، صفحہ:35-36۔
2 ...جاء الحق، صفحہ:220 خلاصۃً۔
3 ...قبالہ بخشش، صفحہ:166۔

www.dawateislami.net

غوثِ پاک اور اِصلاحِ اُمّت

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات اور آپ کی دِینی خدمات کے تعلق سے کچھ باتیں سننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں:

بیٹا! تم بے وُضُو تھے

شیخ اَبُو الْفَرَج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عاشِقِ غوثِ پاک ہیں، آپ کو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زمانۂ مُبارَک نصیب ہوا، زیارت کا بھی شَرَف مِلا اور حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عقیدت و محبت بھی عطا ہوئی۔ شیخ ابُو الْفَرَج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے حُضُور غوثِ پاک شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے کے قریب سے گزرنے کی سَعادت ملی، یہ عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں مسجد میں تکبیر کہی جارہی تھی، میں نے موقع غنیمت سمجھا کہ ایک تو نمازِ عصر باجماعت پڑھ لوں گا اور ساتھ ہی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت بھی نصیب ہو جائے گی، چنانچہ میں جلدی سے مسجد میں داخِل ہوا، میرا خیال تھا کہ میں باوُضُو ہوں، چنانچہ میں جلدی سے جماعت میں شامِل ہو گیا، حُضُور غوثِ پاک شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اقتدا میں نماز پڑھی، جب نماز سے فارِغ ہوئے تو دِلوں کے حال سے باخبر، بُھولے بھٹکوں کے رَہبر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا: اَیْ بُنَیَّ! اے بیٹے! اَلْغَفْلَةُ شَامِلَةٌ لَّكَ غفلت (Heedlessness) نے تمہیں گھیر لیا، قَدْ صَلَّيْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ تم نے بغیر وُضُو کئے ہی نماز پڑھ لی ہے۔[1]

قطبِ اَبدال بھی ہے محورِ ارشاد بھی ہے | مرکز دائرۂ سِرّ بھی ہے عبدالقادر

1 ... القلائد الجواہر، صفحہ: 30 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

اس کے فرمان ہی سب شارح حکم شارع | مظہرِ ناہی و آمر بھی ہے عبد القادر

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عَبْدُالقادِر ہیں یعنی قُدْرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، آپ قطب وابدال کے مرتبہ پر فائض ہیں اور راہِ راست دکھانے اور اَسْرار کے دائرئ کا مرکز بھی ہیں، آپ کے ارشادات پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کی تشریح ہیں اور آپ کا کلام حکمِ خداوندی کے مُطابِق ہوتا ہے۔

مؤمن کی فراست کا کمال

پیارے اسلامی بھائیو! کیا شان ہے میرے پیر، پیروں کے پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُالقادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...!! شیخ اَبُوالْفَرَج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے غلطی سے بے وُضو نماز پڑھ لی تھی، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے عِلْمِ باطِن اور نُورِ بصیرت سے جان لیا کہ انہوں نے بغیر وُضُو کے نماز پڑھ لی ہے۔ یہ اَولیائے کِرام کی بلند شانیں ہیں، اللہ پاک اپنے نبیوں کے صدقے میں انہیں بھی چھپی باتوں کا عِلْم عطا فرماتا ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه یعنی مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔[1]

فراست ایک نُور ہے جو اللہ پاک بندے کے دِل میں رکھ دیتا ہے۔[2] علّامہ مُناوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **حدیثِ پاک** کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ نُور جو اللہ پاک کامِل مؤمن کے دِل میں رکھ دیتا ہے، اس سے بندے کا دِل چمک کر شیشے کی طرح ہو جاتا ہے (جس میں ہر چیز صاف دِکھائی دیتی ہے)، لہٰذا اس نُور کی برکت سے بندہ پوشیدہ (Hidden) باتوں سے

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الحجر، صفحہ:722، حدیث:3127۔
2 ...لمعات التنقیح، کتاب الصلاۃ، باب مالا یجوز من العمل...الخ، جلد:3، صفحہ:113، تحت الحدیث:978۔

www.dawateislami.net

خبر دار اور رازوں (Secrets) کو دیکھنے والا بن جاتا ہے۔[1]

تم میرے لئے شیشے کی طرح ہو

الحمد للہ! ہمارے پیر حُضُور شیخ عَبْدُ القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کامِل مؤمن ہی نہیں بلکہ کاملوں کے بھی اِمام ہیں، پیروں کے پیر ہیں۔ آپ کو بھی رَبِّ کریم نے نُورِ فراست عطا فرمایا، آپ کی تو کیا ہی شان ہے۔ آپ خُود فرماتے ہیں: اے لوگو! اگر میری زبان پر شریعت کی رَوک نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم گھروں میں کھاتے ہو اور جو بچا کر رکھ آتے ہو، اَنْتُمْ بَیْنَ یَدَیَّ کَالْقَوَارِیْرِ یُرٰی مَا فِیْ بُوَاطِنِکُمْ وَ ظَوَاھِرُکُمْ تم میرے سامنے شیشے کی بوتل کی طرح ہو، تمہارا ظاہر باطن سب کچھ نظر آتا ہے۔[2]

بندہ قادِر کا بھی، قادر بھی ہے عَبْدُالقادِر
سِرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عَبْدُالقادِر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ ملّت بھی ہے
عِلْمِ اَسْرار سے ماہِر بھی ہے عَبْدُالقادِر
ذی تَصَرُّف بھی ہے مَاذُوْن بھی مختار بھی ہے
کارِ عالَم کا مُدَبِّر بھی ہے عَبْدُالقادِر[3]

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عَبْدُ القادِر ہیں یعنی قُدرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدرت عطا فرمائی ہے، آپ ظاہِر و باطِن کے رازدار ہیں، شریعت کے مفتی بھی ہیں، مِلَّت کے قاضی بھی ہیں، باطنی عُلُوم کے ماہِر بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں، آپ کو زمانے کی تَدْبِیر کی اجازت بھی عطا کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...فیض القدیر، جلد:1، صفحہ:185-186، تحت الحدیث:151 ملتقطاً۔
2 ...بھجۃُ الْاَسْرَار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ...الخ، صفحہ:55۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:69 ملتقطاً۔

انفرادی طَور پر سمجھایا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے واقعہ سُنا، شیخ ابُو الفَرَج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بُھول ہوئی، آپ نے بے خیالی میں وُضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لی، اس پر ہمارے پیر، شیخ عَبْدُ القَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً آپ کی اِصلاح فرمائی اور بتادیا کہ تمہارا وُضو نہیں تھا۔

اس سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ (Passion) بھی معلوم ہوتا ہے ❁ آپ الحمدللہ! بیانات بھی فرمایا کرتے تھے ❁ بڑے بڑے اجتماعات میں پُر اَثَر بیان کرکے لوگوں کی زندگیاں بھی بدل دیا کرتے تھے ❁ مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ انفرادی طَور پر (Individually) بھی لوگوں کو سمجھا کر اُن کی اِصلاح کا سامان کیا کرتے تھے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے! عام طور پر اجتماعی نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوتا ہی رہتا ہے، مبلغین بیانات کرتے ہیں، دَرْس دیتے ہیں، سوشل میڈیا اور ٹی وی چینلز کے ذریعے بھی لوگ دوسروں تک نیکی کی باتیں پہنچا رہے ہوتے ہیں **مگر انفرادی طَور پر کسی کو غلطی کرتے دیکھا تو اسے سمجھانے، نیکی کی دعوت دینے، اس کی اِصلاح کا سامان کرنے میں بہت کمی دیکھی جاتی ہے۔** انفرادی طَور پر سمجھانے میں عموماً ہمت نہیں پڑتی، دَرْس و بیان کرنے کی نسبت اس میں جھجک (Hesitation) زیادہ ہوتی ہے مگر اجتماعی (Combined) نیکی کی دعوت کی نسبت انفرادی طَور پر سمجھانے کی ضَرورت بھی زیادہ ہے، اہمیت (Importance) بھی زیادہ ہے اور اس کے فائدے (Benefits) بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ شرعی مسئلہ ہمیشہ یاد رکھئے! اگر ہم نے کسی کو کوئی گُناہ کا کام کرتے دیکھا اور

ہمارا غالِب گمان ہے کہ میں اسے سمجھاؤں گا تو یہ سمجھ جائے گا، ایسی صُورت میں اسے سمجھانا واجِب ہو جاتا ہے۔[1]

لہٰذا انفرادی طَور پر لوگوں کو سمجھانے کی عادَت (Habit) بنایئے! ❁ کسی کو نماز میں غلطی کرتے دیکھ لیا ❁ کسی کو وُضو میں غلطی کرتے دیکھ لیا ❁ کسی کی دُکان پر گئے، اس نے گانے (Songs) چلا رکھے تھے ❁ کسی کو غیبت کرتے ❁ چغلی کھاتے دیکھ لیا ❁ گالیاں بکتے دیکھ یا سُن لیا، اگر یہ خیال جمتا ہے کہ میں اسے سمجھاؤں گا تو سمجھ جائے گا، ایسی صُورت میں ❁ موقع کی مناسبت سے ❁ حکمتِ عملی (Strategy) کے ساتھ ❁ پیار محبّت کے ساتھ اسے سمجھا کر نیکی کی دعوت کا ثواب کمانے میں ہر گز سستی (Laziness) نہیں کرنی چاہئے۔ میرے اور آپ کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر (Better) ہے۔[2] حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: جنّتُ الفردوس خاص اس شخص کے لئے ہے جو نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔[3]

اللہ پاک ہمیں خوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ یقین مانیے! اگر ہم یہ انداز اختیار کر لیں، سمجھنے سمجھانے والے، سیکھنے سکھانے والے، اِصلاح کرنے اور اِصلاح قبول فرمانے والے بن جائیں تو ہمارا معاشرہ مثالی معاشرہ (Ideal Society) بن جائے گا۔ اللہ پاک عمل کا جذبہ نصیب کرے۔

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:615، حصہ:16 بتغیر قلیل۔
2 ... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب دعاء النبی الی الاسلام... الخ، صفحہ:758، حدیث:2942۔
3 ... تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، ومن اخلاقہم امرہم بالمعروف... الخ، صفحہ:201۔

میں کی دعوت کی دھومیں مچا دُوں | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مُحْیُ الدِّیْن ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! 5 وِیں صدی ہجری یعنی جس دور میں حُضُور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُ القَادِر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تشریف آوری ہوئی، اس وقت اُمَّتِ مسلمہ کئی آزمائشوں کا شکار تھی، مسلمانوں کے عقائد و نظریات پر حملے کئے جارہے تھے، بدمذہبی پھیل رہی تھی، مسلمانوں کے اَخلاق و کردار کو مَجْرُوح کیا جارہا تھا، کافِر سازشیں (Conspiracies) رَچا رہے تھے، اُندُلس (موجودہ اسپین) میں مُسْلِم حکومت دم توڑ رہی تھی، مِصر (Egypt) میں کُفّار کا قبضہ ہو چکا تھا اور عراق میں حَسَن صبّاح (نامی مُنافق اور انتہائی سَفّاک شخص) کی تنظیم قتل و غارت (Massacre) اور لوٹ مار مچا رہی تھی اور بغداد شریف جو اس وقت دَارُ الخِلافہ (Capital) تھا، یہاں کے حالات ایسے تھے کہ کہا جاتا تھا:

قَارُوْنُ لَوْ حَلَّ بِھَا | جَازَتْ عَلَیْہِ الصَّدَقَۃُ

یعنی قارُون جیسا امیر کبیر شخص بھی اگر بغداد میں رہائش اختیار کرے تو (وہاں کے حالات، مہنگائی اور اخراجات کی وجہ سے اتنا کنگال ہو جائے گا کہ) اس کو بھی زکوٰۃ لگ سکے گی۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایسے نازُک حالات میں دِین کی خِدْمت کی، اُمّتِ مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا، دِین کی اَصْل تعلیمات کو زِندہ کیا اور مسلمانوں کے اَخلاق و کردار میں قرآن و سُنّت اور دینی تعلیمات کا نُور بھر دیا۔ آپ کی انہی خدمات کی

وجہ سے آپ کو مُحْیُ الدِّیْن (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) کہا جاتا ہے۔

تُو حسینی حَسَنی کیوں نہ مُحْیُ الدِّیْن ہو | اے خِضر مَجمَعِ بَحرَیْن ہے چشمہ تیرا[1]

مُحْیُ الدِّین لقب کیسے مِلا...؟

حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ (Friday) کا دِن تھا، میں سفر سے واپس آرہا تھا، راستے میں ایک جگہ میں نے بہت ہی کمزور (Weak) شخص کو دیکھا، اس نے مجھے سلام کیا، میں نے جواب دیا، وہ شخص بولا: مجھے اُٹھاؤ! میں نے اسے اُٹھا کر بٹھایا تو اچانک اس کا چہرہ بارونق اور جسم تروتازہ ہوگیا۔ میں حیران ہوا، اس پر وہ بولا: حیرت کی بات نہیں ہے، میں (آپ کے نانا جان حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا) دِین ہوں، (لوگوں کی بے رغبتی اور بے عملی کے سبب) میں کمزور ہو رہا تھا، اللہ پاک نے آپ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی، آپ مُحْیُ الدِّین ہیں۔ اس کے بعد جب میں بغداد پہنچا، نمازِ جمعہ ادا کی تو لوگ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور یَا مُحْیَ الدِّیْن پکارتے ہوئے میرے ہاتھ چومنے لگے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُحْیُ الدِّیْن ہیں، یعنی لوگوں میں بے عملی بڑھ رہی تھی، بدمذہبی زور پکڑ رہی تھی، لوگ دِین سے دُور ہو رہے تھے، سنتوں کو چھوڑ کر فیشن (Fashion) کی طرف بھاگ رہے تھے، نمازوں کا جذبہ کم پڑ رہا تھا، مال و دولت کی محبّت، منصب، عہدے اور تاج و تخت کی لالچ دِل میں گھر کر رہی تھی، ایسے حالات میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِصلاحِ اُمّت کا بیڑا اُٹھایا اور

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:19 ملتقطاً۔
2 ...بہجۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا...الخ، صفحہ:109 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

دِن رات محنت کر کے دِین کو دوبارہ زندہ فرمادیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی برکت سے لاکھوں کروڑوں لوگوں کی اِصلاح(*Refinement*) ہوئی، چور آئے، توبہ کر کے وِلایت کے بلند درجے پر پہنچے، شرابی، بے حیا، بد اخلاق، گمراہ، بدمذہب، یہاں تک کہ غیر مسلم بھی آپ کے ہاتھ مُبارَک پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا کرتے تھے۔ کسی عاشِقِ غوثِ اعظم نے لکھا ہے:

بِمَقْدَمِهٖ اَنْهَلَ السَّحَابُ وَ اعْشَبَ الْعِرَاقُ | وَ زَالَ الْغَيُّ وَ اتَّضَحَ الرُّشْدُ[1]

مفہوم: آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے آنے سے (رحمت کے) بادلوں نے سیراب کر دیا اور عراق شہر سرسبز ہو گیا، اور گمراہی جاتی رہی اور ہدایت ظاہر ہو گئی۔

بد اَخلاق لڑکے نے توبہ کرلی

حضرت ابُو حَسَن قَوّاس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک روز میں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حل(*Solution*) کے لئے دُعا کروانے کا ارادہ(*Intention*) رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا، اکثر ناپاک رہتا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جارہے تھے کہ اتفاق سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے راستے ہی میں ملاقات ہو گئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کر کے آپ کے ہاتھ مبارَک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہاتھ

[1] ...بهجة الأسرار، ذكر علمه وتسمية بعض شيوخه رضی اللہ عنہ، صفحہ:202۔

www.dawateislami.net

کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھا تو حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ مبارک ہٹا لیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے توبہ کی، پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے ہاتھ ملایا۔[1]

بد مذہبوں نے توبہ کرلی

شیخ اَبُو الْحَسَن قَرَشی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 559 ہجری کا واقعہ ہے کہ بد مذہبوں کی ایک بڑی جماعت حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئی، اُن کے پاس 2 ٹوکرے تھے، جن کا منہ بند تھا، اُن بد مذہبوں نے سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: بتایئے! ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بصیرت (یعنی باطنی نِگاہ، دِل کے نُور) سے جان لیا اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں ایک مَعْذور (Disable) بچہ ہے۔ پھر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے حضرت عَبْدُ الرَّزَّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اس ٹوکرے (Basket) کا منہ کھولو! ٹوکرے کا منہ کھولا گیا تو اُس میں واقعی معذور بچہ تھا، سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس بچے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ! اللہ پاک کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ...! اتنا فرمانا تھا کہ اُس بچے کی معذوری (Disability) ٹھیک ہو گئی اور وہ صحیح سلامت اُٹھ کر کھڑا ہو گیا، اب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس میں تندرست (Healthy) بچہ ہے۔ جب ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں واقعی تندرست بچہ تھا، شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

---

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ: 32 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

یہ زِندہ کرامت دیکھ کر اُن تمام کے تمام بدمذہبوں نے اپنے بُرے عقائد سے توبہ کی اور سچے عاشِقانِ رسول بن گئے۔[1]

لینے شفائے کاملہ دربار میں اے کامل | بیمارِ عصیاں آگیا بغداد والے مرشد
ایمان اس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے | ہے سلسلے میں آ گیا بغداد والے مرشد
کیوں نَزع وقبر وحشر کا ڈر اَب مُریدوں کو ہو | تو "لاتَخَف" سنا گیا بغداد والے مرشد[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواب میں بھی نیکی کی دعوت

فُتُوحُ الغیب جو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب (**Book**) ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں: ایک روز میں سویا ہوا تھا، میں نے خواب (**Dream**) دیکھا کہ کسی مسجد میں ہوں، وہاں بہت سارے لوگ جمع ہیں، میں نے دِل ہی دِل میں سوچا؛ کاش! یہاں فُلاں نیک بندہ ہوتا، وہ ان لوگوں کو دِین واَدَب سکھاتا...!! اتنا سوچنے کے بعد میں نے ایک نیک شخص کو اشارہ کیا، میرا اشارہ پاتے ہی وہ سب لوگ میرے گرد جمع ہو گئے، ان میں سے ایک نے کہا: حُضُور! آپ گفتگو کیوں نہیں فرماتے؟ (یعنی آپ ہمیں کچھ سکھا دیجئے!)۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی اور انہیں نیکی کی دعوت دینا شروع فرمائی، آپ نے خواب ہی خواب میں ایک پُر اَثَر بیان فرمایا،[3] جس کی بَرَکت سے وہ سب لوگ توبہ کر کے سَعَادت کے مقام پر پہنچ گئے۔[4]

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ: 30 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 545-546 ملتقطًا۔
3 ...فتوح الغیب، المقالۃ الخامسۃ عشرۃ فی الخوف والرجاء، صفحہ: 33 خلاصۃً۔
4 ...شرح فتوح الغیب، المقالۃ الخامسۃ عشر، صفحہ: 94 خلاصۃً۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...!! کیسی اچھی نیند ہے، کیسی پیاری بیداری ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینا، معاشرے (**Society**) کی اِصلاح فرمانا حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت کا حِصّہ بن چکا تھا، یہاں تک کہ آپ نیند میں ہوتے یا بیداری میں ہر حال میں بَس عِلْمِ دِین عام کرنے، لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے، اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے مِلانے ہی کی فِکْر میں رہا کرتے تھے۔

کاش! ہمیں بھی یہ سَعادت ملے، کاش! ہمارا بس ایک ہی مقصد (**Purpose**) ہو جائے: مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے (اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!)، پھر اس مقصد کو لے کر بس ہر وقت سیکھنے، سکھانے، سننے، سنانے، سمجھنے، سمجھانے، نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے ہی میں مَصْرُوف رہا کریں۔ گھر ہو، دکان ہو، بازار ہو یا محلہ، سَفَر میں ہوں یا حَضَر میں، فون پر بات ہو یا بِالْمُشَافَہ (**face Face to**) ملاقات ہو، بس ہر وقت نیک بننے اور نیک بنانے ہی کی دُھن سُوار ہو جائے۔

نیک بن جائیں ہم، تاجدارِ حرم | دردِ عصیاں مٹے، عادتِ بد چُھٹے
واسطہ خُلقِ محبوب کا ہے | یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
سُنّتوں کی کروں خوب خدمت | ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے | یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:139۔

www.dawateislami.net

نیک بنانے کی مشین بن جایئے!

عاشقِ غوثِ اعظم، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ ہمیں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: **پیارے اسلامی بھائیو!** نیکیوں کے حریص بن جایئے، دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نَمازِ باجماعت کے لئے مسجِد کی طرف جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دے کر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا، بڑی عمر کے عاشقانِ رسول کے لئے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر لگنے والے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان** میں داخِلہ (*Admission*) لے لیجئے، اِس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنَّت سکھادی تو اب وہ جب جب اُس سنَّت پر عمل کرے گا آپ کو بھی اُس سنَّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زور دار مُہم چلا کر مسلمانوں کو **نیک** بنانے کی **مشین** بن جایئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام اَبُوْ حَامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ایک بار حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یااللہ! جو اپنے بھائی کو بلا کر اسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ایک ایک کلمے (لفظ، قول یا بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! آپ نے کسی دن مسجِد میں صرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے **فَیضانِ سنّت** سے دَرس دیا اور اُس میں 2 صَفحات پڑھ کر سنائے، اب اگر ان میں 20 باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو درس سننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے آپ کے نامۂ اعمال میں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! 20 سال کی عِبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر آپ سے درس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والے جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے درس سے سیکھی ہوئی کوئی سنّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ نیکی کی دعوت کا آخِرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار (*Useless*) نہ جانے دے، ہر وَقت ہی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا رہے۔[2]

میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں | تو کر ایسا جذبہ عطا یا الٰہی!

1 ...مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، صفحہ:65۔
2 ...نیکی کی دعوت، صفحہ:230-231 ملتقطاً۔

تعلیماتِ غوثِ پاک

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ صاحِبِ سلسلہ ہیں یعنی آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی بنیاد رکھی اور اس کے اُصُول (Principles) مُقَرَّر فرمائے۔ الحمدللہ! حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ بھی باریک بینی اور دُور اندیشی (Far-sightedness) ہے کہ آپ نے اپنے دور میں معاشرے کی اِصْلاح کی خاطِر جو اُصُول مُقَرَّر فرمائے تھے، آج بھی وہ اُصُول کارآمد (Useful) ہیں، اگر ہم سلسلہ عالیہ قادریہ کے ان بنیادی اُصُولوں کو اپنالیں تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے یہ بنیادی اُصُول (Basic Principles) کیا ہیں؟ آیئے! ان میں سے چند ایک سنتے ہیں:

(1): مُجاہَدہ

سلسلہ عالیہ قادریہ کا پہلا اُصُول مُجاہَدہ ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے: اپنے آپ کو سدھارنے کے لئے باقاعدہ کوشش کرنا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ (پارہ:21، العنکبوت:69)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضَرُور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

معلوم ہوا؛ جو دُرست رستے پر آنے کے لئے، اللہ پاک کا قرب پانے کے لئے، گُناہ چھوڑنے، بُری عادتوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے سچّی کوشش کرے، اللہ پاک اسے دُرست راستے کی ہدایت نصیب فرمادیتا ہے۔

اسی لئے حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ کی بنیاد مُجاہَدہ پر

رکھی ہے، گویا اپنی تعلیمات (Teachings) کے ذریعے ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ لوگو! صِرف باتیں کرتے رہنے سے کچھ نہیں ہو گا بلکہ ہم میں سے ہر ایک پر یہ لازِم ہے کہ ہم اِنْصاف کے ساتھ اپنے اندر جھانکیں، اپنی بُرائیاں، اپنے گُناہ، اپنی بُری عادات کو خُود دیکھیں، پھر اُن برائیوں اور بُری عادتوں کو ختم کر کے ان کی جگہ اچھی عادات اپنانے کی بھرپُور کوشش کریں، جب معاشرے کا ہر فرد یہ کوشش (Effort) شروع کر دے گا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سدھار آنا شروع ہو جائے گا، اس کی بَرَکت سے پُورا معاشرہ سدھر کر ایک مثالی معاشرہ بن جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ آج ہی سے ہم مُجاہَدہ شروع کریں۔ یہ کیسے ہو گا؟ آیئے! حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک پُر اَثَر بیان سنتے ہیں:

نجات چاہتے ہو تو...

11 رجب، 545 ہجری، پیر کا دِن اور صبح کا وقت تھا، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے شخص! اگر کامیابی (Success) چاہتے ہو تو اپنے نفس کی مُخالَفت اور اپنے رَبّ کی اطاعت کرو! اپنے نفس کو مُجاہدے کے ذریعے پگھلا دو! ایسا کرو گے تو تمہارے دِل کو اطمینان و سکون (Serenity) مل جائے گا۔ اے شخص! اپنی اُمّیدیں کم کر، تمہارا نفس تمہارا فرمانبردار ہو جائے گا۔ اپنے نفس کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ نصیحت سُنا کہ [1] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو اپنے آپ کو شام کی اُمّید (Hope) مت دِلاؤ! جب شام کرو تو خُود کو صبح کی اُمّید مت دِلاؤ! بے شک تم نہیں جانتے

1 ...الفتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون فی النفس الامارہ، صفحہ: 139-140 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کہ کل تمہارا نام کیا ہو گا (یعنی تمہیں جناب کہہ کر پکارا جائے گا یا مرحوم کہہ کر یاد کیا جائے گا)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے مُجاہدہ کا طریقہ، ہم اپنی اُمّیدیں (Hopes) کم کر لیں، موت، قبر و آخرت کو ہر وقت اپنے سامنے خیال کریں، اللہ پاک اور اس کے رسول کے احکامات پر پختگی کے ساتھ عمل کریں، اس معاملے میں نفس و شیطان کے دھوکے میں نہ آئیں، اگر ہم یہ عادت اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم اپنی اِصلاح کرنے میں کامیاب (Successful) ہو جائیں گے اور اگر ہر ایک ہی اپنی اِصلاح کر لے تو پُورا معاشرہ ہی سدھر جائے گا۔

الحمد للہ! عاشقِ غوثِ پاک شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے آج کے دور میں حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس تعلیم پر آسانی سے عَمَل کرنے کے لئے نیک اعمال عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، چھوٹے بچوں کے لئے 40 اور طلبائے کرام کے لئے 92 نیک اعمال ہیں۔ یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں مختصر مختصر سُوال دیئے گئے ہیں، ہر سوال کے نیچے خالی خانے (Blank Boxes) ہیں، ہم نے کرنا یہ ہے کہ کوئی بھی وقت مُقرر کر کے، روزانہ یہ رسالہ کھولنا ہے، اس کے سوالات پڑھتے جانا ہے اور اس کے نیچے خانوں میں ہاں یا نہ کا نشان لگاتے جانا ہے۔ اپنی اِصلاح کا یہ ایسا بے مثال (Matchless) طریقہ ہے کہ اگر ہم اپنا لیں اور استقامت (Consistency) کے ساتھ اس پر عمل کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سالوں یا مہینوں میں نہیں بلکہ دِنوں میں ہمارے اندر تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی قصر الامل، صفحہ: 558، حدیث: 2333 ملتقطاً۔

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت (**Participation**) کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (**Introduction**) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرج نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مَدَنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولی کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل وجان سے اپنالیا، اس کی بَرَکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثَر (**Effect**) ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مَدَنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

خوب مَدَنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔

www.dawateislami.net

"مَدَنی اِنعامات" کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین[1]

یاد رکھئے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2):تَوَکُّل

پیارے اسلامی بھائیو! سلسلہ عالیہ قادریہ کا دوسرا اَہم بنیادی اُصول تَوَکُّل ہے۔ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کی حقیقت (*Reality*) یہ ہے کہ بندہ اپنے سب کام اللہ پاک کے سپرد کر دے اور دِل سے یہ یقین کر لے کہ قسمت میں تبدیلی نہیں ہو گی، جو قسمت (*Destiny*) میں لکھ دیا گیا ہے، وہ مل کر رہے گا، جو نہیں لکھا گیا، وہ ہر گز نہیں ملے گا۔ جب بندہ دِل کے یقین کے ساتھ یہ بات جان لے تو اس کا دِل سکون پا جائے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی بہت اَہم تعلیم ہے اور اِصْلاحِ معاشرہ کے لئے بڑی اَہم بنیاد ہے ❁ تَوَکُّل کی بَرَکت سے بندہ لالچ سے بچ جاتا ہے ❁ حسد (*Jealousy*) کی بیماری سے نجات ملتی ہے ❁ مال و دولت کی محبّت دِل سے نکلتی ہے ❁ دھوکہ، فریب (*Cheating*) ❁ جھوٹ (*Lying*) ❁ چوری چکاری وغیرہ کتنے سارے گُناہوں سے بندے کو نجات مل جاتی ہے۔ آپ خُود غور کیجئے! جب معاشرے میں یہ اتنے سارے عیب (*Flaws*) نہ رہیں تو معاشرہ کیسا پاکیزہ اور خوبصُورت ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم تَوَکُّل اختیار کریں، اللہ پاک پر بھروسہ کرنا سیکھ لیں۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

2 ...اَلْغُنْیَہ، القسم الخامس التصوف، باب المجاہدۃ والتوکل...الخ، صفحہ:317 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

تَوَکّل بڑھانے کا روحانی وظیفہ

فَقِیْہُ الْعَصْر (یعنی اپنے دَور کے بہت بڑے عالمِ دِین) مفتی محمد امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل کا وظیفہ کرنے سے تَوَکُّل پختہ ہوتا ہے اور جس کا تَوَکُّل پختہ ہو جائے، اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی، کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پارہ:28، الطلاق:3)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): صِدْق یعنی سچائی

پیارے اسلامی بھائیو! سلسلہ عالیہ قادریہ کا تیسرا اَہم بنیادی اُصول صِدْق یعنی سچّائی ہے۔ ایک مرتبہ کسی نے حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے طریقے کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ فرمایا: عَلَی الصِّدْقِ یعنی میرے طریقے کی بنیاد سچّائی (*Truthfulness*) پر ہے۔ میں نے بچپن (*Childhood*) سے اب تک کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔[2]

معاشرے کی اِصلاح کے لئے یہ بھی بہت اَہم بنیاد ہے۔ اگر معاشرے میں جھوٹ پر بالکل پابندی لگا کر سچ کو رواج دے دیا جائے تو ہمارا معاشرہ بہت ساری برائیوں سے پاک ہو جائے گا۔ بڑا مشہور (*Famous*) واقعہ ہے: ایک مرتبہ کسی شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں شراب بھی پیتا ہوں، چوری بھی کرتا ہوں اور جھوٹ بھی بولتا ہوں، ان تینوں میں سے صِرْف ایک بُرائی چھوڑ سکتا ہوں،

1 ...دو خزانے، صفحہ:3 خلاصۃً۔
2 ...بہجۃُ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، صفحہ:167 خلاصۃً۔

بتایئے! کون سی چھوڑ دُوں؟ فرمایا: جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

بس اس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تو اس کی برکت سے دوسری دونوں بُرائیوں سے بھی نجات نصیب ہو گئی۔[1]

گلوکار توبہ کر کے نیکوکار بن گیا

ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایثار کے موضوع (Topic) پر بیان فرما رہے تھے، بیان کرتے کرتے آپ اچانک خاموش ہو گئے اور فرمایا: جب تک 100 اشرفیاں نہ دی جائیں، میں آگے بیان نہیں کروں گا۔ آپ کا یہ فرمان سُن کر فوراً 40 آدمی اُٹھے اور ان سب نے سو سو اشرفیاں پیش کیں، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن میں سے ایک کی اشرفیاں قبول فرمالیں اور اپنے خادِم ابورضا کو دیتے ہوئے فرمایا: فُلاں قبرستان میں چلے جاؤ! وہاں ایک بوڑھا ملے گا جو عُوْد (مثلاً گٹار) بجا رہا ہو گا، یہ اشرفیاں اسے دینا اور اس کو اپنے ساتھ ہی ہمارے پاس لے آنا۔

خادِمِ غوثِ پاک شیخ ابورضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں قبرستان میں پہنچا، دیکھا فرمانِ غوثِ پاک کے مطابق وہاں ایک بوڑھا موجود ہے، جو عُوْد (مثلاً گٹار) بجا رہا ہے، میں نے اسے سلام کیا، پھر جیسے ہی اشرفیاں اس کی طرف بڑھائیں، اس بوڑھے نے ایک زور دار چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو میں نے کہا: شیخ عَبْدُ القَادِر جیلانی تمہیں یاد فرما رہے ہیں۔ جب ہم بارگاہِ غوثیہ میں حاضِر ہوئے تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس بوڑھے کو منبر پر لے آؤ! وہ منبر پر آ گیا۔ فرمایا: اپنا قصہ بیان کرو! اب اس

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ 11، التوبہ، زیرِ آیت: 119، جلد: 6، صفحہ: 167 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

بوڑھے نے عرض کیا: میں جوانی میں بڑا عمدہ گلوکار (Singer) تھا، آواز بہت اچھی تھی، لوگوں میں مقبولیت (Popularity) تھی، گزر بسر بہت اچھی چل رہی تھی، پھر بڑھاپا آگیا، آواز میں وہ دل کشی (Attraction) نہ رہی، اب لوگوں نے میری طرف سے نظریں پھیر لیں، اس سے میرا دِل ٹوٹ گیا اور میں نے یہ طے کر لیا کہ اب زندوں کو نہیں بلکہ مُردوں کو گانا سُنایا کروں گا۔ چنانچہ میں قبرستان چلا گیا اور وہاں میں نے گانا بجانا شروع کر دیا، کبھی اس قبر کے پاس گاتا، کبھی اُس قبر کے پاس گاتا، گھومتا رہا۔ پھر میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ وہ قبر پھٹی، ایک آدمی نے سَر باہَر نکالا اور کہا: مُردوں کو کب تک سُناتے رہو گے۔ جاؤ! اپنی فریاد اللہ پاک کے حُضُور سُناؤ! وہ حَیٌّ وَّ قَیُّوم ہے، یعنی وہ تیرا سوال پُورا فرمادے گا۔ اس شخص کی یہ بات سن کر مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو عقل ٹھکانے آچکی تھی، چنانچہ میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّے دِل سے فریاد کی، ابھی فریاد کر ہی رہا تھا کہ آپ کا خادِم آپہنچا۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد اس بوڑھے نے اپنا عُود (یعنی موسیقی کا آلہ گٹار) توڑ کر سچّے دِل سے توبہ کر لی۔ اس موقع پر حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِصلاح کے مدنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اس شخص نے فضول کام میں سچّائی اپنائی (یعنی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، سچّی لگن کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہا) تو اللہ پاک نے اس کے دامنِ مراد کو بھر دیا تو جو شخص اپنے تمام اَحوال میں (نیکی کی راہ میں) سچائی کو اپنالے، اپنی نیّت سچّی کر لے تو اس پر اللہ پاک کا کتنا کرم ہو گا؟ لہٰذا تم سب پر لازِم ہے کہ صِدقِ نیّت یعنی نیت کی سچّائی اور باطِن کی پاکیزگی اختیار کرو! اگر یہ دونوں باتیں (صِدقِ نیت اور باطن کی صفائی) نہ ہوتی تو کوئی بھی

انسان اللہ پاک کا قرب حاصِل نہیں کر سکتا۔ کیا تم نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں سُنا:[1]

وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (پارہ:8، الانعام:152) | ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب بات کرو تو عدل کرو۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے سچّی کی برکت...!! اپنی نیت میں سچّائی رکھنے، سچ بولنے، جھوٹ سے دُور رہنے کی برکت سے اللہ پاک کا قُرب ملتا ہے، بُرائیوں سے نجات ملتی ہے، توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور بندہ سُدھر کر بلند مقامات تک پہنچنے کے لائق بن جاتا ہے۔

لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ ہمیشہ سچ بولا کریں، جھوٹ سے ہمیشہ نفرت رکھا کریں۔

غیبت سے اور تُہمت و چغلی سے دُور رکھ | خُوگر تُو سچ کا دے بنا یا ربِّ مصطفٰے!

پیارے اسلامی بھائیو! اے غوثِ پاک کے دِیوانو! اے قادِریو! ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات سُنیں، سلسلہ عالیہ قادریہ کے 3 بنیادی اُصول سُنے: (1): مُجاہدہ (2): تَوَکُّل (3): صِدق یعنی سچّائی۔ آج سے یہ نیت کیجئے! کہ یہ تینوں اُصول اپنی زندگی میں نافِذ (*Implement*) کر کے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سچّے مرید بننے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

بیعت کا تعارف وافادیت اور فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! سلسلہ عالیہ قادریہ بہت ہی بابرکت سلسلہ ہے۔ الحمدللہ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی قادری سلسلے میں بیعت ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی قادری سلسلے میں بیعت تھے اور الحمدللہ باقی جتنے طریقت کے سلسلے ہیں مثلاً:

1 ... قلائد الجواہر، صفحہ:27 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ سُہر وَرْدِیہ، سلسلۂ چشتیہ ان سب میں بھی غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی فیضان پہنچتا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیشوا، شہنشاہ سیدی غوث پاک شیخ عَبْدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں اور یہ سلسلہ الحمد للہ! مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، شہنشاہِ ولایت حضرت مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ تک متّصل اور ان سے آگے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے، اگر آپ ابھی تک کسی بھی پیر کامل کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہیں تو مشورہ ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں کسی جامع شرائط پیر کے ہاتھ پر بیعت فرمالیجئے۔ **یاد رکھئے!** کسی پیرِ کامل سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے ❁ نماز روزے کی پابندی نصیب ہوتی ہے ❁ حلال، حرام کی پہچان نصیب ہوتی ہے ❁ اِحترامِ مسلم و جذبۂ ایمانی نصیب ہوتا ہے ❁ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ❁ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ❁ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے ❁ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے ❁ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں ❁ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے ❁ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ❁ امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر لاکھوں بے نمازی، نمازی بن گئے بلکہ نمازیں پڑھانے والے یعنی اِمام بن گئے ❁ ہزاروں عالِم بن گئے ❁ مُفتی بن گئے ❁ حافظ بن گئے ❁ گھر میں دینی ماحول بن گیا ❁ داڑھیاں آگئیں ❁ عمامے سج گئے ❁ مدینے کی محبت نصیب ہو گئی ❁ حج کی رَغبت ہوئی ❁ کئی حاجی بن گئے ❁ نعتیں پڑھنے کا ❁ نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا ❁ عشقِ رسول مِلا ❁ اعلیٰ حضرت کا تعارف ہوا ❁ غوثِ پاک کا تعارف ہوا۔ اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں

ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو اپنے پیر و مرشِد حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے حد محبت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1): امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا تحریر کردہ نعتیہ دیوان **وسائلِ بخشش** آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت کی واضح دلیل ہے جس میں آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں بھی کئی کلام اور غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ **(2):** آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان، آل و اولاد، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار، گنبد و مینار، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تعلق و نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔ **(3):** الحمدللہ! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے بڑی گیارہویں شریف کی بڑی رات کے موقع پر ملک و بیرونِ ملک **اجتماعِ غوثیہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جن میں کبھی شانِ غوثِ اعظم تو کبھی سیرتِ غوثِ اعظم، کبھی خاندانِ غوثِ اعظم تو کبھی کردارِ غوثِ اعظم وغیرہ کے موضوعات پر سُنّتوں بھرے بیانات اور مناقبِ غوثِ اعظم کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** استعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ یہ بغدادی نسخہ کیا ہے؟ آیئے! اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

رَبِیعُ الغَوث کی گیارہویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ

غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (1):سیِّد مُحْیُ الدِّین سلطان (2):مُحْیُ الدِّین قطب (3):مُحْیُ الدِّین خواجہ (4):مُحْیُ الدِّین مخدوم (5):مُحْیُ الدِّین ولی (6):مُحْیُ الدِّین بادشاہ (7):مُحْیُ الدِّین شیخ (8):مُحْیُ الدِّین مَوْلٰنا (9):مُحْیُ الدِّین غوث (10):مُحْیُ الدِّین خلیل (11):مُحْیُ الدِّین۔[1]

اللہ کریم ہم سب کو امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی اور آپ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ایک دِن راہِ خُدا میں

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی فیضانِ غوث و خواجہ ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات کو عام کرنے اور ان پر عَمَل کا جذبہ اُبھارنے میں مصروفِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی عشقِ رسول اور عشقِ صحابہ و اَہْلِ بیت اور عشقِ اَوْلیا کے جام بھر بھر کر پلاتی ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اپنی روحانی وابستگی مضبوط کرنے، صحابہ و اَہْلِ بیت اور اَوْلیائے کرام کی محبّت دِل میں بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول کے ساتھ وابستہ (Linkup) ہو جایئے اور اِصْلاحِ معاشرہ کے جذبے کے ساتھ 12 دِینی کاموں میں عملاً

[1] ...جنات کا بادشاہ، صفحہ:18۔

(Practically) حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دِینی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک دِینی کام **ایک دن راہِ خدا میں** بھی ہے۔ پہلے اس دینی کام کو **یومِ تعطیل اعتکاف** کہا جاتا تھا، اب اس دینی کام کو **ایک دن راہِ خدا میں** کہا جاتا ہے۔ الحمد للہ! **دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول** گاؤں دیہاتوں میں جا کر بھی نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ❁ جمعہ (Friday) یا اتوار والے دِن (Sunday) اسلامی بھائی ایسے علاقوں اور گاؤں دیہاتوں میں جاتے ہیں جہاں 12 دینی کام شروع کرنے یا مزید مضبوط کرنے کی حاجت ہوتی ہے ❁ وہاں مسجد میں قِیام کیا جاتا ہے ❁ طے شدہ جدول کے مطابق کسی ایک نماز کے بعد مسجد سے باہر جا کر قریبی گھروں اور دکانوں پر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، عاشقانِ رسول کو ہاتھوں ہاتھ مسجد میں آنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔

میری گُناہوں کی عادتیں چُھوٹ گئیں

پٹّو کی (ضلع قصور، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بُری صحبت (Bad Company) کا شِکار اور اس سبب سے کئی گُناہوں میں مبتلا تھا۔ میری قسمت کا ستارہ یُوں چمکا کہ ایک دِن ایک اسلامی بھائی (جو دُور سے ہمارے گاؤں میں آئے تھے)، انہوں نے مجھے مسجد میں آنے کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کیا اور مسجد حاضِر ہو گیا، اس کی برکت سے مجھے دِلی سکون مِلا۔ جاتے وقت ان اسلامی بھائی نے مجھے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی بھی دعوت دی، الحمد للہ! مجھے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی بھی سعادت نصیب ہو گئی، دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے پیارے پیارے اَخلاق دیکھ کر میں تو دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گیا، الحمد للہ!

اس پیارے پیارے دِینی ماحول کی برکت سے میری گُناہوں کی عادتیں چُھوٹ گئیں اور اس کے ساتھ ساتھ میرا سارا گھرانہ بھی امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر نیک رستوں کا مسافِر بن گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسپیشل پَرْسَن موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! آج ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: اسپیشل پَرْسَن (***Special Person***)۔ اس ایپلی کیشن میں نابینا افراد (***Blind Persons***) کے لئے سیکھنے کی بہت ساری چیزیں شامل کی گئی ہیں، مثلاً اس میں آڈیو لائبریری کا آپشن بھی ہے، گونگے بہروں کے لئے حج و عمرہ، نماز، وضو اور غسل کا طریقہ اشاروں کی زبان میں شامل کیا گیا ہے، اشاروں کی زبان سیکھنے کیلئے ***Sign Language Course*** اس میں موجود ہے۔ آپ بھی یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور آپ کے جاننے والوں، رشتے داروں وغیرہ میں کوئی اسپیشل پرسن (یعنی گونگے، بہرے) اسلامی بھائی ہوں تو ان تک بھی یہ ایپلی کیشن پہنچا دیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...یومِ تعطیلِ اعتکاف، صفحہ:33۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مَحبت کی اس نے مجھ سے مَحبت کی اور جس نے مجھ سے مَحبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): 2 رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔[2] (2): مِسواک کا استعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! حُضُور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات بار بار مِسواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وقت بھی اور بیدار ہوتے وقت بھی بغیر اچھی نیت کے مِسواک کرنے سے طَبعی فوائد (Physical Benefits) تو حاصِل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا، مثلاً وُضو کے لئے مِسواک کرنا ہو تو یوں تین نیتیں کر لیجئے: رِضائے الٰہی، سُنت کی ادائیگی اور ذِکر و دُرُود کے لئے مُنہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مِسواک کروں گا مشائخِ کرام فرماتے ہیں: جو

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... مسند الفردوس، جلد:2، صفحہ:265، حدیث:3236۔
3 ... مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:438، حدیث:5869۔

www.dawateislami.net

شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا ❁ حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنہما سے روایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں (Qualities) ہیں: ❁ مُنہ صاف کرتی ❁ مسوڑھے (Gums) مضبوط بناتی ہے ❁ نظر تیز کرتی ❁ بلغم (Phlegm) دُور کرتی ❁ مُنہ کی بدبو ختم کرتی ہے ❁ سُنَّت کے مُوافق ہے ❁ مسواک کرنے والے سے فِرِشتے خوش ہوتے ہیں ❁ مسواک کرنے سے ربّ راضی ہوتا ہے ❁ مسواک نیکی بڑھاتی اور معدہ (Stomach) دُرُست کرتی ہے ❁ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❁ مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے، احتیاط سے کسی جگہ رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ (1)

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لئے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو (2)

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:47-50۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:670-671 ملتقطًا۔

محبّتِ اَوْلیا کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ....غوثِ پاک کے دِیوانوں کو مبارک
- ....اَوْلیائے کرام کی محبّت دِلوں میں ڈالی جاتی ہے
- ....محبّتِ اَوْلیا کی فضیلت پر احادیث
- ....جنّت کے نُورانی ستون
- ....ایمان کے لئے سب سے مضبوط رَسی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
رَبِّ سَلِّم کے کہنے والے پر | جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں، ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، لہٰذا بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً ❁ عِلمِ دین سیکھنے کی نیت کر لیجئے ❁ خوب توجہ سے بیان سننے کی نیت کیجئے ❁ دورانِ بیان قرآنی آیات اور اَحادیث پڑھی جائیں گی، انہیں

1 ...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔
3 ...بخاری، کِتَابُ بَدْءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سننے کی نیت کر لیجئے ۞ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیک لوگوں کا ذِکْر ہو گا اور نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رحمت اُترتی ہے، یہ رَحْمَت حاصِل کرنے کی نیت کر لیجئے۔ مزید اچھی اچھی نیتیں کر لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک کا دیوانہ

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے آبائی گاؤں (گجرات، ہند) کا واقعہ ہے۔ ایک غوثِ پاک کا دیوانہ رہا کرتا تھا، جو گیارہویں شریف نہایت اہتمام کے ساتھ مناتا تھا، ایک خاص بات اُس میں یہ بھی تھی کہ وہ سید زادوں کی بے حد تعظیم (*Respect*) کرتا، ننھے منے سید زادوں پر شفقت کا یہ حال تھا کہ انہیں اُٹھائے اُٹھائے پھرتا اور انہیں شِیْرِینی (*Sweets*) (مثلاً کھانے کی میٹھی چیزیں) وغیرہ خرید کر پیش کرتا تھا۔ ایک دن اس دیوانے کا انتقال ہو گیا۔ اس دیوانے کی مَیّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر وہ غوثِ پاک کا دِیوانہ اُٹھ بیٹھا، لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس نے پکار کر کہا: ڈرو مت، سنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا: بات دَرْاَصْل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارہویں والے آقا، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ہمارا مرید ہو کر بغیر توبہ کئے مَر گیا؟ اُٹھ اور توبہ کر لے۔

الحمد للہ! مجھ میں رُوح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کر لُوں۔ اتنا کہنے کے بعد دِیوانے نے اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرْد کرنے لگا، پھر اچانک اس کا سَر ایک طرف ڈھلک گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔[1]

1 ...جنات کا بادشاہ، صفحہ: 3-4 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہو گا | تری رحمت اگر شامل ہے یاغوث[1]

وضاحت: اگر آپ کی شفقت وعنایت شامل حال رہی تو اے میرے پیر! اے پیارے غوث پاک! آپ کے سچے عاشق احمد رضا (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا خاتمہ اچھا اور بہترین ہو گا۔

غوثِ پاک کے دِیوانوں کو مبارک

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیسی نِرالی شان ہے۔ الحمد للہ! جو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِیوانے ہیں، آپ کے مرید ہیں، ان کے لئے خُوشخبری ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا مرید چاہے کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک تَوبہ نہ کر لے۔[2] اور جو توبہ کر کے دنیا سے جائے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دوزخ سے بچ کر جنت میں پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

میں جہنّم میں نہ اَب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہُ | رَہنُما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث[3]

شیطانی وسوسوں کی کاٹ

پیارے اسلامی بھائیو! حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے مرید کو زندہ کرنا اور توبہ کی تلقین فرمانا ہمارے غوث پاک کی زبردست کرامت ہے۔ بعض لوگ اَوْلیائے کرام کی اس طرح کی کرامات سُن کر مختلف شیطانی وسوسوں کا شِکار ہو جاتے ہیں، مثلاً یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زِندہ کرنا اور موت دینا تو اللہ پاک کے اختیار میں ہے، ایک انسان کیسے مردے زِندہ کر سکتا ہے؟ جو ایک بار موت کے گھاٹ اُتَر گیا، اُس کا دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا، زِندہ ہونا ممکن (*Possible*) ہی نہیں ہے؟ وغیرہ وغیرہ!

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:263۔
2 ...بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشر اہم، صفحہ:191۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:541۔

www.dawateislami.net

ان سب وسوسوں کا ایک ہی جواب ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (پارہ:15، بنی اسرائیل:20)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفَان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی عطا میں کوئی رَوْک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردَے زِندہ کرنے کی طاقت (Power) عطا فرماتا ہے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔ الحمد للہ! ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے مُردے زِندہ کرنا تو بہت دُور کی بات، کوئی ایک تنکا بھی نہیں ہِلا سکتا اور اللہ پاک طاقت بخشے تو آدمی مردے بھی زِندہ کر سکتا ہے۔ الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے ہی یہ طاقت بخشی تھی کہ آپ مُردے زِندہ کر لیا کرتے تھے۔ اب کوئی ہے جو اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کر سکے؟

کیا مرنے کے بعد دنیا میں واپس لوٹنا ممکن ہے

اور جہاں تک بات ہے مرنے کے بعد دوبارہ زِندہ ہونے کی تو یہ بالکل ممکن ہے، قرآنِ کریم میں کئی ایسے واقعات موجود ہیں جن میں مُردوں کے زِندہ ہونے کا ذِکْر ہے، سُورۂ بقرہ میں واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک نیک بندے کی گائے کو ذَبْح (Slaughter) کر کے اس کے گوشت کا ٹکڑا مُردے (Dead Body) کو لگایا گیا تو وہ زِندہ ہو گیا۔ سُورۂ بقرہ ہی میں بنی اسرائیل کے 70 ہزار مُردوں کے زندہ ہونے کا واقعہ بھی موجود ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے 4 پرندے (Birds) لے کر ذَبْح کئے، ان کے گوشت کا قیمہ بنا دیا، پھر ان کا گوشت دُور مختلف پہاڑوں پر رکھا، پھر انہیں پُکارا تو وہ گوشت

اُڑ کر آیا، قیمہ بنے ہوئے گوشت سے بوٹیاں جُدا جُدا ہوئیں اور اپنے اپنے سروں کے ساتھ جُڑ گئیں، 4 کے 4 پرندہ دوبارہ زندہ ہو گئے، یہ واقعہ بھی سورۂ بقرہ میں تیسرے سپارے میں موجود ہے اور اَصحابِ کہف کا واقعہ تو بڑا مشہور و مَعْرُوف ہے، یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اُمّتی تھے، ایک ظالِم بادشاہ (Cruel King) کے شَر سے بچنے کے لئے اپنا ایمان بچانے کی خاطِر ایک غار میں جا کر سوئے، 300 سال سوتے رہے، 300 سال کے بعد اللہ پاک نے انہیں دوبارہ زِندہ کر دیا۔

غرض؛ مردوں کا زِندہ ہونا یہ کوئی خِلافِ حقیقت بات نہیں ہے، بالکل ممکن ہے، اللہ پاک چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا بھی ہے۔

قلبِ مردہ کو بھی ٹھوکر سے جِلا دو مُرشد
بالیقیں تم نے تو مُردوں کو جِلایا یاغوث!
آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ
آہ! دُنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوث!
میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ!
رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث![1]

اَوْلیائے کرام کی شانیں

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام بہت بلند رُتبہ لوگ ہوتے ہیں، اللہ پاک ان کو بڑی بڑی شانیں عطا فرماتا ہے۔ پارہ: 11، سورۂ یُونُس، آیت: 62-63 اور 64 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا

تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفَان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 540-541 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ (پارہ:11، الیونس:62-64)

گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اے لوگو! کان کھول کر سُن لو! آگاہ رہو! اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک کے دوستوں، اس کے قرب کی سَعادت پانے والوں کی شان یہ ہے کہ ❁ دُنیا میں ان پر کسی مخلوق کا خوف، رُعب اور ڈَر نہیں چھاتا کیونکہ ان کے دِل اللہ پاک کے خوف سے بھرے ہوئے ہیں ❁ انہیں دُنیا و آخرت میں کوئی رنج و غم (Grief) بھی نہیں ہے، اللہ پاک انہیں ان دونوں تکلیفوں سے محفوظ رکھتا ہے ❁ یہ وہ لوگ ہیں جو سچّے، پکّے مؤمن ہوتے ہیں، یہ ہر وقت متقی پرہیز گار رہتے ہیں ❁ نہ کوئی فرض، واجِب یا سُنّت چھوڑتے ہیں، نہ کوئی ناجائز کام کرتے ہیں ❁ اُن کے لئے دُنیا و آخرت میں خوشخبریاں ہیں ❁ ان کی وِلایت کی گواہی لوگوں کی زبان پر موجود ہے ❁ ان کی طرف دِل جھکتے ہیں ❁ اور مرتے وقت فرشتے انہیں جنّتی ہونے کی خوشخبری (Good News) دیتے ہیں ❁ قیامت کے دن جنّت میں داخلے کے وقت انہیں خوشخبریاں دی جائیں گی ❁ یہ اللہ پاک کے وعدے ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہوتے، اے لوگو! یہ بڑی کامیابی ہے، اس کی طرف رغبت کرو...!![1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام کی کیسی نِرالی شانیں ہیں، اللہ پاک انہیں دُنیا میں بھی بلند مقامات عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں بلند مقامات دیئے جائیں گے، الحمدللہ! اَولیائے کرام دُنیا میں بھی سردار ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:11، یونس، زیرِ آیات:62-63-64 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

میں بھی سردار ہوں گے۔

اَوْلیائے کرام کی محبّت دِلوں میں ڈالی جاتی ہے

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم میں اور بھی کئی مقامات پر اَوْلیائے کرام کی شانیں بیان ہوئی ہیں، پارہ:16، سورۂ مریم میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (پارہ:16، المریم:96)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت پیدا کر دے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا، ایمان کے بلند ترین مقام تک پہنچے، ساری زندگی ان کا ایمان، ان کا عقیدہ ہر عیب سے، ہر کمی سے پاک رہا، وہ ایمان کے لحاظ سے بھی کامِل ہوئے، عقیدے کے لحاظ سے بھی کامِل ہوئے، پھر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے نیک اَعْمال بھی خوب کئے، انہوں نے اپنی پُوری زِندگی اللہ پاک کی کامِل بندگی میں گزاری، ان کی یہ شان ہے کہ اللہ پاک خُود بھی ان سے محبّت فرماتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے دِلوں میں بھی ان کی محبّت رکھ دی جاتی ہے۔

دِلوں میں ولیوں کی محبّت کیسے ڈالی جاتی ہے

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **مسلم شریف** میں حدیثِ پاک ہے، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبّت فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیتا ہے: اِنِّیْ اُحِبُّ فَلَانًا فَاَحِبُّہٗ یعنی (اے جبریل!) میں فُلاں بندے سے محبّت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبّت کرو!

پس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس بندے سے محبّت کرنے لگتے ہیں، پھر یہ محبتوں کا سلسلہ یہیں پر رُکتا نہیں ہے بلکہ ثُمَّ یُنَادِی فِی السَّمَآءِ پھر آسمانوں میں اِعلان کر دیا جاتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ یعنی اے آسمان والو! بے شک اللہ پاک فُلاں سے محبّت فرماتا ہے، تم بھی اس سے محبّت کرو!

پس آسمانوں والے فرشتے اس سے محبّت کرنے لگتے ہیں۔ اب گویا سارے آسمانوں میں وَلِیُّ اللہ کی محبّت عام ہو جاتی ہے، پھر اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: ثُمَّ یُوْضَعُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ پھر زمین میں اس بندے کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (یعنی لوگوں کے دِل اس کی طرف مائل کر دیئے جاتے ہیں)۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ اولیا! یہ ہے اَوْلیائے کرام کی نِرالی شان...!! یہ اللہ پاک کے وہ خوش نصیب بندے ہیں کہ جن سے اللہ پاک بھی محبّت فرماتا ہے، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی محبّت کرتے ہیں اور سارے فرشتے ان سے محبّت کرتے ہیں، پھر ان کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔

مجھے اولیا کی محبّت عطا کر | تُو دِیوانہ کر غوث کا یاالٰہی!
مری لاش سے سانپ بچھو نہ لپٹیں | کرم از طفیلِ رضا یاالٰہی![2]

فِرشتوں کی چند ادائیں

سُبْحٰنَ اللہ! فرشتے اَوْلیائے کرام سے کیسی محبّت کرتے ہیں، یہ بھی سُن لیجئے! علّامہ نَجْمُ الدِّیْن غَزِّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: فرشتے ذِکْرُ اللہ کرنے والے (اللہ پاک کے نیک

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب اذا احب اللہ عبدا...الخ، صفحہ:1016، حدیث:2637۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:106 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بندوں) سے ہمدردی رکھتے ہیں فرشتے ان کی تعریف (Praise) کرتے ہیں ان سے متعلق اچھا گمان رکھتے ہیں اللہ پاک کے حُضُور ان کے نیک کاموں کی گواہی دیتے ہیں ان کی دُعاؤں پر آمین کہتے ہیں اَوْلیائے کرام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں ان کی مجلِس میں بیٹھتے ہیں سَفَر (Travelling) اور تنہائی (Loneliness) میں ان کے ساتھ رہتے ہیں اور جب اللہ پاک کا کوئی نیک بندہ دُنیا سے رخصت ہو جائے تو فرشتے اس پر غمگین ہوتے ہیں ان کے جنازے میں بھی شریک ہوتے ہیں اور ان کے مزارات کی زیارت کے لئے بھی تشریف لاتے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! جب فرشتے اَوْلیائے کرام سے محبّت کرتے ہیں بلکہ صِرْف فرشتے ہی نہیں، ان فرشتوں کے آقا، ہمارے پیارے نبی، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی اَوْلیائے کرام سے محبّت فرماتے ہیں بلکہ اُن کا رَبِّ کریم، اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن بھی اَوْلیائے کرام سے محبّت فرماتا ہے تو بتایئے! ہم اپنے آقا کے غُلام، اللہ پاک کے عاجِز بندے بھلا کیوں اَوْلیائے کرام سے محبّت نہیں کریں گے۔ ہاں! ہم ضرور اَوْلیائے کرام سے محبّت کرتے تھے، کرتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مرتے دَم تک بلکہ قبر میں اسی پاکیزہ دِینی، ایمانی محبّت کے ساتھ اُتریں گے اور حشر میں بھی اسی محبّت کے ساتھ اُٹھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

خُدا تجھ سے تیری وِلا مانگتا ہوں | میں عشقِ شہِ انبیا مانگتا ہوں
صَحابہ کی اور اولیا کی مَحَبَّت | کی خیرات تجھ سے خُدا مانگتا ہوں[2]

1 ...حُسْنُ التَّنَبُّہِ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشْبِیہ، جلد:1، صفحہ:231-334-344-359-376 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ فِردُوس، صفحہ:1 ملتقطاً۔

محبّتِ اَوْلیا کی فضیلت پر احادیث

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک پرہیز گار بندوں سے محبّت ہونا بڑی فضیلت کی بات ہے، یہ پاکیزہ محبّت ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، صِرْف پاک طبیعت لوگوں کو ہی عطا کی جاتی ہے اور جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی محبّت موجود ہو، یہ اس بات کی دِلیل ہے کہ وہ بندہ پاک طبیعت اور اچھی فطرت کا مالِک ہے۔ **حدیثِ پاک** کی مشہور کتاب **مسلم شریف** میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ رُوحیں آپس میں جُڑے ہوئے لشکر ہیں (یعنی اس دُنیا میں جسمِ انسانی میں آنے سے پہلے عالَمِ اَرْواح میں رُوحیں مِل جُل کر رہتی تھیں)۔ پس جو رُوحیں (وہاں یعنی عالَمِ اَرْواح میں) ایک دوسرے سے جان پہچان رکھتی ہیں، (دُنیا میں آکر بھی انہی سے) محبّت کرتی ہیں اور جو وہاں آپس میں اجنبی رہ چکی ہیں، وہ یہاں بھی الگ ہی رہتی ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک پر غور کیجئے! اس دُنیا میں ہمارے بہت سارے جان پہچان والے ہوتے ہیں، کوئی ایسا ہوتا ہے جس کے ساتھ ہم بہت محبّت کرتے ہیں، بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے فقط سلام دُعا ہوتی ہے، کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو ہم جانتے تو ہیں، نام بھی معلوم ہے، شکل سے بھی واقف ہیں مگر ان کے ساتھ کوئی سلام دُعا نہیں ہے اور ہزاروں لاکھوں لوگ دُنیا میں وہ ہیں، جن کو ہم جانتے تک نہیں ہیں، یہ معاملہ اصل میں کیا ہے؟ بات اَصْل میں یہ ہے کہ جن کے ساتھ عالَمِ ارواح میں ہماری اچھی جان پہچان تھی، ان کے ساتھ دُنیا میں آکر بھی اچھی جان پہچان ہوتی ہے، جن کے ساتھ وہاں جان پہچان نہیں تھی، ان کے ساتھ یہاں آکر بھی جان پہچان نہیں ہوتی۔

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب الارواح جنود مجندۃ، صفحہ: 1017، حدیث: 2638۔

www.dawateislami.net

اب ذرا غور کیجئے! ❁ جن کے دِلوں میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت موجود ہے ❁ جو خواجۂ اجمیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ جو داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ جو بابا فرید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چاہنے والے ہیں ❁ خواجہ نظام الدین اَوْلیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت کا دَم بھرنے والے ہیں ❁ جو میرے رضا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت میں دِن رات گزارتے ہیں ❁ وہ کتنے خوش نصیب (Lucky) لوگ ہیں ❁ کتنے پاکیزہ طبیعت لوگ ہیں، اس **حدیثِ پاک** سے پتا چل رہا ہے کہ ہمارے دِلوں میں غوث و خواجہ کی محبّت، اَوْلیائے کرام کی محبّت آج سے نہیں ہزاروں سال سے ہے، الحمد للہ! اَوْلیائے کرام سے محبّت کرنے والے وہ خوش نصیب ہیں کہ جن کو عالَمِ اَرْواح میں موجود کروڑوں رُوحوں میں جو رُوحیں اچھی لگی تھیں، جن کی طرف یہ مائل ہوئے تھے، وہ کوئی عام لوگ نہیں نیکیاں کرنے والے، اللہ پاک کے محبوب یعنی اَوْلیائے کرام تھے۔

صحابہ کا گدا ہوں اور اَہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ!
تمہارا فضل ہے جو میں غُلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اَوْلیا کی دِل سے الفت یارسولَ اللہ![1]

قابلِ رَشک لوگ

اللہ! اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام کی محبّت کے بھی کیا کہنے...!! یہ وہ پاکیزہ محبّت ہے جو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جنّت میں جانے کا ذریعہ بن جائے گی۔ جی ہاں! یہ سچّی بات ہے، حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:330۔

www.dawateislami.net

رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: مَتَی السَّاعَۃُ؟ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ (یقیناً ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قیامت کا عِلْم رکھتے ہیں، آپ کو معلوم تھا کہ قیامت کب آئے گی، تبھی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں، قیامت کس دِن آئے گی، یہ بھی بتایا، کس تاریخ کو آئے گی، یہ بھی بتایا۔ ہاں! صِرْف سال نہیں بتایا، اس لئے کہ سال بتانے کی اجازت نہیں تھی، چنانچہ صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا جواب دینے کی بجائے فرمایا: وَمَاذَا اَعْدَدْتَّ لَھَا؟ تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

(صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان یقیناً نمازیں بھی پڑھتے تھے، تلاوت بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، نیکیوں پر نیکیاں بھی کیا کرتے تھے مگر صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ کا مبارک انداز ہے، آپ نے کسی نیکی پر بھروسہ نہیں کیا، بلکہ عاجزی کرتے ہوئے) عَرْض کیا: لَا شَیْءَ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں کوئی تیاری نہیں کر پایا (نمازیں تو ہیں، نیکیاں تو ہیں مگر اُن پر بھروسہ نہیں ہے، اللہ پاک چاہے تو قبول فرمائے، نہ چاہے تو قبول نہ فرمائے) اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ (البتہ میرے پاس ایک دولت ہے اور قیامت کے لئے میرے پاس یہی ایک سہارا ہے اور وہ یہ کہ) میں اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا ہوں۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُنا تو فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تم جس سے محبت کرتے ہو، قیامت کے دِن اسی کے ساتھ رہو گے۔[1]

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا؟ | میں یہ کہوں گا، نامِ مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)[2]

1 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب...الخ، صفحہ:934، حدیث:3688۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:135۔

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! اس **حدیثِ پاک** سے معلوم ہو گیا کہ دُنیا میں آدمی جس کے ساتھ محبّت کرتا ہے، روزِ قیامت اسی کے ساتھ ہو گا۔ اب غور فرمایئے! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ ❁ جو غوثِ پاک سے محبّت کرتے ہیں ❁ خواجہ ورضا سے محبّت کرتے ہیں ❁ اَوْلیائے کرام کے نام کی محفلیں بھی سجاتے ہیں ❁ ان کے ایصالِ ثواب کا اہتمام بھی کرتے ہیں ❁ ان کا ذِکْر بھی کرتے ہیں ❁ ان کے گُن بھی گاتے ہیں ❁ اَوْلیائے کرام کا نام سُن کر ❁ ان کی سیرت (*Biography*) پڑھ کر ❁ ان کا ذِکْرِ پاک سُن کر جن کے چہروں پر خوشی (*Happiness*) کی لہر دوڑ جاتی ہے، آج دُنیا میں یہ لوگ اَوْلیا اللہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ کل روزِ قیامت رَبِّ کائنات انہیں ان اَوْلیا کے ساتھ ہی رکھے گا ❁ ان کے ساتھ حشر بھی ہو گا اور ❁ اللہ پاک نے چاہا تو ان کے پیچھے پیچھے جنّت میں بھی پہنچ جائیں گے۔

آل و اصحاب سے محبّت ہے | اور سب اولیا سے اُلفت ہے
یہ سب اللہ کی عنایت ہے | مل گئی مصطفےٰ کی اُمّت ہے
غوث و خواجہ کی دِل میں اُلفت ہے | قلب میں عشقِ اعلیٰ حضرت ہے
مرحبا! اپنی خوب قسمت ہے | پیر و مرشد کی دِل میں چاہت ہے[1]

آپ کو کس سے محبّت ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اسی کے ساتھ ہو گا، جس سے محبّت کرتا ہے۔[2]

حدیثِ پاک میں جہاں اَوْلیائے کرام سے محبّت کی فضیلت کا پہلو نکلتا ہے، وہیں یہ

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:684۔
2 ...بخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ...الخ، صفحہ:1529، حدیث:6168۔

حدیثِ پاک ہمارے لئے محبّت کا معیار بھی مقرر کرتی ہے۔ معلوم ہوا؛ ❁جو جنّت کے رستے پر چل رہے ہیں ❁جو نمازیں پڑھتے ہیں، سنّتیں اپناتے ہیں ❁نیک کام کرتے ہیں ❁جنّت میں لے جانے والے اَعْمال کرتے ہیں ❁اگر آج ہم ان سے محبّت کریں گے ❁ان سے دوستی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت انہی کے ساتھ ہوں گے اور اللہ نہ کرے! اگر آج ہم جہنّم کے رستے پر چلنے والوں کے ساتھ بیٹھے ❁جو نمازیں نہیں پڑھتے ❁روزے نہیں رکھتے ❁گانے باجے سنتے ہیں ❁فلمیں دیکھتے ہیں ❁گالی گلوچ کرتے ❁لڑائی جھگڑا (Fighting) کرتے ❁شراب پیتے ❁جُوا کھیلتے ہیں ❁اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے ہیں، اگر ہم نے ایسوں کے ساتھ دوستی لگائی اور خدانخواستہ توبہ کئے بغیر ہی دُنیا سے چلے گئے تو آہ! حدیثِ پاک کے مُطابق روزِ قیامت انہی کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ الامان والحفیظ!

صحبتِ صَالِح تُرَا صَالِح کُند | صحبتِ طَالِح تُرَا طَالِح کُند

ترجمہ: یعنی اچھے کی صحبت (Company) تجھے اچھا بنادے گی، برے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہ ہے جس سے تُو محبّت کرتا تھا...!!

اے عاشقانِ رسول! یہ اَحادیث سُن کر ہو سکتا ہے ذِہن میں خیال آرہا ہو کہ یہ احادیث تو اس کے متعلق ہیں جسے آدمی نے دیکھا ہو، اس سے مِلا جُلا ہو، پھر اس کے ساتھ محبّت کی ہو، ہم نے تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت بھی نہیں کی، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت سے محروم رہے ہیں، خواجۂ اجمیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی باتیں بھی ہم نے نہیں سُنی ہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مُلاقات کا شرف بھی ہم نے حاصِل نہیں کیا ہے، ہمارے لئے یہ فضیلت کیسے ہو سکتی ہے؟ ہم روزِ قیامت اُن کے ساتھ کیسے اُٹھائے جاسکتے ہیں؟ آیئے! اس

خیال کی کاٹ کے لئے ایک حدیثِ پاک سُناتا ہوں۔ صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولوں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 2 بندے ہوں، ان میں سے ایک مشرق (East) میں رہتا ہے، دوسرا مغرب (West) میں رہتا ہے (یعنی دونوں کے درمیان بہت فاصلہ ہے، ایک دُنیا کے اس کونے پر ہے، دوسرا دُنیا کے اُس کونے پر ہے، دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں ہے، آپس میں مُلاقات بھی نہیں ہوئی ہے، آپس میں باتیں بھی نہیں کی ہیں، بَس سُنا ہے کہ فُلاں جگہ ایک بندہ رہتا ہے، بڑا نیک ہے، پرہیز گار ہے، اللہ پاک کی عِبادت کرتا ہے، بَس اس بنیاد پر) وہ آپس میں صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کرتے ہیں۔ فرمایا: جب قیامت کا دِن آئے گا، اللہ پاک ان دونوں کو جمع فرمائے گا اور جو محبّت کرنے والا ہے، اس سے کہا جائے گا: هٰذَا الَّذِی كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِیْ یعنی یہ ہے وہ بندہ جس سے تُو اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کیا کرتا تھا۔ (1)

اللّٰہُ اکبر! کیا شان ہے...!! ❁ ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زیارت نہیں کی ❁ یہ ہماری محرومی ہے ❁ ہم نے داتا حُضُور رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی باتیں نہیں سُنیں، یہ ہماری محرومی ہے ❁ ہم نے خواجہ حُضُور اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم کا زمانہ نہیں پایا، یہ ہماری محرومی ہے مگر اللہ پاک کے فضل وکرم سے ہم ان سے محبّت کرتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت ہمیں ان اَوْلیائے کرام کی خِدْمت میں حاضِر کر کے کہا جائے گا: یہ ہیں وہ اَوْلیائے کرام جن سے تم محبّت کیا کرتے تھے۔

ندا دے گا مُنادِی حشر میں یُوں قادریوں کو | کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا
چلا جائے بلا خوف و خطر فردوسِ اعلیٰ میں | فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوثِ اعظم کا

1 ...شُعَبُ الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اہل الدین، جلد:6، صفحہ:492، حدیث:9022۔

www.dawateislami.net

فرشتو روکتے کیوں ہو مجھے جنّت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزِ قیامت قابلِ رشک رُتبہ پانے والے

اے عاشقانِ اولیا! محبّتِ اولیا کی بھی کیا نرالی فضیلت ہے، آیئے! ایک اور **حدیثِ پاک** سنتے ہیں؛ حدیثِ پاک کی کتاب **اَبُو داوٗد شریف** میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں، وہ نبی بھی نہیں ہیں، شہید بھی نہیں ہیں (لیکن اُن کی شان ایسی ہے کہ) روزِ قیامت اُن کے مقام و مرتبے کو انبیائے کرام علیہم السّلام اور شہید بھی فخر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں، جن کی آپس میں کوئی رشتے داری (***Relationship***) بھی نہیں ہے، آپس میں کوئی مال کا لَین دَین بھی نہیں ہے، یہ صِرْف وصِرْف آپس میں اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرنے والے ہیں۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ویسے تو الحمدللہ! ہم اَوْلیائے کرام ہی کا صدقہ کھاتے ہیں مگر ذرا غور فرمائیں، ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جنہیں غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 10، 20 مرلے کا پلاٹ دیا ہو؟ وہ کون ہے جسے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خواب میں تشریف لا کر 50 لاکھ کا چیک دے گئے ہوں؟ شاید کوئی بھی ایسا نہیں ملے گا۔ پھر ان سے محبّت کیوں کرتے ہیں؟ بڑا سادہ سا سُوال ہے: غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے دَورِ مبارک میں بادشاہ کون تھا؟ اُس دَور میں وزیر کون

1 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:99۔
2 ... ابو داوٗد، کتاب البیوع، باب فی الرہن، صفحہ:561، حدیث:3527 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

تھا؟ شاید اکثریت (Majority) اُن لوگوں کی ہو گی، جو اس دور کے بادشاہ یا وزیر یا بڑے بڑے مالداروں کے نام بھی نہیں جانتے ہوں گے مگر قربان جایئے! ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام بھی معلوم ہے ❁ ان کی سیرت کے واقعات بھی معلوم ہیں ❁ ان کی کرامات بھی معلوم ہیں ❁ ان کے نام کی محفلیں بھی سجتی ہیں ❁ ان کے نام کی گیارہویں شریف بھی کرتے ہیں، آخر کیا وجہ ہے؟ اپنے دِل سے پوچھ کر دیکھئے! صِرْف ایک جواب ملے گا: ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے ❁ وہ راتوں کو عِبادت کیا کرتے تھے ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزے رکھنے والے تھے ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازیں پڑھنے والے تھے ❁ چونکہ وہ اللہ پاک کے محبوب بندے تھے ❁ اس لئے ہم ان سے محبّت کرتے ہیں۔

اور جو صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر آپس میں محبّت کرنے والے ہیں، ان کی کیا شان ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُن کے چہرے نُور سے جگمگا رہے ہوں گے، اُن پر نُور چھایا ہوا ہو گا اور وہ اس وقت بے خوف ہوں گے، جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اور وہ اس وقت بے غم ہوں گے، جب لوگ غمگین ہوں گے۔ (1)

عرشِ اِلٰہی کا سایہ پانے والے

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام سے محبّت کرنے والوں کی کیسی نرالی شان ہے، حدیثِ پاک کی مشہور کتاب مُسْلِم شریف میں ہے، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک روزِ قیامت اللہ پاک فرمائے گا: میرے جلال (یعنی میری عظمت) کی خاطِر آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ کہیں کوئی سایہ نہیں ہے، میں انہیں اپنے عرش کا سایہ عطا فرماؤں گا۔ (2)

1 ... ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی الرہن، صفحہ: 561، حدیث: 3527۔
2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، صفحہ: 996، حدیث: 2566۔

جنّت کے نُورانی ستون

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں یاقُوت (Ruby) (نامی پتھر) سے بنے ہوئے ستون ہیں، ان کے اُوپر زبرجد سے بنے ہوئے بالاخانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے ستارے چمکتے ہیں۔ پوچھا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟ فرمایا: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللہِ اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی شان ہے...!! اَولیائے کرام کے ساتھ محبّت رکھنے کا یہ جو بے مثال اَجْر دیا جائے گا، اس کی بھی کوئی قیمت (Price) نہیں ہو سکتی مگر قربان جایئے! اللہ پاک کی عطائیں بے شُمار ہیں، مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ جو اَجْر بیان ہوا، یہ صِرْف رضائے رَبّ کے لئے محبّت رکھنے کا اَجْر ہے، اس محبّت کے نتیجے میں بندہ جو کچھ کرتا ہے (جیسے غوث و خواجہ کی محبّت میں جو محفلیں سجائی جاتی ہیں، ان کے ایصالِ ثواب کے لئے جو تِلاوت ہوتی ہے، کھانا، پانی اور شیرینی وغیرہ تقسیم (Distribute) کی جاتی ہے، بھوکوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، ان کی محبّت میں ان کے جیسے اَعْمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ان نیک اَعْمال کا ثواب)، اس اَجْر سے علیحدہ ہے۔ (2)

مری مغفرت کر برائے صحابہ | جگہ خلد میں از پئے اولیا دے
عذابِ جہنّم سے خوف آ رہا ہے | مجھے بخش، کر در گزر ہر خطا دے (3)

1 ...مسندِ بزّار، جلد:15، صفحہ:282، حدیث:8776۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:605 بتغیر قلیل۔
3 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:6۔

اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عمل

اے عاشقانِ اولیا! اَوْلیائے کرام کے ساتھ صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت رکھنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، بیان بھی کریں تو کہاں تک کریں؟ اس پاکیزہ اور ایمانی محبّت کی ایک بہترین برکت یہ بھی ہے کہ جو بندہ اَوْلیائے کرام کے ساتھ محبّت کرتا ہے، وہ اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) بن جاتا ہے۔ عاشقِ مدینہ، حضرت امام مالِک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بات لکھی کہ حضرت ادریس خولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں گیا، میں نے دیکھا وہاں ایک نورانی چہرے والے بزرگ بیٹھے ہیں، لوگ اُن کے گرد جمع ہیں، (عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری ہے) جب بھی لوگوں کا آپس میں کوئی اختلاف (**Disagreement**) ہوتا ہے (مثلاً عِلْم کی کوئی بات سمجھنے میں دُشواری ہوتی ہے) تو وہ اسی نورانی چہرے والے بزرگ کے پاس جاتے ہیں، وہ ان کا مسئلہ حل (**Solve**) کر دیتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ نُورانی چہرے والے بزرگ کون ہیں؟ جواب ملا: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَل یعنی یہ صحابیٔ رسول حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔ حضرت ادریس خولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس وقت تو میں واپس چلا گیا) اگلے روز میں نے چاہا کہ میں صبح سب سے پہلے مسجد میں پہنچوں! مگر جب پہنچا تو دیکھا حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ مجھ سے پہلے مسجد میں تشریف لائے ہوئے ہیں، آپ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ فارِغ ہوئے تو میں آگے بڑھا، سلام کیا۔ پھر عرض کیا: وَاللہِ اِنِّی لَاُحِبُّكَ لِلّٰہِ خُدا کی قسم! میں آپ سے اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ سُنا تو فرمایا: کیا تم اس بات پر قسم کھاتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! خُدا کی قسم! میں آپ سے محبّت

کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: اب حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ نے میری چادر پکڑ کر مجھے ہلکا سا اپنی طرف کھینچا، پھر فرمایا: تمہیں مبارک ہو۔ بے شک میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جو لوگ میری رضا کے لئے آپس میں محبّت رکھتے ہیں، ان کے لئے میری محبّت واجِب ہو گئی۔[1]

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ پاک کی رضا کے لئے اس کے بندوں سے محبّت کرے اور اللہ پاک اس سے محبّت نہ کرے (جو بھی اللہ پاک کے بندوں کے ساتھ صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کرتا ہے، لازمی طور پر وہ اللہ پاک کا پیارا بن جاتا ہے)۔ مفتی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کو سجدہ کرنا ہو تو کعبہ کی طرف رُخ کر کے سجدہ کرو! اسی طرح اگر اللہ پاک سے محبّت کرنی ہو تو اس کے بندوں سے محبّت کرو![2]

صحابہ کی اور اولیا کی محبّت | کی خیرات تجھ سے خدا مانگتا ہوں
الٰہی نہیں چاہئے تختِ شاہی | فقط تیری رحمت، خدا مانگتا ہوں[3]

فرشتے نے انسانی شکل میں آکر خوشخبری سُنائی

مُسْلِم شریف میں حدیثِ پاک ہے: ایک شخص تھا، وہ اپنے مسلمان بھائی سے مُلاقات (**Meeting**) کے لئے گھر سے نِکلا، دوسری بستی کی طرف جارہا تھا، اللہ پاک نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو (انسانی شکل میں) بٹھا دیا۔ جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا تو

1 ...مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، صفحہ:503، حدیث:1828 ملتقطاً۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:591-592 بتغیر قلیل۔
3 ...وسائل فردوس، صفحہ:1-2۔

www.dawateislami.net

فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: فُلاں بستی میں اپنے ایک دِینی بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے (مثلاً اس نے تمہیں کسی مشکل سے بچایا تھا، کوئی رقم وغیرہ دی تھی، تمہاری نوکری لگوائی تھی کہ) تم اس کا بدلہ چُکانے جارہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں تو اس سے صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: بے شک میں اللہ پاک کی طرف سے تیرے لئے پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تُو اس سے اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہے، ایسے ہی اللہ پاک بھی تجھ سے محبّت فرماتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک میں رِضائے اِلٰہی کے لئے نیک لوگوں سے محبّت رکھنے کی فضیلت کا بیان ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جن نیک لوگوں سے، اَوْلیائے کرام سے محبّت ہو، ان سے ملنے جانا بھی نیکی کا کام ہے۔[2] **حدیثِ پاک** میں ہے: بندہ جب اپنے دینی بھائی سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اُس پر سایہ کرتے اور اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔[3]

ایمان کے لئے سب سے مضبوط رَسی

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام سے محبّت کے ہم نے جو فضائل سُنے کہ ❁ اس ایمانی محبّت کی برکت سے جنّت ملتی ہے ❁ جنّت میں اُونچے چمکدار بالاخانے ملتے ہیں ❁ اس محبّت کی برکت سے روزِ قیامت امن ملے گا ❁ عرشِ اِلٰہی کا سایہ نصیب ہو گا ❁ اللہ پاک کا

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، صفحہ: 996، حدیث: 2567۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 588 بتغیر قلیل۔
3 ... شُعَبُ الایمان، باب فی مقاربۃ... الخ، قصۃ ابراہیم... الخ، جلد: 6، صفحہ: 493، حدیث: 9024۔

پیارا بندہ بننے کی سَعادت نصیب ہو گی، یاد رکھئے! یہ ساری کی ساری نعمتیں اُسی وقت ملیں گی، جبکہ آدمی ایمان والا بھی ہو کیونکہ آخرت کی کامیابی کے لئے سب سے بنیادی (Basic) شرط ایمان ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کی بھی فِکْر کرنی چاہئے۔

اب ہم نے ایمان کی حفاظت کیسے کرنی ہے؟ اس کا طریقہ بھی سن لیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّجِدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ جو ایمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) پانا چاہتا ہو، فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہ اسے چاہئے کہ اس کے بندوں سے صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کیا کرے۔[1]

امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک لکھی، صحابیٔ رسول حضرت بَرّاء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ یعنی ایمان کی سب سے مضبوط رَسّی کون سی ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کیا: نماز۔ فرمایا: نماز بہت اچھی ہے مگر میرے سوال کا جواب یہ نہیں ہے۔ پھر عرض کیا: رمضان کے روزے۔ فرمایا: روزے بھی بہترین عِبادت ہیں مگر میرے سُوال کا جواب یہ بھی نہیں ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کیا: جہاد۔ فرمایا: یہ بھی بہترین عِبادت ہے مگر میرے سوال کا جواب کچھ اور ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خُود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: بے شک **ایمان کی سب سے مضبوط رَسّی یہ ہے کہ تم اللہ پاک کی رضا کے لئے (اس کے بندوں مثلاً اولیائے کرام سے) محبّت کرو!**[2]

الحمد للہ! معلوم ہو گیا کہ ایمان کو سلامت رکھنے کے لئے سب سے مضبوط رَسّی **ایمانی**

---

1 ... مستدرک، کتاب الایمان، جلد:1، صفحہ:147، حدیث:3۔
2 ... مسندِ امام احمد، جلد:7، صفحہ:532، حدیث:19027 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

محبّت ہے۔ یہ بڑی اہم بات ہے، محبّت انسان کو بھٹکنے نہیں دیتی۔ جتنے عاشقانِ رسول ہیں، عاشقانِ اَوْلیا ہیں، وہ اپنے آپ کا جائزہ لے لیں۔ بہت سارے ایسے ہوں گے کہ اُن کو شیطان وسوسے دِلاتا ہے ❁ تو نماز قضا کر بیٹھتے ہیں ❁ روزے رکھنے میں سُستی (Laziness) ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں ہونی چاہئے، غلط بات ہے ❁ نماز قضا کرنا ❁ روزے نہ رکھنا یہ گُناہ کا کام ہے مگر جو بات عرض کرنا چاہ رہا ہوں، وہ یہ کہ اگر دِل میں اللہ و رسول کی محبّت موجود ہے، اَوْلیائے کرام کی محبّت موجود ہے تو دعویٰ ہے کہ کبھی ❁ اللہ پاک ❁ اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ❁ صحابۂ کرام ❁ اَہْلِ بیتِ اطہار ❁ اَوْلیائے کرام کے متعلق گستاخی والا خیال نہیں آیا ہو گا۔ ابھی تک الحمد للہ! مسلمانوں میں اتنی غیرت موجود ہے، بڑے بڑے فتنے اُٹھتے ہیں، لوگ فتنے پھیلانے والوں کی طرف مائل بھی ہو جاتے ہیں لیکن جب سامنے والا اللہ پاک کی شان میں غلط لفظ بولتا ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخی کرتا ہے، صحابۂ کرام، اَہْلِ بیتِ اطہار رضی اللّٰہُ عنہم یا اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم کی شان میں نازیبا جملے بکتا ہے تو دِل میں اس کی نفرت (Hate) بیٹھ جاتی ہے، پھر اس کی کوئی بات سننے کو دِل نہیں کرتا، یُوں آدمی اللہ و رسول کی محبّت کی برکت سے، اَوْلیائے کرام کی محبّت کی برکت سے فتنے کا شکار ہونے سے بچ جاتا ہے۔ پتا چلا؛ اَوْلیائے کرام کی محبّت، صحابہ و اَہْلِ بیت کی محبّت ایمان کی مضبوط ترین رَسّی ہے، جب تک ہم نے یہ رَسّی مضبوطی سے تھامی ہوئی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایمان محفوظ ہے۔ اگر یہ رَسّی ہاتھ سے چھُوٹ گئی تو فتنوں سے بھری ہوئی اس دُنیا میں ایمان بچانا سخت دُشوار (Difficult) ہو جائے گا۔

کٹی غفلتوں میں زندگانی | نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو

www.dawateislami.net

کرم ہو واسطہ کُل اولیا کا | مرا ایماں پہ مولیٰ خاتمہ ہو
اِلٰہی ہوں بہت کمزور بندہ | نہ دُنیا میں، نہ عقبیٰ میں سزا ہو(1)

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ❁صحابہ واَہلِ بیت کے ساتھ ❁اَوْلیائے کرام کے ساتھ خُوب محبّت کریں ❁اس پاکیزہ اور ایمانی محبّت کو دِل میں قائم رکھنے کے لئے کوششیں(Efforts) بھی کرتے رہیں ❁ان کی پاکیزہ سیرت پڑھتے رہیں ❁ان کے ذِکْر کی محافِل سجاتے رہیں ❁صِرْف وصِرْف عاشقانِ صحابہ وعاشقانِ اَوْلیاء ہی کے پاس بیٹھیں ❁انہیں کے ساتھ دوستی رکھیں ❁اَوَّل تو سوشل میڈیا کا استعمال ہی سخت خطرناک ہے، اگر سوشل میڈیا(Social Media) استعمال(Use) کرتے بھی ہیں، تب بھی صِرْف و صِرْف عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ واَوْلیا ہی کی گفتگو سُنیں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ پاکیزہ اور ایمانی محبّت دِل میں مضبوط رہے گی، یہ محبّت مضبوط رہی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایمان سلامت لے کر دُنیا سے رخصت ہوں گے۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض در در پھروں
آپ سے سب کچھ مِلا یاغوثِ اعظم دست گیر!
راستہ پُر خار، منزل دُور، بَنْ سُنسان ہے
المدد! اے رہنما! یا غوثِ اعظم دست گیر!
اب سرہانے آؤ! مرشد اور مجھے کلمہ پڑھاؤ
دم لبوں پر آ گیا یاغوثِ اعظم دست گیر!(2)

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:316ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:548-549ملتقطاً۔

اَوْلیائے کرام سے بغض رکھنے سے بچیے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے اَوْلیائے کرام سے محبّت کے فضائل اور اس کی برکات سُنیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذِہن میں رکھئے! کہ اَوْلیائے کرام سے بغض رکھنا، ان کی نفرت دِل میں پالنا، اَوْلیائے کرام کی گستاخیاں کرنا، ان کی شان میں ہلکے لفظ بولنا بہت ہی خطرناک اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب ہے۔ **بخاری شریف** میں حدیثِ پاک ہے اور یہ حدیث بھی **حدیثِ قدسی** ہے یعنی کلام اللہ پاک کا ہے، بیان مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی وَلی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔[1]

یہ ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا مَقام و مرتبہ، اَوْلیائے کرام کی عزّت کہ جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی ذَرَّہ برابر بھی دُشمنی (*Hostility*) ہو، وہ بندہ کبھی اللہ پاک کا پسندیدہ (*Favorite*) بندہ نہیں بن سکتا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی دُشمنی بھی ہو اور وہ اس دُشمنی کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کو راضی کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے، کیوں؟ اس لئے کہ جس دِل میں اَوْلیا کی دُشمنی ہو، اللہ پاک اس سے اِعْلانِ جنگ فرماتا ہے۔

اللہ پاک کا غضب والا کلام

امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب **اَلزُّہد** میں ہے: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اے موسیٰ! یاد رکھئے! جو بندہ میرے کسی ولی کی گستاخی کرتا ہے یا اسے خوف زدہ (*Fearful*) کرتا ہے تو تحقیق اس نے مجھ سے اِعْلانِ جنگ کیا۔ پس میں بہت ہی

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔

www.dawateislami.net

جلدی جلدی اپنے اَوْلیاء کی مدد فرماتا ہوں ❁ کیا مجھ سے اِعْلانِ جنگ کرنے والا یہ سمجھتا ہے ❁ کہ وہ میرے سامنے کھڑا ہو سکے گا؟ ❁ کیا اس کا یہ گمان ہے کہ مجھے عاجِز کر دے گا؟ ❁ کیا اسے لگتا ہے کہ مجھ سے بڑھ جائے گا؟ ❁ کیا وہ مجھے شکست دے لے گا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے...؟ جبکہ میں دُنیا و آخرت میں اپنے اَوْلیا کا بدلہ لینے والا ہوں۔[1]

اللہ! اللہ! یہ کیسا غضب والا کلام ہے...!! اَوْلیائے کرام سے دُشمنی رکھنے والوں کو کیسا ڈانٹا گیا ہے...!! تاریخ گواہ ہے، جس نے بھی اَوْلیائے کرام کو تکلیف پہنچائی ہے اس کا انجام عبرتناک (*Terrible*) ہی ہوا ہے۔

تکلیف پہنچانے والے عبرتناک موت مرے

پیارے اسلامی بھائیو! علّامہ محمد بن یحییٰ حَلَبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد کو بھی اگر کسی نے اَذِیّت پہنچائی تو وہ خود بھی تباہ و برباد ہوا اور اس کی اَوْلاد بھی ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ ❁ شیخ احمد بن قاسِم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد میں سے ہیں، ایک بدبخت نے ایک مرتبہ انہیں سخت تکلیف پہنچائی، ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ پاک نے اسے تباہ و برباد کر دیا، یہاں تک کہ اس کی اَوْلاد میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا، رَبِّ کائنات نے اس کی نسل ہی مٹا ڈالی ❁ اسی طرح وزیر ناصِرُ الدِّین نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلادِ پاک کو طرح طرح سے ستایا، یہاں تک کہ اُنہیں شہر بغداد سے نکال دیا۔ اللہ پاک نے اسے اس گستاخی کی سزا دی اور یہ وزیر انتہائی دردناک (*Painful*) طریقے سے موت کے گھاٹ اُتر گیا۔[2]

1 ...الزہد لاحمد بن حنبل، اخبار موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام، صفحہ:96، حدیث:342۔
2 ...قلائد الجواہر، صفحہ:56۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی گستاخی اور ان کی دُشمنی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہمارے دِلوں میں ہمیشہ اَوْلیائے کرام کی محبّت جگمگاتی رہے، کاش! اسی محبّت میں زِندہ رہیں، اسی میں مریں، روزِ قِیامت اس محبّت کے ساتھ ہی اُٹھیں اور اسی کے صدقے بلاحِساب جنّت میں داخِل ہو جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

مَحْفُوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مُجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو! پُر فِتَن دَور ہے، فتنے مختلف انداز سے سَر اُٹھا رہے ہیں، ایسے حالات میں عاشقانِ رسول کی **دینی تحریک دعوتِ اسلامی** کا دِینی ماحول اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، اپنے دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، صحابۂ واَہْلِ بیت اور اَوْلیائے کرام کی محبّت کے چراغ سینے میں جلانے کے لئے اس دینی ماحول کے ساتھ وابستہ (**Linkup**) ہو جایئے اور استقامت کے ساتھ وابستہ رہیئے! 12 دِینی کاموں میں بھی خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام: علاقائی دورہ بھی ہے ❁ **حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے:** جو قدم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، انہیں جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی[2] ❁ نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے کے لئے گھر سے نکلنا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مکی

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:315۔
2 ...مسند امام احمد، جلد:6، صفحہ:507، حدیث:16356۔

www.dawateislami.net

مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دینے کے لئے بازاروں میں تشریف لے جاتے ❁ مختلف قبائل میں جا کر بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے ❁ **دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول** بھی اس پیاری ادا کو ادا کرنے کوشش کرتے ہیں ❁ گھر گھر، دُکان دُکان جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے ❁ لوگوں کو مسجد میں آنے کی دَعوت دی جاتی ہے ❁ نمازوں کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ ہم اسے علاقائی دورہ کہتے ہیں ❁ **آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر علاقائی دَورہ کیا کیجئے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ سُنّتِ انبیاء پر عَمَل کی سَعَادت ملے گی ❁ نیکی کی دَعْوت عام کرنے کا ثواب ملے گا ❁ حدیثِ پاک کے مطابق نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے جیسا ہے[1] ❁ اگر ہماری نیکی کی دعوت سے ایک شخص بھی نیک نمازی بن گیا تو یقین مانیئے! وارے ہی نیارے ہو جائیں گے ❁ (جس دِن اور جس مقام پر علاقائی دورہ ہوتا ہو، وہ بتایئے! مثلاً کہئے!) ہر بُدھ کو نمازِ عَصْر کے بعد فیضانِ مدینہ کے قریب محلے میں علاقائی دورہ ہوتا ہے، آپ بھی تشریف لے آیا کیجئے! نمازِ عَصْر فیضانِ مدینہ ہی میں پڑھیئے! پھر مِل کر نیکی کی دعوت عام کیا کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت ثواب ملے گا۔ آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں:

غیر مسلموں کا قبول اسلام

ضلع غازی پور (یوپی، ہند) ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے عصر کی نماز کے بعد **علاقائی دورہ** کے سلسلے میں ایک حجّام کی دوکان پر پہنچے جہاں چند ماڈرن نوجوان خوش گپیوں میں مصروف تھے، رہنما نے آگے بڑھ کر تعارف کروایا تو نیکی کی دعوت دینے والے اسلامی بھائی نے فوراً درد بھرے انداز میں نیکی کی دعوت دینا شروع کر دی۔ نیکی کی دعوت کے

1 ...ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدّال...الخ، صفحہ:628، حدیث:2670۔

www.dawateislami.net

بعد انہیں مسجد چلنے کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا مگر عاشقانِ رسول کے محبت بھرے اصرار پر بالآخر وہ نماز کے بعد ہونے والے بیان میں شرکت کرنے پر راضی ہو گئے۔ نماز کے بعد جونہی بیان کا آغاز ہوا وہ سبھی آ گئے۔ بیان کے اختتام پر دولتِ ایمان کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنے کا ذہن دیا، اس کے بعد وہ مسجد سے باہر چلے گئے۔ ابھی کچھ قوت ہی گزرا ہو گا وہ دوبارہ پلٹ آئے ان کے چہروں کے تاثرات کسی بڑے انقلاب کا پتا دے رہے تھے، وہ لوگ کہنے لگے: ہم غیر مسلم ہیں آپ ہمیں کلمہ طیبہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے! ہم دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ امیر قافلہ نے فوراً کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھا کر ان سب کو مسلمان کر دیا۔ پھر امیر قافلہ نے اسلام لانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ وہ کہنے لگے ہم نے بیان میں قبر کے حالات سنے کہ اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ وہ کیا معاملہ کرتی ہے اور بُرے کام کرنے والوں کے ساتھ کیسا بھیانک سلوک کرتی ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق آپ کا سنّت پر عمل اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنا دیکھ کر دل و دماغ نے گواہی دی کہ اہلِ اسلام ہی حق و سچ کے داعی اور راہِ نجات کے راہی ہیں۔[1]

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی | صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتُ الصلاۃ (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری

1 ... فیضان صدیق اکبر، صفحہ: 140-141 خلاصۃً۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 180۔

موبائل ایپلی کیشن بنام اوقاتُ الصلاۃ(Prayer Times)جاری کی ہے ❁اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کئے جاسکتے ہیں ❁اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل ❁اذکار (روحانی علاج) ❁مدنی چینل ریڈیو ❁نماز کے اوقات میں موبائل کو سائلنٹ (Silent)کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ریٹ(Rate)کم کروانا“ سُنّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔[2]

1 ...مشکوٰۃ، کتابُ الاِیمان، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...مسند ابی یعلیٰ، جلد:5، صفحہ:195، حدیث:6824ملتقطاً۔

اے عاشقانِ رسول! کوئی بھی چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانا سنّت ہے۔[1] ❁ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بھاؤ (یعنی **Rate** میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت ہے[2] ❁ ایک بار حضرت سُوَید بن قَیس رَضِیَ اللہُ عنہ کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے کچھ کپڑے خریدے۔ حضرت سُوَید بن قَیس فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے قیمت طے کی، کچھ کم کروایا، آخر وہ کپڑا خرید لیا۔[3] ❁ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً بوڑھے) یا فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے۔[4] ❁ بعض خریدار ریٹ کم کروانے کے لئے اور دُکاندار ریٹ کم نہ کرنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ بعض تو جھوٹی قسم بھی کھا لیتے ہیں، یہ گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کاش! ہم خرید و فروخت اور دیگر تمام معاملات میں شریعت کے پیروکار اور سُنَّت کے آئینہ دار بن جائیں۔ اے کاش...!!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:304 بتغیر قلیل۔
2 ...فتاوی رضویہ، جلد:17، صفحہ:128۔
3 ...ابو داود، کتاب: البیوع، باب: الرجحان فی الوزن، صفحہ:536، حدیث:3336۔
4 ...اِحیاءُ العُلوم مترجم، جلد:2، صفحہ:313 بتغیر قلیل۔

کراماتِ اَولیا کا ثُبوت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ....کرامت معجزے کا فیضان ہے
- ....حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت
- ....قرآنِ کریم میں کرامات کا ذِکر
- ....خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عنہا کی ایک کرامت
- ....احادیث میں کرامات کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک بار حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وضو کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہاں کنواں تو تھا مگر پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز (ڈول اور رسی) نہ تھی۔ آپ اِسی فکر میں تھے کہ اس کنویں سے پانی کس طرح حاصل کیا جائے (تاکہ وضو کرکے بروقت نماز ادا کی جاسکے)۔ اچانک ایک مکان کے اوپر سے ایک بچی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: محمد بن سلیمان جَزولی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ)۔ بچی نے حیرت سے کہا: اچھا! آپ ہی ہیں جن کی شُہرت (*Popularity*) کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی نہیں نکال پا رہے! یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں تھوک دیا۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** کمال ہو گیا! اس ننھی بچی کے تھوکتے ہی آناً فاناً (ہاتھوں ہاتھ) پانی اوپر آگیا اور کنویں سے چھلکنے لگا۔ حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وضو سے فراغت کے بعد اُس باکمال بچی سے فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟ کہنے لگی: میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتی ہوں۔ تو شیخ سلیمان جزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قسم کھائی کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کے موضوع

(Topic) پر کتاب (Book) لکھوں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر بکثرت درود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والی بچی کو اللہ پاک نے کیسی شاندار کرامت عطا فرمائی کہ اس کے تھوک سے کنویں کا پانی کناروں سے چھلکنے لگا، کاش اس باکمال بچی کے صدقے میں ہمیں اور ہمارے بچے اور بچیوں کو بھی کثرتِ دُرُود کی سعادت حاصِل ہوتی رہے۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی اپنے ساتھ تسبیح رکھتے ہیں اور مکی مدنی سرکار، محبوبِ ربِ غفار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پُر انوار پر کثرت سے درود وسلام پیش کرتے رہتے ہیں۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ اور مَدارِسُ الْمَدِینہ بوائز اینڈ گرلز کے بعض طلبا و طالبات روزانہ بلا ناغہ کئی کئی ہزار بار درود شریف پڑھنے کی سعادت پاتے ہیں۔

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے | میری فضول گوئی کی عادت نکال دو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان

1 ...سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف...الخ، اللطیفۃ الخامسۃ عشرۃ بعد المائۃ، صفحہ:158۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔
3 ...بخاری، کِتَابُ بَدْءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁باادب بیٹھوں گا ❁خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا سے تقدیر بدل دی

ہمارے پیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور مُبارَک میں ابو مظفر نامی ایک تاجِر تھا۔ ایک مرتبہ یہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! میں تجارت کے لئے ملکِ شام جارہا ہوں۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔

وَلی تو آخر وَلی ہوتے ہیں، ان کی نگاہیں لَوحِ محفوظ کو بھی دیکھ لیتی ہیں۔ چنانچہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا تقدیر کا حال جان کر، غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: آپ اپنا سفر ملتوی کر دیجئے! اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔

تاجِر یہ بات سُن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالَم میں واپس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مِل گئے۔ پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ تاجِر ابو مظفر نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پریشان نہ ہوں، شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سب بہتر ہو جائے گا۔ تاجِر ابو مظفر نے آپ کی بات مان لی اور قافلے کے ساتھ ملکِ شام روانہ ہو گیا، اسے کاروبار میں بہت نفع ہوا، اس سفر کے دوران تاجِر ابو مظفر نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہے کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لُوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ خوف کے مارے اس کی آنکھ کھل گئی،

گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہیں تھا۔

چنانچہ یہ کافی سارا منافع کما کر خوشی خوشی بغداد پہنچا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مِلوں یا شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے! اِتّفاقاً راستے میں ہی شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مل گئے۔ آپ نے تاجِر کو دیکھتے ہی فرمایا: پہلے جا کر غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملو کہ وہ محبوبِ رَبّانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعا مانگی تھی، تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔[1]

کِھلا میرے دِل کی کلی غوثِ اعظم | مِٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم
نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا | خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم
صدا گر یہاں میں نہ دُوں تو کہاں دُوں | کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم
جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے | جو عادَت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی شان بہت بلند ہے، یہ نیک بندے اللہ پاک کے بڑے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں، رَبِّ کائنات ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتا ہے، انہی میں سے ایک انعام کرامت بھی ہے۔ کرامت یقیناً حق ہے، زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک کبھی بھی اس مسئلے میں اَہلِ حق کے درمیان اختلاف (*Disagreement*)

1 ...بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا... الخ، صفحہ:64 خلاصۃً۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:119-120 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

نہیں ہوا، سبھی کا مُتَّفَقَہ عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات ظاہِر ہوتی رہی ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قیامت تک اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لاتے رہیں گے اور ان سے کرامات بھی ظاہِر ہوتی رہیں گی۔

کرامت کسے کہتے ہیں؟

کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو یعنی ظاہِری اَسباب کے ذریعے اس کا ظاہِر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے: مُردے کو زِندہ کر دینا، یہ عادۃً ممکن (*Possible*) نہیں ہے، اگر کوئی وَلِیُّ اللہ اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو زِندہ کر دیں تو اسے **کرامت** کہیں گے، ایسے ہی صِرْف ہاتھ لگا کر، آنکھ سے دیکھ کر لاعِلاج مریض (*Incurable Patient*) کو شِفا دے دینا، کسی آلے (مثلاً موبائل وغیرہ) کے بغیر دُور سے سُن لینا، دِل کی بات جان لینا، مدد کو پہنچ جانا، سینکڑوں کلو میٹر کا سَفَر سُواری کے بغیر ہی منٹوں میں طے کر لینا وغیرہ، ایسے کام اگر وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہوں تو اسے **کرامت** کہتے ہیں، ایسے ہی کام اگر اللہ پاک کے سچّے نبیوں سے ظاہِر ہوں تو انہیں **معجزہ** (*Miracle*) کہتے ہیں[1] جبکہ کسی عام مؤمن سے ایسا کام ظاہِر ہو جائے تو اسے **مَعُوْنَت** کہا جاتا ہے۔[2]

کرامت معجزے کا فیضان ہے

علّامہ یُوسُف بن اسماعیل نَبْہَانِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وَلِی کی کرامت اَصْل میں نبی

1 ...شرح العقائد النسفیہ، صفحہ: 313-314 مفصلاً۔
2 ...النبراس، صفحہ: 430۔

کا معجزہ ہوتی ہے (کیونکہ وَلی سے کرامت ظاہِر ہونا نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے سچّا ہونے کی دلیل ہے کہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیروکار کی یہ شان ہے، خُود اس نبی کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا)۔ مزید لکھتے ہیں: جب بندہ اپنے نفس کو، اپنی نفسانی خواہشات کو مٹا کر ہر طرح سے اللہ پاک کی رِضا میں راضِی ہو جاتا ہے، وہی کام کرتا ہے، جس میں اللہ پاک کی رِضا ہو، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، ان سے مُنہ موڑ لیتا ہے، غرض کہ اپنے آپ کو اللہ پاک کی مرضِی میں فَنا کر دیتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے اُس بندے کی مرضِی کو پُورا فرماتا ہے۔[1]

صحابیٔ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ مدائن شہر سے نکلے، آپ کا ایک مہمان (Guest) بھی آپ کے ساتھ تھا، (راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا)، ہرن جنگل میں چل رہے تھے اور پرندے ہوا میں اُڑ رہے تھے، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی (Hospitality) کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جایئے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ کی آواز سُنی تو ایک ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِر خِدْمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت

1 ... جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، جلد:1، صفحہ:13 ملتقطاً۔

سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔[1]

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ کرامت اللہ پاک کا ایک فضل ہے جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت

بخاری شریف میں ایک **حدیثِ قدسی** ہے۔ **حدیثِ قُدسی** اس حدیث شریف کو کہتے ہیں؛ جس میں فرمان اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی (*Enmity*) رکھی، میں اسے اِعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک

1 ... جامع کرامات الاولیاء، ہذا کرامات اربعۃ وخمسین ولیا... الخ، جلد:1، صفحہ:116۔

www.dawateislami.net

کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔[1]

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کر لیتا ہے جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔[2]

حدیثِ پاک کی ایک مثال سے وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مُبارَک اعضا میں رَبِّ قادِر و قَیُّوم کی دِی ہوئی خاص طاقت (*Special Power*) کیسے رکھ دی جاتی ہے، وہ کیسے کام کرتی ہے، یہ بات ایک مثال (*Example*) سے سمجھاتے ہوئے حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھئے! لوہا (*Iron*) جلاتا نہیں ہے، بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اگر لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر دیتی ہے، لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے، اب اگرچہ لوہا وہی ہے مگر اس کے کام بدل گئے، پہلے یہ ٹھنڈا تھا، جلاتا نہیں تھا، اب اس میں

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 309۔

بھی تپش آگئی، یہ بھی جلانے لگے گا۔ مزید غور کیجئے! اب لوہا کام اگرچہ وہی کر رہا ہے، جو آگ کرتی ہے مگر کوئی بھی عقل مند یہ نہیں کہے گا کہ لوہا آگ بن گیا ہے یا آگ لوہا بن گئی ہے۔ یہ صِرْف سمجھانے کی ایک مثال ہے، اسی سے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی شان سمجھ لیجئے کہ اَوْلیائے کرم رَحمۃُ اللہِ علیہم جب اللہ پاک کی کامِل فرمانبرداری کرتے ہیں، خُود کو اللہ پاک کی رضا میں فنا کر دیتے ہیں، دِن رات اللہ پاک کی محبّت میں گزارتے ہیں تو اب اللہ پاک اپنے کرم و فضل سے ان اپنے محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ ان بندوں کی قدرت و طاقت دیکھ کر خُدا کی قدرت یاد آجاتی ہے لیکن اس مقام میں بھی بندہ بندہ ہے اور اللہ اللہ ہے۔[1]

یہی بات کسی فارسی شاعِر نے کہی:

خاصانِ خُدا خُدا نَبَاشُد | لیکن زِ خُدا جُدا نَبَاشُد

ترجمہ: یعنی اللہ والے خُدا نہیں ہوتے مگر یاد رکھو! یہ خُدا سے جُدا بھی نہیں ہوتے۔

اللہ پاک کی عطا میں کوئی روک نہیں ہے

حضرت علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (یہیں سے ایک اور بات بھی سمجھ لیجئے!) جب آگ میں یہ قدرت ہے کہ وہ چند منٹوں میں لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر سکتی ہے تو کیا رَبِّ کائنات اپنے محبوب بندوں کو اپنی قُدْرت کا مظہر نہیں بنا سکتا...؟؟ بالکل بنا سکتا ہے،[2] اللہ پاک بڑی قُدْرتوں والا ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی

1 ...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ: 144-145 بتغیر قلیل۔
2 ...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ: 145 بتغیر قلیل۔

عطاؤں کا کوئی شُمار نہیں ہے، وہ خُود فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (پارہ:15، بنی اسرائیل:20)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رَوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو بے پناہ طاقتیں اور کرامات عطا فرمائے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔

اس لئے کرامت کا انکار کرنا اَصْل میں کرامت کا اِنکار نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا اور اس کی قُدْرت کا انکار ہے، یعنی جو بندہ ولیوں کی کرامات نہیں مانتا، وہ گویا یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو کچھ عطا نہیں فرما سکتا۔ الامان والحفیظ! اللہ پاک ہمیں ایسی بے ادبی سے اور ایسے بُرے نظریے سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ بیشک کرامت حق ہے اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بہت ساری کرامات کا ظُہور بھی ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں کرامات کا ذِکْر

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات ذِکْر کی گئی ہیں۔ مثال کے طَور پر ❁ اَصحابِ کہف جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اُمّتی اور بلند رُتبہ ولی ہیں، ان کے مُتَعَلِّق قرآنِ کریم میں پُوری سُورت موجود ہے، جس میں بیان ہوا کہ یہ بلند رُتبہ حضرات 300 سال تک سوتے رہے، اس دوران نہ ان کے جسموں کو کوئی نقصان پہنچا، نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف ہوئی، پھر 300 سال کے بعد یہ بالکل صحیح سلامت اُٹھ گئے، ان کے ساتھ ان کا کُتّا بھی تھا، وہ بھی غار (Cave) کے دروازے پر تھا، وہ بھی ان کے

ساتھ 300 سال سوتا رہا، اسے بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اتنا لمبا عرصہ سوتے رہنا، ان کے جسموں میں کوئی تبدیلی نہ ہونا، پھر صحیح سلامت جاگ جانا اَصحابِ کہف کی کرامت ہے۔**[1]

بے موسم کے پھل ملنا بھی کرامت ہے

اسی طرح قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والِدَہ محترمہ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کی بھی کرامات کا ذِکر ہے۔ آپ جب دُودھ پینے کی عمر میں تھی، آپ کے خالُو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام آپ کی کفالت فرماتے تھے۔ مسجدِ اقصیٰ شریف میں ایک حجرہ تھا، حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے انہیں وہاں رکھا، حجرے کی چابی حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کے پاس رہتی تھی، آپ کے عِلاوہ نہ کوئی اندر جاتا تھا، نہ کوئی باہَر نکلتا تھا، اس کے باوُجُود جب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام حجرے میں جاتے تو وہاں بے موسمے پھل (*Non-Seasonal Fruits*) دیکھتے،[2] وہ پھل جو ان دِنوں مارکیٹ میں نہیں ملتے تھے، وہ پھل حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کے حجرے میں موجود ہوتے تھے، اب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا: اے مریَم! یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا نے جو ایمان افروز جواب دیا، دِل کے کانوں سے سنیئے! آپ نے کہا:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ(۳۷)

(پارہ:3، آل عمران:37)

تَرجَمہ کَنْزُ الْعِرْفان: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:15، الکہف، زیرِ آیات:16-17، جلد:7، صفحہ:443-444 خلاصۃً۔
2 ... حاشیۃ الصاوی علی تفسیر جلالین، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جز:1، جلد:1، صفحہ:231۔

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا نرالا اور ایمان افروز جواب ہے، یہاں دیکھئے کتنی کرامات کا ذِکْر ہے ❁ ننھی عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا گفتگو کرنا، یہ ایک کرامت ❁ اس عمر میں جب بچوں کو درست بولنا بھی نہیں آرہا ہوتا اس عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا اللہ پاک کو پہچانا، اس کی صِفَات کو جاننا کہ وہ رازِق بھی ہے، وہ خالِق بھی ہے، وہ عظیم قُدرتوں والا بھی ہے، وہ اپنے بندوں کو غیب سے بے موسمے پھل عطا فرما سکتا ہے، یہ سب کچھ جان لینا، یہ دوسری کرامت ❁ اور آپ کی عزّت و اِکْرام میں غیب سے بے موسمے پھل آجانا، یہ تیسری کرامت ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن میں نہ بولنے کی عمر میں بولنا، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر قرآن میں ہوا ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن ہی میں اللہ پاک کی پہچان اور ایسا عِلْم جان لینا جو بڑے بڑوں کو بھی مشکل سے آتا ہو، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر بھی قرآنِ کریم میں ہے ❁ اور غیب سے رِزْق ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور اس کا بھی ذِکْر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

غوثِ پاک کی بچپن شریف کی کرامات

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! یہ 3 قسم کی کرامات اس اُمّت کے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بھی ظاہِر ہوتی ہیں۔ کتنے ایسے اَوْلیائے کرام ہیں جو بچپن ہی میں ایسی علمی باتیں کیا کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی، دُور کیا جانا، ہمارے آقا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن شریف کی بھی کئی کرامات ہیں؛ ❁ آپ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھے، آپ کی

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جلد:3، صفحہ:399 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

اَمّی جان کو چھینک آتی، وہ الحمد للہ کہتیں تو پیٹ سے آواز آتی: یَرْحَمُكِ اللہ۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کرامت...!! اندازہ لگا لیجئے! آج کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں چھینک کا جواب دینا آتا ہے؟ بلکہ کتنے ایسے ہیں جنہیں معلوم ہے کہ چھینک کا جواب دینے کا بھی کوئی تصوُّر ہے، پھر عربی گرائمر (Arabic Grammar) میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مہارت دیکھئے! جب مرد کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہتے ہیں اور جب عورت کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكِ اللہ کہتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کے پیٹ ہی میں کیسی مہارت رکھتے تھے، کلام بھی کرتے اور عربی میں عربی گرائمر کا لحاظ رکھ کر بولا کرتے تھے۔

اسی طرح غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ علیہ ابھی 5 سال کی عمر (Age) میں تھے، جب آپ پہلی بار بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو آپ نے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا اور 18 سپارے پڑھ کر سُنا دیئے! وہ بزرگ فرمانے لگے: بیٹا اور پڑھیے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری امی جان کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اُن کے پیٹ میں تھا، اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں سُن کر یاد کر لیا کرتا تھا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَوْلیائے کرام کی شان...!! معلوم ہوا بہت سارے ولی وہ ہیں جو پیدائشی ولی ہوتے ہیں، اللہ پاک اُن کے سر پر وِلایَت کا تاج سجا کر ہی دُنیا میں بھیجتا ہے، لہٰذا اُن سے بچپن شریف میں بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

---

1 ...مُنّے کی لاش، صفحہ:3 بتغیر قلیل۔
2 ...مُنّے کی لاش، صفحہ:4 بتغیر قلیل۔

خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عنہا کی ایک کرامت

اسی طرح غیب سے کھانا ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور یہ تو وہ کرامت ہے جو خُود سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری حیات میں بھی ظاہِر ہوئی، جی ہاں! سیدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کے لئے غیب سے کھانا آنے کی حکایت سنیے!

برکت والا برتن

قحط (Famine) کے زمانہ میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو شہزادیٔ رسول حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ عنہا نے (ایک برتن میں) ایک بوٹی اور 2 روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے جب اس برتَن کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ برتن روٹیوں اور بوٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی یہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

پھر حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مولا علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رضی اللہُ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ کھانا تناوُل فرمایا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تفسیر رُوحُ البَیان، پارہ:3، آلِ عمرٰن، زیر آیت:37، جلد2، صفحہ:31۔

سُوکھے تنے پر فوراً پھل لگ گئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کی ایک اور بھی کرامت قرآنِ کریم میں ذِکْر ہوئی ہے، چنانچہ پارہ:16، سورۂ مریَم میں یہ واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت (Birth) کا وقت قریب تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا اکیلی تھیں، آپ کو کچھ کھانے کی حاجت تھی، آپ کے قریب ہی ایک سُوکھا ہوا کھجور کا تنا تھا، اس پر پتے بھی نہیں تھے، خالی تنا ہی باقی تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کو حکم ہوا:

وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿۲۵﴾ (پارہ:16، مریم:25)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: وہ تنا بالکل خشک تھا جب حضرت مریَم رحمۃُ اللہِ علیہا نے اسے حرکت دی تو آپ نے تنے کے اُوپر دیکھا وہاں ٹہنیاں نکل آئی تھیں، پھر ان پر پھول لگے، پھول، کچی کھجوروں میں تبدیل ہوئے، ان پر رنگ آیا، چُھوارے بنے، پھر پک گئیں اور تازہ رس دار کھجوریں بن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے سامنے گرنے لگیں، کوئی بھی ان میں سے پھٹتی نہیں تھی۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر میں ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: اَوْلیائے کرام کا ہاتھ لگنے کی برکت سے خشک تنے ہرے ہو

1 ... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، مریم، زیرِ آیت:25، جز:11، جلد:6، صفحہ:17۔

جاتے ہیں، باغ کھلتے ہیں، پھل پُھول لگتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی برکت سے خشک سالی ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کرامت ہے اور اس کا ذِکر بھی کہاں ہوا؟ قرآنِ کریم میں۔

دُعائے غوثیہ کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! اس اُمّت کے اَولیائے کرام سے بھی ایسی کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ شیخ ابو مظفر اسماعیل بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے پاس 2 کھجور کے درخت تھے، جو بالکل خشک (Dry) تھے، 4 سال سے اِن پر پھل نہیں لگا تھا، میں اِنہیں کاٹنے کی سوچ رہا تھا، پھر یُوں ہوا: میری قسمت چمکی، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے باغ میں تشریف لائے، آپ نے ایک کھجور کی نیچے وُضُو فرمایا، دوسری کے نیچے 2 رکعت نَماز پڑھی، پھر مجھے دُعا دی: اللہ پاک تمہاری زمین، تمہارے دِرْہم، تمہارے پیمانے اور تمہارے مویشیوں میں بَرَکت دے۔

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی یہ برکت ہوئی کہ ❁ اس سال میری آمدنی (Income) پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوئی ❁ میں ایک درہم خرچ کرتا تو کئی گُنا منافع (Profit) ملتا ❁ میں نے گندم کی 100 بوریاں جمع کیں، ان میں سے 50 صدقہ کر دیں، باقی میں سے استعمال کرتا رہا، پھر گنتی کی تو وہ 100 کی 100 موجود تھیں ❁ اِسی طرح میرے مویشی اِتنے ہو گئے کہ اِن کی گنتی نہیں ہوتی تھی اور آپ کی دُعا کی یہ بَرَکت سالہا سال مجھے نصیب رہی۔[1]

فاصلے سمٹ جانا بھی کرامت ہے

اے عاشقانِ رسول! اَولیائے کرام کی وہ کرامات جن کا ذِکر قرآنِ کریم میں آیا ہے،

1 ... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فصولِ من کلامہ مرصعا... الخ، صفحہ: 91 ملتقطاً۔

ان میں سے ایک کرامت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے صحابی حضرت آصَف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بھی ہے۔ پارہ:19، سورۂ نمل میں یہ واقعہ بیان ہوا، جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا، جو پہلے غیر مسلمہ تھیں، سُورج کی پُوجا کیا کرتی تھیں، مُلکِ یمن کی ملکہ (Queen) تھیں، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کو جب اس کے متعلق خبر ہوئی تو آپ نے اسے خط لکھا اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، اب حضرت ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا اسلام قبول کرنے کی نِیّت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی طرف روانہ ہوئیں، ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا کا ایک تخت تھا، انہوں نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے (Locks) لگوا دیئے۔ ملکہ بلقیس کا لشکر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام سے تقریباً 3 مِیل کے فاصلے (Distance) پر تھا، اس وقت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لے آئے؟ ایک جِنّ نے کہا: میں دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے حاضِر کر دوں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اب حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، النمل:40)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے آنکھ جھپکا کر دیکھا تو تخت آچکا تھا۔[1] اللہ! اللہ! یہ ہے وَلِیُّ اللہ کی کرامت...!! میلوں دُور کا فاصلہ... کئی کلو وزنی تخت...

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:19، النمل، زیرِ آیت:22-40، جلد:7، صفحہ:193-203 ملتقطاً۔

حضرت آصَف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دربارِ شاہی میں ہیں، آپ نے پلک جھپکنے کی دَیر میں تخت حاضِر کر دیا، اس سے معلوم ہوا؛ اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، ان کے لئے فاصلے فاصلے نہیں رہتے، یہ سینکڑوں کلومیٹر کا فاصلہ لمحہ بھر میں طے کر لیا کرتے ہیں، یہ بھی کرامت ہے اور یہ کرامت کہاں ذِکر ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔

امام سیوطی حج پر کیسے پہنچے...؟

الحمد للہ! اس اُمّت کے بھی کئی اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے ایسی کرامات کا ظُہور ہوا ہے۔ مثال کے طَور پر امام جَلَالُ الدِّیْن سُیُوْطی شَافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے امام، بہت بڑے عالِمِ دِین ہیں۔ آپ کے خادِم محمد بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز امام سُیُوْطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: اگر میرے مرنے سے پہلے تم میرا راز (Secret) ظاہِر نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھنے کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا: جی! ٹھیک ہے (یعنی میں راز ظاہِر نہیں کروں گا)۔ چنانچہ امام سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: آنکھیں بند کر لو! میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ہم تقریباً 27 قدم چلے تھے کہ فرمایا: اب آنکھیں کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم مکہ مکرمہ میں جنّتُ الْمَعْلٰی کے دروازے پر تھے، پھر ہم نے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت خدیجۃُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللہُ عنہا کے مزارِ پاک کی زیارت کی، پھر حرمِ پاک میں پہنچے، طواف کیا، زَم زَم شریف پیا، پھر مقامِ ابراہیم کے قریب بیٹھے رہے، پھر عصر کی نماز پڑھی، یہ سب کچھ کر لینے کے بعد امام سُیُوْطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے (یعنی اپنے خادِم محمد بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو) فرمایا: اگر چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو، ورنہ حاجیوں کے ساتھ آجانا۔ میں نے عرض کیا: حضور کے ساتھ ہی چلوں گا۔ چنانچہ ہم جنّتُ الْمَعْلٰی کے

دروازے تک آئے، امام سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آنکھیں بند کر لو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: آنکھیں کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم واپس مِصر (Egypt) پہنچ چکے تھے۔[1]

ہر جمعرات بریلی سے مدینے کا سفر

ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر جمعرات (Thursday) کو بریلی سے مدینۂ مُنَوَّرہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جمیلِ رضوی کے بیٹے مولانا حمید الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں چھوٹا بچہ تھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مجھ سے بھی اور ہر بچے سے آپ کہہ کر گفتگو فرماتے تھے۔ ڈانٹنا، جھاڑنا اور تو تکار آپ کے مزاج مبارک میں نہیں تھا۔ ایک جمعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر پر حاضِر تھا، کوئی صاحِب ملنے آئے۔ یہ وقت عام ملاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ضِد پر تھے کہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملنا ہی ملنا ہے۔ چنانچہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا۔ مگر کمرے میں تو کیا پُورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں نظر نہیں آئے۔ ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اسی شش و پنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اچانک اپنے کمرۂ خاص سے باہَر تشریف لائے۔ سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہیں آئے، اب آپ کمرے ہی سے باہَر تشریف لائے ہیں، اس میں کیا راز ہے۔ لوگوں کے بار بار پوچھنے پر فرمایا: الحمد للہ! میں ہر جمعرات

1 ... اَلْکَوَاکِبُ السَّائِرَہ باعیان المائۃ العاشرۃ، جلد:1، صفحہ:229 ملتقطاً۔

کو اس وقت اپنے اسی کمرے سے مدینۂ منورہ حاضری دیتے جاتا ہوں۔[1]

جہاں سے چاہیں مدینے کو جا نکلتے ہیں
ہمیں زمیں پہ سفر کی اجازت ایسی ہے

غیر مسلم کو کلمہ پڑھا کر اَبدال بنا دیا

ایسے ہی حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ!! وہ تو ولیوں کے سردار ہیں، ان کی تو شان ہی نِرالی ہے۔ شیخ ابو حسن بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں رات بھر جاگتا رہتا تاکہ کسی وقت حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت بجالاؤں، ایک رات میں نے دیکھا: حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مکان سے باہر تشریف لائے، میں نے پانی کا لوٹا حاضر کیا، آپ نے ادھر توجہ نہ فرمائی اور دروازے کی طرف تشریف لے گئے، دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ تشریف لے چلے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شہر بغداد سے باہَر تشریف لے آئے، ابھی **چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک شہر نظر آیا**، میں نے وہ شہر پہلے نہیں دیکھا تھا۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس شہر میں داخل ہوئے اور ایک مکان میں تشریف لے گئے، وہاں 6 شخص بیٹھے تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کی تعظیم کی اور سلام عرض کیا، اس مکان کے ایک کونے سے کچھ رونے اور کراہنے کی آواز آرہی تھی، تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس مکان کے کونے میں جا کر ایک میّت (***Dead Body***) کو کندھے پر رکھ کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک شخص کو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں پیش کیا گیا، اس کی مونچھیں بڑی بڑی، سَر ننگا تھا اور ظاہِری حلیے

1 ...بریلی سے مدینہ، صفحہ:2-3 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

سے کوئی کافِر لگ رہا تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا، پھر اس کے سر اور مونچھوں کے بال کٹوائے، ٹوپی پہنائی اور مُحَمَّد نام رکھا۔ پھر باقی 6 لوگ جو پہلے سے وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا: **ہم نے اُس ساتویں کی جگہ اس کو مُقرر کیا۔** یہ فرما کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باہر تشریف لائے، **پھر چند قدم ہی چلے تھے کہ بغداد پہنچ گئے۔** میں بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور میں مدرسے میں چلا گیا۔

میں حیران تھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ وہ شہر کون تھا؟ میّت کس کی تھی؟ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسے کلمہ پڑھایا؟ رات اسی فِکْر میں کٹ گئی۔ صبح کو جب میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے پڑھنے بیٹھا تو رُعب کے مارے زبان نہ کھلی۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! پڑھتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! رات کا واقعہ کیا تھا؟ مجھے اس سے آگاہ فرمایئے! حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ (اِیران کا ایک شہر) **نَہاوَند** تھا اور وہ 6 شخص وقت کے اَبدال تھے اور جس کی تم نے کراہنے کی آواز سُنی وہ ساتویں اَبدال تھے، ان کی نَزع کا وقت تھا، پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

اور وہ شخص جسے میں نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، وہ قُسْطُنْطِیْنِیَّہ کا رہنے والا ایک غیر مسلم تھا، میں نے اسے مسلمان کر کے ساتویں ابدال کی جگہ مُقرر کر دیا۔ پھر فرمایا: **اے ابو حسن! جب تک میں زندہ ہوں یہ واقعہ کسی سے نہ کہنا۔**[1]

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی | بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم!

1 ... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا... الخ، صفحہ: 138 ملتقطا۔

کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد | واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم!
ہو کرم! حسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی | نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیث میں کرامات کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا؛ کرامت حق ہے، اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو، اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو یہ شان عطا فرماتا ہے کہ ان سے کرامات کا ظُہور ہوتا ہے، قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات کا ذِکر موجود ہے، ایسے ہی حدیثِ پاک کی مشہور اور سب سے معتبر کتابوں **بخاری شریف** اور **مسلم شریف** میں بھی کئی کرامات کا ذِکر موجود ہے۔ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو پچھلی اُمّتوں کے ولیوں کی کرامات سُنائیں۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے اَحادِیث میں بیان ہونے والی چند کرامات بھی سُن لیتے ہیں:

بچہ بول اُٹھا

حدیثِ پاک میں جُرَیج راہب کی کرامت کا ذِکر ہے، حضرت جُرَیج پچھلی اُمّتوں میں ایک وَلی تھے، ایک مرتبہ کسی بدکار عورت نے ان پر گندا الزام لگایا اور اپنے ناجائز بچے کے متعلق کہا کہ یہ جُرَیج رحمۃُ اللہِ علَیْہ کا بیٹا ہے، اس پر حضرت جُرَیج رحمۃُ اللہِ علَیْہ نے اس بالکل ننھے بچے سے فرمایا: بیٹا! بتاؤ! تمہارا والِد کون ہے؟ وہ بچہ جسے پیدا ہوئے ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے بول کر بتایا کہ میرا والِد فُلاں ہے۔[2]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561ملتقطاً۔
2 ...الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین، صفحہ:23، حدیث:33 خلاصۃً۔

یہ حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت تھی، جو ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائی اور امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے اپنی کتاب میں ذِکْر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے کرامات ظاہِر ہونا بھی حق ہے اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامات سنانا، لوگوں کو بتانا ہمارے پیارے اللہ کریم کا بھی طریقہ ہے اور ہمارے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا بھی مَبارَک انداز ہے۔

الحمد للہ! اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامات سننے سنانے سے دِلوں میں ان کی محبّت بڑھتی ہے اور اس پاکیزہ ایمانی محبّت کی برکت سے قبر میں، حشر میں، قیامت کے دِن امن ملتا اور دِل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے ساتھ گہری محبّت بھی کیا کریں، ان کی سیرت بھی پڑھتے رہا کریں، ان کی کرامات، ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر، سُن کر ایمان تازہ کرتے رہا کریں۔

اَوْلیائے کرام سے مدد مانگنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو کرامات عطا کی جاتی ہیں، ایسے ہی انہیں مخلوق کا مددگار بھی بنایا جاتا ہے، یہ بھی اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی ایک کرامت ہے کہ اللہ پاک کے یہ محبوب بندے مدد کے لئے پُکارنے والوں کی صدا سنتے اور ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔ بعض لوگ اس حوالے سے شیطانی وسوسوں کا شِکار ہوتے ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک تَرِیْن وار ہے اور اس

طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ (*Mislead*) کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی مدد** ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ (پارہ:9، الانفال:12)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرفان: یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے بھی غیرُ اللہ ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو کافِر اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت نہیں کر سکتا۔

پھر غور فرمایئے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (پارہ:4، آلِ عمران:123)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے مُقرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت سے مدد کریں تو یہ مدد غیرُ اللہ کی مدد نہیں **بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے** جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بندوں سے مدد کی ترغیب

حدیثِ پاک میں بندوں سے مدد مانگنے کی باقاعِدہ ترغیب موجود ہے، 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سنئے! **(1):** میرے رَحم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رِزْق پاؤ گے۔[1] **(2):** بھلائی اور اپنی حاجتیں اچّھے چہرے والوں سے مانگو۔[2]

(3): جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یار و مددگار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ (پاک) کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔[3]

عظیم مُحَدِّث، شارحِ صحیح مسلم، علّامہ نَوَوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خُود مجھے اس حدیث شریف کا تجربہ ہوا ہے، ہم چند لوگ ایک مرتبہ کہیں سَفَر پر تھے، ہمارا جانور ہم سے چھوٹ کر بھاگ گیا، ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے، اس وقت میں نے یونہی پُکارا: اے اللہ پاک کے بندو! میری مدد کرو! بس اتنا کہنا تھا کہ وہ جانور رُک

1 ... جامع صغیر، صفحہ:72، حدیث:1106۔
2 ... معجمِ کبیر، جلد:5، صفحہ:271، حدیث:10947۔
3 ... معجمِ کبیر، جلد:7، صفحہ:48، حدیث:13737۔

گیا اور ہم اسے پکڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔[1]

بہر حال **پیارے اسلامی بھائیو!** مصیبت آئے، پریشانی آئے، کوئی مشکل ہو، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پُکارنے، آپ سے مدد مانگنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ صدیاں گزر گئیں، بڑے بڑے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم، عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دوسرے بزرگوں کو اللہ پاک کی مدد کا مظہر سمجھ کر انہیں پُکارتے، ان سے مدد مانگتے آئے ہیں اور الحمد للہ! بارہا کا تجربہ ہے کہ اللہ والوں سے مدد چاہیں تو یہ مدد فرماتے ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے محبّت کرنے، ان کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے، اَوْلیائے کرام کی شان و عظمت پر ایمان رکھنے، ان کا ادب کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے اور ان کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی فیضانِ غوثِ پاک** ہے، فیضانِ خواجہ و رضا بلکہ فیضانِ اَوْلیا ہے، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارک تعلیمات سیکھنے، ان کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنی زِندگی چمکانے، سینہ مدینہ بنانے یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دینی کاموں میں

1 ... اذکار للنووی، کتاب اذکار المسافر، باب مایقول انفلتت دابتہ، صفحہ: 415۔

www.dawateislami.net

بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **نیک اعمال** بھی ہے۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (پ28، الحشر:18)

تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنا مُحاسَبہ اور مرنے کے بعد کے لئے عَمَل کرے[1] اپنی اِصلاح کرنے اور خود کو شیطان سے بچانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی عادات، اپنے کردار اور اپنے اَعْمال کا جائزہ لیا کریں۔

دورِ حاضِر میں امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا جائزہ لینے کا آسان طریقہ دیا ہے: **رسالہ نیک اَعْمال** (مبلغ کو چاہئے کہ نیک اَعْمال کا رسالہ پاس رکھے اور دِکھا بھی دے) بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لئے **نیک اَعْمال رسالے** میں 72 سوال جواب لکھے ہیں ہر سوال کے نیچے 30 خانے ہیں روزانہ سوال پڑھ کر اپنا جائزہ لینا ہوتا اور خانے بھرنے ہوتے ہیں دُرُست اسلامی زِندگی گزارنے کا یہ بہترین نسخہ ہے اس کے ذریعے نہ جانے کتنوں کی اِصلاح ہو چکی ہے **آپ بھی یہ رسالہ خریدیئے!** روزانہ اپنا جائزہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت فائدہ ہو گا اَخلاق سنْوریں گے کردار اچھا ہو گا عادات بہتر ہوں گی نیکیوں پر استقامت ملے گی گُناہوں سے نفرت ہو گی دِل روشن ہو گا محبّتِ اِلٰہی نصیب ہو گی عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا

1 ... ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ:583، حدیث:2459۔

www.dawateislami.net

❁روحانیت ملے گی اور ❁فِکرِ آخرت نصیب ہو گی۔ نیک اَعْمال (Naik Amaal) نامی موبائل ایپلی کیشن بھی موجود ہے، چاہیں تو اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے! اور روزانہ وقت مُقرَّر کر کے اس کے خانے فِل کرنے کی نِیّت کر لیجئے!

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مَیں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (Introduction) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرَج نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر مَیں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیِ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، مَیں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر

میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔

مَدَنی اِنعامات کی ہو ریل پیل
نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین (1)

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامک اِی بُک اپیلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اسلامک ای بک اپیلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس اپیلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (*Options*) موجود ہیں: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ تقریباً تمام ہی کتب و رسائل (تقریباً 38 زبانوں میں) اس اپیلی کیشن کا حصہ ہیں ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے تحریری بیانات مدنی ماہانہ مشوروں کے مدنی پھول اور مدنی مذاکرے کے سوال جواب (مختصراً) بھی اس اپیلی کیشن میں شامل کیے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 258۔

نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثمد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں، سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: **(1):** کبھی دونوں آنکھوں میں 3،3 سلائیاں **(2):** کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2، **(3):** تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2،2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تینوں طریقوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

اے عاشقانِ رسول! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، صفحہ:566، حدیث:3497۔

آلِہٖ وَسَلَّم سب سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی، پھر اُلٹی آنکھ میں سرمہ لگائیے۔[1]

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں(2)

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خُدا
چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلمِ حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو(3)

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:38۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:147۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطًا۔

دو خطرناک بھیڑیئے

(مال و عزّت کی محبت کے نقصانات)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حُبِّ مال وحُبِّ جاہ دِل میں نفاق پیدا کرتے ہیں
- ...مال کی محبّت نے مُنافِق بنا دیا (عبرتناک واقعہ)
- ...مال کی محبّت نے کفر تک پہنچا دیا
- ...قبر کا ساتھی کون...؟
- ...آخرت کس کے لئے ہے...!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مُجرِموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

وضاحت: یہ کیسا نرالا کرم ہے کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اپنے گنہگار اُمّتیوں کی بخشش کروانے خود تشریف لائیں گے، ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے دُنیا میں ایک کاغذ پر درود لکھا ہو گا، سرورِ عالَم نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کا لکھا ہوا یہ درودِ پاک اس کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے، جس کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور اس گنہگار کو بخش دیا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ... معجم اَوسط، جلد:1، صفحہ:497، حدیث:1835۔
2 ... سامانِ بخشش، صفحہ:93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، رَبِّ کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ ایمان ایک نُور ہے، جو بندے کے دِل میں رکھا جاتا ہے، پھر اس نُور کی روشنی، اس کی چمک دَمک بندے کے اَعْضا (مثلاً ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھ وغیرہ) میں، اُس کے اَفْعال میں، کردار میں، اَخْلاق میں نظر آتی ہے، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، جو دِل میں موجود نُورِ ایمان کو مَدَّھم کر دیتی ہیں، بندے کے دِل میں نُورِ ایمان موجود تو ہوتا ہے، دیکھنے والے اسے مسلمان ہی کہتے ہیں، بندہ خُود بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہے، اللہ پاک، اس کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں اور قیامت وغیرہ کو مانتا بھی ہے، ان پر ایمان بھی رکھتا ہے مگر اُس کے دِل میں نُورِ ایمان اتنا مَدَّھم ہو جاتا ہے کہ اس نُور کی روشنی، اس کی چمک دَمک بندے کے اَعْضا (Organs) سے، اس کے اَفْعال سے، اَخْلاق و کردار

1 ... مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

www.dawateislami.net

سے ظاہر نہیں ہو رہی ہوتی، بندہ ہوتا مسلمان ہی ہے مگر اس کے کام مسلمانوں والے نہیں ہوتے، اس کا نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، نیکیوں کی لذّت کم اور گُناہوں کی لذّت بڑھ جاتی ہے، آخرت پر ایمان ہونے کے باوجُود بندہ آخرت کو بھُول جاتا ہے، قَبْرِیں دیکھ کر بھی اسے عبرت نہیں آتی، غرض؛ دِل میں نُورِ اِیمان مَدَّھم ہو جائے تو ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے | مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اب وہ کون سی چیزیں ہیں جو دِل میں نُورِ ایمان کو مَدَّھم کرتی ہیں؟ آیئے! اُن میں سے 2 بہت ہی خطرناک (Dangerous) اور انتہائی نقصان دہ چیزوں کے متعلق ایک سبق آموز حدیثِ پاک سُنتے ہیں:

دو خطرناک بھیڑیئے...!!

چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا ذِئْبَانِ ضَارِبَانِ تَأْتِیَانِ فِیْ غَنَمٍ غَابَ رِعَاءُھَا بِأَفْسَدَ لِلنَّاسِ مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَ الْمَالِ لِدِیْنِ الْمُؤْمِنِ[1]

اس حدیثِ پاک کا خُلاصہ یہ ہے کہ مثال کے طَور پر بکریوں کا ایک ریوڑ ہے، اُن کا رکھوالا یا چرواہا (Shepherd) کہیں چلا گیا ہے، بکریاں بالکل اکیلی، بے یار و مددگار ہیں، ایسی صُورت میں 2 بھیڑیئے جو بھوکے بھی ہوں، انہیں سخت بھُوک لگی ہو، وہ اگر بکریوں کے اس رَیوڑ پر حملہ کر دیں تو کتنی تباہی مچائیں گے؟ کھانے کو تو شاید ایک بھیڑیا ایک ہی بکری کو کھا سکے مگر بکریوں کا رکھوالا موجود نہیں ہے، بھیڑیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے، وہ بالکل بے خوف ہو کر بکریوں پر حملہ (Attack) کریں گے، نہ جانے کتنی بکریوں کو زخمی کر

1 ... مجموع رسائل ابن رجب حنبلی، جلد:1، صفحہ:63۔

www.dawateislami.net

ڈالیں گے اور نہ جانے کتنی بکریوں کی جان لے لیں گے۔

غرض یہ بُھوکے بھیڑیئے! بکریوں کے رَیُوڑ کو جتنا نقصان پہنچائیں گے، جتنی تباہی مچائیں گے، مال اور جاہ (یعنی شرف و عزّت) کی محبت وہ خطرناک بھیڑیئے ہیں، جو اُن بھوکے بھیڑیوں سے بھی کہیں بڑھ کر انسان کے دِین میں تباہی مچادیتے ہیں۔

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! ہمارے کریم آقا، رحیم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی زبردست مثال (*Example*) دے کر ہمیں سمجھایا ہے کہ اے میرے غُلامو! اے اُمّتیو! مال کی محبّت اور جاہ و عِزّت کی چاہت تمہارے دِین و ایمان کے لئے انتہائی خطرناک ہیں، یہ تمہیں دُنیا و آخرت میں برباد کر کے رکھ دیں گی، لہٰذا اِن سے بچتے رہو...!!

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں | حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
یاد رکھو! وُہی بے عقل ہے اَحمق ہے جو | کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے
اپنی الفت کا مجھے جام پلا دو ساقی | قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے [1]

حُبِّ مال و حُبِّ جاہ دِل میں نفاق پیدا کرتے ہیں

ایک حدیثِ پاک میں ہے: مال کی محبّت اور جاہ و عِزّت کی چاہت دِل میں ایسے نِفاق پیدا کرتے ہیں، جیسے پانی سبزی (*Vegetable*) اُگاتا ہے۔ [2]

تِرا غم ہی چاہے عطّارؔ اِسی میں رہے گرِفتار | غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے [3]

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:432۔
2 ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد المائتین، جلد:2، صفحہ:44۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:429۔

اللہ پاک ہمیں حُبِّ جاہ وحُبِّ مال کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی مَحَبّت کے نقصانات کا بیان

عُلَما فرماتے ہیں: محبتِ مال کی 2 صُورتیں ہیں؛

محبتِ مال کی پہلی صُورت: بُرا لالچ

ایک صُورت یہ ہے کہ آدمی کے دِل میں مال کی بہت محبّت ہو، بندہ چاہتا ہو کہ مَیں راتوں رات امیر ہو جاؤں، میری فیکٹریاں (Factories) ہوں، کوٹھی، بنگلہ ہو، بینک بیلنس (Bank Balance) ہو، بڑی بڑی گاڑیاں ہوں مگر مال کی اس بُری محبّت کی وجہ سے آدمی حرام کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے، مثلاً اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے رِشوت کا لَین دَین نہ کرے، سُود کی طرف نہ بڑھے، چوری چکاری نہ کرے، ناپ تول میں ڈنڈی نہ مارے، دوسروں کو دھوکہ نہ دے۔

غرض؛ آدمی کے دِل میں مال کی محبّت تو ہے مگر حرام پر اُبھارنے والی محبّت نہیں ہے، اسے حِرص کہتے ہیں۔ یہ بھی بہت نقصان دِہ چیز ہے...!!

مال کی محبت نے منافق بنا دیا (عبرتناک واقعہ)

اب ایک سبق آموز واقعہ آپ کو سناتا ہوں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زِندگی مبارک کے زمانے میں ایک شخص تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا کرتا تھا، اس نے کلمہ بھی پڑھا تھا، ایمان بھی قبول کیا تھا، امامُ الانبیا، محبوبِ

خُد اصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی امامَت میں نمازیں بھی پڑھا کرتا تھا اور یہ اتنا پکّا نمازی پرہیز گار تھا کہ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ دِن رات (کا اَکْثَر حِصّہ) مسجِدِ نبوی شریف میں حاضِر رہتا تھا، یہاں تک کہ اس کا لقب حَمَّامَۃُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) ہو گیا تھا۔ (1)

یہ شخص مُعَاشی لحاظ سے بہت غریب تھا، **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: اس شخص نے رسولِ کریم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے درخواست کی کہ میرے لئے مالدار ہونے کی دُعا فرمائیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کر سکے۔** دوبارہ پھر اس نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی، چنانچہ اللہ پاک نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینۂ منورہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی، چنانچہ وہ لالچی شخص بکریوں کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا حال دریافت فرمایا؟ تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس پر افسوس...!!

پھر جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے بھیجے تو لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے، جب اس لالچی شخص سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا تو اس نے

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:75-76، جلد:10، صفحہ:482۔

www.dawateislami.net

کہا: یہ تو ٹیکس ہو گیا، جاؤ میں پہلے سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں واپس آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کچھ عرض کرنے سے پہلے ہی 2 مرتبہ فرمایا: اس (لالچی شخص) پر افسوس...!! اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی[1]:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

(پارہ:10، سورۂ توبہ:75-76)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے ہو جائیں گے، پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے۔

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے مال کی محبّت کا نقصان...!! سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس لالچی منافق کو سمجھایا کہ تھوڑا مال جس کا تم شکر ادا کر پاؤ، اس زیادہ مال سے بہتر ہے، جس کا تم سے شکر ادا نہ ہو سکے۔ مگر اسے کوئی بات سمجھ نہ آئی، اس نے دُنیوی مال کو پسند کیا، آہ! وہی شخص جو دِن رات کا اَکْثَر حِصَّہ مسجد میں گزارا کرتا تھا، جسے حَمَامَۃُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) کہا جاتا تھا، مال کی محبّت اس کے دِل پر چھا گئی، اس کے دِل سے نُورِ ایمان بجھ گیا اور اس کے دِل میں منافقت کی آگ بھڑک اُٹھی...!! اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ

(پارہ:10، سورۂ توبہ:77)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے انجام کے طور پر اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت

[1]... تفسیر صراط الجنان، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:75-76، جلد:4، صفحہ:186۔

www.dawateislami.net

ڈال دی جس دن وہ اس سے ملیں گے۔

یعنی مال کی محبّت کے سبب اس منافق نے کنجوسی کی، زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، اس نے وعدہ کیا تھا کہ رَبِّ کریم مجھے مال عطا فرمائے تو میں اس کے حقوق ادا کروں گا، اس نے وعدہ خِلافی کی، اللہ و رسول کے حکم سے مُنہ پھیرا تو اسے سزا ملی کہ اس کے دِل میں مُنافقت گھر کر گئی۔[1]

منافقوں کا ایک بُرا طرزِ عمل

اس آیتِ کریمہ کے تحت **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: اس شخص کے طرزِ عمل (*Behavior*) کو سامنے رکھ کر ہم اپنے حالات پر غور کریں، ہم میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہوتا، غُربَت کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، وہ دُعائیں کرتے ہیں: اے اللہ پاک! ہمیں مال عطا فرما، ہم اس مال کے ذریعے نیک کام کریں گے، غریبوں کی مدد کریں گے، بے سہاروں کا سہارا بنیں گے۔ مگر افسوس! جب انہیں مال ملتا ہے، ان کی غُربت امیری میں تبدیل ہوتی ہے تو اللہ پاک سے کئے ہوئے سب وعدے بُھول جاتے ہیں، مال کے ذریعے غریبوں، بے سہاروں کی مدد کرنا تو دُور کی بات انہیں اچھی نظر سے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اس طرزِ عمل کو منافقوں کا انداز قرار دیتا ہے اور یقیناً یہ ایک سچے مسلمان کا کردار (*Character*) نہیں ہو سکتا۔[2] کاش! مال و دولت کی محبت کے بجائے ہمیں دولتِ عشقِ رسول نصیب ہو جائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ بارگاہِ رسالت میں عَرض کرتے ہیں:

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:77، جلد:10، صفحہ:488 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:77، جلد:4، صفحہ:189 ملتقطاً۔

مُجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہئے | شاہِ کوثر کی میٹھی نَظر چاہئے
ذَوق بڑھتا رہے اَشک بہتے رہیں | مُضطَرِب قَلب اور چشمِ تر چاہئے
بس مدینے میں دو گز زمیں دیجئے | اور نہ کچھ اے شہِ بحر و بر چاہئے (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی محبّت نے کفر تک پہنچا دیا

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! مال کی محبّت ایمان کے لئے کس قَدْر نقصان دہ ہے۔ مال کی محبّت جب دِل پر چھا جاتی ہے تو نُورِ ایمان کو مدّھم کر دیتی ہے، اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دَور میں ایک شخص تھا، جسے بَلْعَم بن باعُوراء کہتے ہیں، یہ اپنے وقت کا بہت بڑا عالِم تھا، رَبِّ کائنات نے اسے ایسا بلند رُتبہ عطا فرمایا تھا کہ زمین پر بیٹھ کر جب نگاہ اُٹھاتا تو لوحِ محفوظ کی تحریریں پڑھ لیا کرتا تھا، مستجابُ الدَّعوات بھی تھا یعنی اس کی دُعائیں قبول ہُوا کرتی تھیں۔

ایسا پائے کا ولیٔ کامِل...!! مگر افسوس! مال کی محبّت، مال کی حِرْص اور لالچ نے اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا، اس کی قوم نے اسے کہا: اے بَلْعَم...!! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بد دُعا کرو...!! بولا: وہ اللہ پاک کے نبی ہیں، میں ہرگز اُن کے لئے بد دُعا نہیں کر سکتا۔ اس قوم نے اسے مال و دولت کا لالچ دیا، آہ! مال و دولت کی چمک نے اس کی عقل ڈھانپ دی، بَلْعَم بن باعُوراء مال کی محبّت اور حِرْص و لالچ میں بہہ گیا، اس بدبخت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خِلاف بد دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے! خُدا کی قُدْرت دیکھئے! بَلْعَم بن باعُوراء حضرت

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:513۔

www.dawateislami.net

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف بددُعا کرتا تھا مگر اس کی زبان سے اپنا ہی نام نکلتا تھا، بالآخر اس بدانجام پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا، اس کی زبان لٹک کر سینے تک آگئی اور آہ! صد کروڑ آہ...!! اپنے وقت کا بلند رُتبہ ولیٔ کامِل مال کی حِرص اور محبّت کی وجہ سے کُفر کی موت مر گیا۔[1]

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے — زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جائیداد نہ بناؤ! ورنہ دُنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں مال کی محبّت سے محفوظ فرمائے۔ ایمان کی مضبوطی اور اَخلاق و کردار کی دُرُستی اس میں ہے کہ بندہ ہر پل موت، قبر اور آخرت کو یاد رکھے لیکن دُنیوی مال کا ایک انتہائی بُرا اَثَر یہ ہے کہ اس کی محبّت انسان کو غافِل کر دیتی ہے، محبّتِ مال کے سبب آدمی آخرت کو بُھول جاتا ہے، دُنیا اور اس کی محبّت دِل میں گھر کر جاتی ہے اور دُنیا کی محبّت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو گُناہوں اور بُرائیوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تَتَّخِذُوا

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، صفحہ: 117-118 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوا فِی الدُّنْیَا یعنی (اے لوگو...!!) جائیداد (Property) نہ بناؤ! ورنہ دنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے۔[1]

مال کو آگے بھیج دو...!!

حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہو گیا کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا (یعنی میرا دِل دُنیا کی طرف مائل ہے، مَیں اپنے دِل میں آخرت کی طرف مَیلان کم پاتا ہوں اور موت جو جنّت تک پہنچنے کا راستہ ہے، مجھے یہ موت پسند نہیں)۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اپنا مال (آخرت کے لئے صدقہ و خیرات کر کے) آگے بھیج دو! کیونکہ آدمی کا دِل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ اپنے مال کو آگے بھیج دے (یعنی صدقہ و خیرات کر دے) تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مال کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے رہنا چاہتا ہے۔[2]

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا | دے دل میں عشقِ مُحَمَّد مرے رچایارب![3]

مال تو جمع کیا مگر...!!

ایک مرتبہ کسی نیک بزرگ کی خِدمت میں عرض کیا گیا: فُلاں شخص مال جمع کر رہا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندے نے بہت پیاری بات ارشاد فرمائی، فرمایا: وہ مال تو جمع کر رہا ہے، کیا اس مال کو خرچ کرنے کے لئے دِن بھی جمع کر رہا ہے۔[4]

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:557، حدیث:2328۔
2 ...الزہد لابن المبارک، جز:5، صفحہ:224، حدیث:634۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:82۔
4 ...مجموع رسائل ابن رجب، جلد:1، صفحہ:65۔

یہ ایک کھلی حقیقت (Reality) ہے، مال جب تک ہمارے پاس ہو، چاہے تجوریاں بھری ہوئی ہوں، ہم کروڑوں روپے کے مالِک ہوں، یہ مال ہمیں بالکل نفع نہیں پہنچا سکتا، مال کا فائدہ اُس وقت ہوتا ہے جب آدمی اسے خرچ کرتا ہے اور مال کو خرچ کرنے کے لئے وقت چاہئے، زِندگی چاہئے! سانسیں چل رہی ہوں، تب ہی آدمی مال سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے مگر معاملہ ایسا ہے کہ آدمی مال کے پیچھے بھاگتا ہے، روپیہ روپیہ کرکے مال جمع کرتا ہے، اس کی تجوری میں مال بڑھتا جاتا ہے، بینک بیلنس میں اِضافہ ہوتا جاتا ہے لیکن آہ! اس کے ساتھ ساتھ زِندگی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اِدھر تجوری بھرتی ہے، اُدھر زِندگی ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

سیٹھ جی کو فِکر تھی کہ اِک اِک کے دَس دَس کیجئے!
موت آ پہنچی کہ مسٹر جان واپس کیجئے!

اب 2 ہی کام ہوتے ہیں: (1): مال سے محبّت کرنے والا، مال کی حِرص میں آخرت کو بھولنے والا خالی ہاتھ قبر میں اُتر جاتا ہے (2): اور اس کی جمع پونجی اس کے وارِث مزے سے اُڑاتے ہیں۔ آہ!

چہ چیزے بہ چہ چیزے رَفت

یعنی ہائے افسوس! کتنی قیمتی زِندگی، کتنے حقیر کام میں گزر گئی...!!

افسوس گھٹتی جا رہی ہے زِندگی پر مَیں
دبا ہی جاتا ہوں عصیاں کے بار میں (1)

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:274۔

www.dawateislami.net

مال کی طلب میں ایسے گم ہوئے کہ نماز کی تو فُرصَت ہی نہ ملی، دُنیا کمانے کی ایسی فِکْر تھی کہ تلاوتِ قرآن کا موقع ہی نہیں مِل پایا، ساری زندگی مال کمانے اور جمع کرنے میں گزر گئی، آہ! افسوس...!! آخرت کے لئے تو کچھ کیا ہی نہیں تھا، دُنیا بھی ہاتھ سے گئی، اب خالی ہاتھ قبر کے گھپ اندھیرے میں پڑے ہیں۔

اللہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا | سائل ہوں یاخدا مَیں عشقِ محمدی کا
کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[1]

قبر کا ساتھی کون...؟

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انسان کے دوست 3 ہیں: (1): ایک وہ جو اس کی رُوح نکلنے تک اس کے ساتھ ہوتا ہے (2): دوسرا اس کی قبر تک ساتھ جاتا ہے اور (3): تیسرا میدانِ محشر تک ساتھ دیتا ہے۔ انسان کا وہ دوست جو اس کے مرنے تک ساتھ ہوتا ہے، وہ اس کا مال ہے اور انسان کا وہ دوست جو قبر تک جاتا ہے، وہ اس کے گھر والے ہیں اور انسان کا وہ باوفا دوست جو میدانِ محشر تک ساتھ جاتا ہے، وہ اس کا عَمَل ہے۔[2]

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:178 ملتقطاً۔
2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، صفحہ:1599، حدیث:6514 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مال کی حِرص اور محبّت سے بچنا ہی چاہئے، جتنا کمانا ضروری ہے، اتنا کمائیں، جتنا جمع کرنا ضروری ہے، اتنا جمع بھی کریں، البتہ اس کی محبّت میں پڑ کر دِن رات بس مال کمانے اور جمع کرنے ہی کی فِکْر میں رہنا، مال کی محبّت کے سبب آخرت کو بُھول جانا، نیک اَعْمال سے دُور جا پڑنا سراسر نادانی ہے۔ اللہ پاک ہمیں مال کی حِرص سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

محبتِ مال کی دوسری صورت: شُحّ

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو تھی مال کی وہ محبّت جو آدمی کو حرام پر نہیں اُبھارتی، بندہ مال کا حریص تو ہوتا ہے، راتوں رات مالدار بننے کے خواب تو سجاتا ہے مگر اپنی ان خواہشات کی تکمیل کے لئے حرام ذرائع کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا، مال کی یہ والی محبّت بھی کس قدر نقصان دہ ہے کہ بعض دفعہ ایمان چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے، کبھی دِل میں نفاق پیدا کر دیتی ہے، آدمی کو آخرت بُھلا کر دُنیا کا مستانہ بنا کر غفلت کا شکار کر دیتی ہے۔

محبّتِ مال کی ایک اور صُورت بھی ہے، اسے شُحّ کہتے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۹﴾ (پارہ:28، سورۂ حشر:9)	ترجَمہ کنزُ الایمان: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شُحّ کا مطلب ہے کہ بندہ مال کی محبّت میں اتنا آگے گزر جائے کہ اب اسے حلال حرام کی تمیز بھی نہ رہے، یعنی اس درجے پر آکر مال کی محبّت حِرص کی بجائے ہَوَس میں بدل جاتی ہے، اب بندہ چاہتا ہے کہ بس مال آئے، اس کے لئے سُودی لَین دَین میں بھی پڑتا ہے، رشوت بھی کھاتا ہے، ناپ تول میں ڈنڈی بھی مارتا ہے، دوسروں کو دھوکہ بھی

دیتا ہے، غرض؛ اسے بس مال چاہئے ہوتا ہے، حرام ذریعے سے آرہا ہے یا حلال ذریعے سے، اِس کی اُسے کوئی پروا نہیں رہتی۔ دِل میں مال کی محبّت اتنی زیادہ بڑھ جائے تو اسے شُحّ کہا جاتا ہے۔[1]

شُحّ سے بچو کہ اس نے پہلے والوں کو ہلاک کر دیا

صحابی اِبنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) سے بچو! بے شک تم سے پہلے والوں کو اس نے ہلاک کر دیا۔ شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) نے انہیں رشتے توڑنے پر اُبھارا تو انہوں نے رشتے توڑے، اسی نے انہیں کنجوسی پر اُبھارا تو انہوں نے کنجوسی کی، مال کی اس انتہائی محبّت نے انہیں گُناہوں پر اُبھارا تو یہ گُناہوں کی دلدل میں جا گِرے۔[2] مُسلِم شریف کی روایت میں ہے: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) نے تم سے پہلوں کو قتل پر اُبھارا تو انہوں نے قتل کئے اور حرام کو حلال ٹھہرانے لگے۔[3]

شُحّ اور ایمان ایک دِل میں جمع نہیں ہوتے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) اور ایمان کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مجموع رسائل ابن رجب حنبلی، جلد:1، صفحہ:69 بتغیر قلیل۔
2 ... مسند احمد، جلد:3، صفحہ:528، حدیث:6643 ملتقطاً۔
3 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:1000، حدیث:2578۔
4 ... نسائی، کتاب الجہاد، صفحہ:505، حدیث:3108۔

مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے والے کی مذمت

پارہ:30، سورۂ ھُمَزَہ، آیت:2 تا9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗۙ(۲) یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗۚ(۳) كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِۖ(۴) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُؕ(۵) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُۙ(۶) الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ(۷) اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌۙ(۸) فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۠(۹)

(پارہ:30، سورۂ ھُمَزَہ:2-9)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ ہر گز نہیں، وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

ان آیات کے تحت **تفسیر صراطُ الجنان** میں جو وضاحت کی گئی، اس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ وہ شخص جو حرام ذرائع سے مال جمع کرتا ہے، اپنے مال سے شرعی حقوق ادا نہیں کرتا، مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہوتا ہے کہ آخرت کو بُھول ہی جاتا ہے، ایسا شخص کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسے دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہے، کیا اس کا مال اسے موت سے بچالے گا کہ اس کے بھروسے پر یہ مال کی محبّت میں مست رہتا ہے، نیک اَعْمال کی طرف مائل نہیں ہوتا؟ نہیں... ایسا ہر گز نہیں ہو گا بلکہ وہ ضرور ضرور جہنّم کے چُوراچُورا کر دینے والے طبقے میں پھینکا جائے گا، جہاں آگ اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی اور تم کیا جانو کہ وہ چُوراچُورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی، یہ آگ جسم کے ظاہری حِصّے کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر پہنچ کر دِل کو بھی جلا ڈالے گی،

بیشک مال کے ایسے حریصوں کو آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔[1]

الامان والحفیظ! الامان والحفیظ...!!

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے | ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے
مالداروں کی خوشامد میں ہلاکت ہے بڑی | تُو گناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تری
کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر! | کر قناعت اِختیار اے بھائی تھوڑے رِزق پر[2]

پچھلی گفتگو کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! یہ محبّتِ مال کی 2 بنیادی صُورتیں ہیں؛ (1): حِرص: یعنی بندہ مال کی محبّت میں گرفتار تو ہو مگر اس کے لئے حرام کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے (2): اور دوسری صُورت؛ شُحّ یعنی بندہ مال کی محبّت میں اتنا آگے بڑھ جائے کہ اسے حرام حلال کی پرواہی نہ رہے۔

محبّتِ مال کی یہ دونوں صُورتیں ایمان کے لئے سخت خطرناک ہیں، مال کی محبّت دِل میں نفاق پیدا کرتی ہے، مال کی محبّت خطرناک بھیڑیا ہے، یہ وہ خطرناک آگ ہے جو دِل پر چھا جائے تو ایمان کا نُور بجھا بھی سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں مال کی محبّت سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے | مرے غوث کا واسطہ یاالٰہی!

شرف و عِزّت کی محبت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتدا میں حدیثِ پاک سُنی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ ھمزہ، تحت الآیۃ:2-9، جلد:10، صفحہ:825۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:698۔

www.dawateislami.net

تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 2 چیزوں کو دِین کے لئے سخت خطرناک بتایا، ان میں دوسری چیز ہے: حُبِّ جاہ یعنی عزّت و شہرت کی محبت۔

حُبِّ جاہ محبّتِ مال سے زیادہ خطرناک ہے

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: حُبِّ جاہ محبّتِ مال سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے، مال وہ چیز ہے، جس کے لئے آدمی دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتا ہے، مال کے حُصُول کے لئے اپنا وقت، اپنی طاقت، گھر بار سے جُدائی سب کچھ برداشت کر لیتا ہے اور حُبِّ جاہ (یعنی شرف و عِزّت کی محبّت) ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے خُون پسینے کی کمائی بھی لگانی پڑے تو انسان بالکل جھجک محسوس نہیں کرتا بلکہ دُنیا کی جھوٹی اور بے فائدہ عزّت پانے کے لئے پانی کی طرح پیسہ بہا دیتا ہے۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو محض سَستی شہرت کی خاطِر بھٹکتے پھرتے ہیں، آج کل تو سوشل میڈیا (Social Media) کا دَور ہے، لوگ شہرت کی طلب میں اُوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے ہیں، فضول بلکہ گُناہوں بھری ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ (Upload) کرتے ہیں، سیلفی بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالنے اور مشہور (Famous) ہونے کے چکر میں ایسے ایسے خطرے مول لیتے ہیں کہ اللہ پاک کی پناہ...!!

سیلفی کے نقصانات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ نے اپنے رسالے سیلفی کے 30 عبرتناک واقعات میں ایسے کئی واقعات لکھے ہیں، مثلاً ❁ جاپان کا ایک شخص تاج محل (آگرہ، ہند) میں رائل گیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سیلفی لینے کی کوشش کر رہا تھا، اسی دوران سیڑھیوں سے گرا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھا

❁ رُوس کے 2 نوجوانوں نے ایک بار دَستی بَم ہاتھ میں لیا اور اس کی پِن نکالتے ہوئے سیلفی لینی چاہی، اسی دوران بَم پھٹا اور دونوں موت کے گھاٹ اُتر گئے ❁ راولپنڈی (پاکستان) کا ایک لڑکا ریلوے ٹریک پر کھڑے ہو کر چلتی ٹرین کے ساتھ سیلفی لینے کی کوشش کر رہا تھا، اسی دوران ٹرین سے ٹکرا گیا اور موقع پر ہی دَم توڑ گیا۔

ایسے اور بھی کئی عبرتناک واقعات ہیں ❁ سَفَرِ حج و عمرہ کے دوران بھی سیلفی کے شوقین اپنا شوق پُورا کرتے دکھائی دیتے ہیں ❁ حجرِ اَسْود کو بوسہ دیتے ہوئے ❁ سعی کے دوران ❁ طواف کرتے وقت ❁ یہاں تک کہ مدینۂ منورہ میں مواجہہ شریف (یعنی روضۂ مبارک کی دیوار جو چہرۂ انور کے سامنے ہے) اس کی بھی لوگ سیلفی بنا رہے ہوتے ہیں، ایسے بے باک بھی ہیں جو سیلفی کے شوق میں مواجہہ شریف کی طرف پیٹھ کر لیتے ہیں، آہ! کاش...!! **ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سَفَرِ حرمین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔**

بہر حال! شہرت کی خاطِر لوگ نہ جانے کیسے کیسے خطرے مول لیتے ہیں، مال خرچ کرتے ہیں اور نہ جانے کیسے کیسے پاپڑ بیلتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں شُہرت کی محبّت سے محفوظ فرمائے، یقین مانیئے! حُبِّ جاہ (یعنی شہرت و عزّت کی محبّت) سخت نقصان دہ ہے۔

آخرت کس کے لئے ہے...!!

پارہ:20، سورۂ قصص، آیت:83 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ (پارہ:20، سورۂ قصص:83)

ترجَمہ کنزُ الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

یعنی آخرت کا گھر جنّت اس کے لئے ہے جو دُنیا میں غلبہ اور بڑائی نہیں چاہتا، نہ گُناہ کر کے زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔[1] مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو بندہ یہ چاہے کہ میرے جوتے کا تسمہ دوسروں کے تسمے سے اَفْضَل ہو، وہ بھی اس آیت کے حکم میں داخِل ہے۔[2]

اللہ اکبر! جوتے کا تسمہ تو دُور کی بات ہمارے ہاں تو ہر ہر بات میں مقابلہ کیا جاتا ہے، میرا جوتا ایسا ہو کہ لوگ دیکھ کر واہ واہ پُکاریں، میرے کپڑے اعلیٰ ہوں، میرے مکان جیسا مکان کسی کا نہ ہو، میری گاڑی جیسی گاڑی کسی کی نہ ہو، غرض؛ ہر چیز میں مقابلہ (Competition) کیا جاتا ہے اور اس مقابلے سے مقصُود کیا ہوتا ہے؟ حُبِّ جاہ، شہرت، عزّت کہ لوگ مجھے دیکھیں، میری چیزیں دیکھیں تو واہ واہ پُکاریں۔

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہمارے آئیڈیل (Ideal) ہیں، ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں، ان کے بھی آپس میں مقابلے ہوتے تھے، یہ بھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن کن معاملات میں نفل روزوں میں، راہِ خدا میں خرچ کرنے میں، عبادات میں، جیسے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ غزوہ تبوک میں گھر کا آدھا مال خیرات کرنے کے لئے لائے تو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ گھر کا سارا سامان لے آئے۔[3] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں باپ بیٹے میں جہاد میں شرکت کے لئے بحث ہوتی، ہر کوئی کہتا کہ میں شرکت

---

1 ... حاشیہ صاوی علی تفسیر الجلالین، پارہ:20، سورۂ قصص، تحت الآیۃ:83، جلد:2، صفحہ:304۔
2 ... تفسیر در منثور، پارہ:20، سورۂ قصص، تحت الآیۃ:83، جلد:6، صفحہ:444۔
3 ... شرح الزرقانی، کتاب المغازی، ثم غزوۃ تبوک، جلد:4، صفحہ:69۔

کروں گا تم گھر پر رہو، حتی کہ معذور صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی راہِ خدا میں شہادت کے لئے بے قرار رہتے۔[1] غربت و بے کسی کی وجہ سے راہِ خدا میں سفر نہ کرسکنے والے روتے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ اگر آدھی رات عبادت کرتا تو دوسرا پوری رات، ایک اگر تہائی قرآن کی تلاوت کرتا تو دوسرا آدھے قرآن کی۔[2]

کاش! ہم دُنیا کے نہیں آخرت کے طلب گار بن جائیں، دُنیا میں اگر عزّت مل بھی گئی، شہرت نصیب بھی ہوگئی مگر اس کے بدلے آخرت داؤ پر لگ گئی تو کیا فائدہ، یہاں سب فانی ہے، چند روزہ ہے، آہ! قیامت کا وہ ہولناک دِن...!! اگلے پچھلے سب حاضِر ہوں گے، قہر کا سامنا ہوگا، اس وقت اگر اعمال نامہ کھول دیا گیا، اس میں گُناہوں کی بھرمار نکلی تو اس وقت جو شرمندگی ہوگی، اس شرمندگی اور ندامت کا کیا کریں گے...!! آہ! اس وقت کہاں منہ چھپائیں گے...!! کاش! ہم دُنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی عزّت چاہنے والے بن جائیں۔

مفت کی تعریف

پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:188 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾

(پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:188)

ترجَمہ کنزُ الایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہر گز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

1 ... مدارج النبوہ، صحابہ در جنگ احد، جز:2، صفحہ:124۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ:148، جلد:1، صفحہ:237۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں اس کے لئے وعید ہے جو حُبِّ جاہ یعنی عزّت، تعریف اور شُہرت کے حُصُول کی تمنا میں مبتلا ہیں، جو چاہتا ہے کہ لوگ میرے شیدائی ہوں، ہر زبان میری تعریف میں تَر ہو، سب میرے کمالات کا اعتراف کریں، مجھے ہر جگہ عزّت سے نوازا جائے، میں عالِم نہیں ہوں، پھر بھی مجھے علّامہ صاحِب کہا جائے، مجھے ملک و قوم کا خدمت گزار، محسنِ قوم قرار دیا جائے، لوگ جھک کر مجھے سلام کریں، میرا تعارُف (*Introduction*) بہترین القاب کے ساتھ ہو، ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے دِل پر غور کرلے، کہیں وہ حُبِّ جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصِل کرے اور فوراً حُبِّ جاہ کی آفت سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔ یاد رکھئے! حُبِّ جاہ کا مریض اُخْروی انعامات سے محرومی کا شکار ہوتا ہے، اس کے سبب دِل میں منافقت بڑھتی ہے، ایسا شخص دِل کی نورانیت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے دِین میں خرابی آجاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسا شخص ذِلّت و رسوائی، قلبی سکون کی بربادی اور دولتِ اِخْلاص سے محرومی کا سامنا بھی کر سکتا ہے۔[1]

آخرت میں عیبوں کی تشہیر ہو گی

حضرت جُنْدُب رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو سنانا چاہے گا، اللہ اسے سُنادے گا اور جو دکھانا چاہے گا، اللہ اسے دکھادے گا۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی عبادات لوگوں کے دکھلاوے، سنانے کے لئے کرے گا تو اللہ

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:188، جلد:2، صفحہ:116-117 بتغیر قلیل۔
2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، صفحہ:1596، حدیث:6499۔

www.dawateislami.net

پاک دُنیا میں یا آخرت میں اس کے عَمَل لوگوں میں مشہور کر دے گا مگر عزّت کے ساتھ نہیں بلکہ ذِلَّت کے ساتھ کہ لوگ اس کے عَمَل سُن کر اس پر پھٹکار ہی کریں گے۔[1]

حُبِّ جاہ دین کو برباد کر دیتی ہے

اے عاشقانِ رسول! حُبِّ جاہ یعنی عزّت و شہرت کی خواہش بہت بُرا وَصْف ہے، ہمیں حُبِّ جاہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، البتہ! اگر اللہ پاک کسی شخص کو خُود ہی شہرت عطا فرمادے، اس کے دِل میں شہرت کی محبّت نہ ہو تو اس میں یقیناً حرج نہیں، ہاں! ایسے شخص کو بھی چاہئے کہ خُود پسندی کی آفت میں ہر گز مبتلا نہ ہو بلکہ خُود کو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈراتا رہے۔ حضرت بشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اپنی شہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تباہ و برباد اور وہ خود ذلیل و خوار نہ ہوا ہو۔[2]

اللہ پاک ہمیں حُبِّ جاہ اور حُبِّ مال اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں دِین کا ڈنکا بجانے میں مَصْرُوفِ عمل ہے، نیک نمازی بننے، ظاہِری و باطنی گُناہوں سے خود کو بچانے، فِکْرِ آخرت پانے اور اللہ و رسول کی محبّت سے دِل آباد کرنے کے لئے آپ بھی

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:129۔
2 ...احیاء العلوم، جلد:3، صفحہ:339۔

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

الحمدللہ! شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) **مدنی مذاکرہ** فرماتے یعنی دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول کے پوچھے گئے سوالوں کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ بھی **مدنی مذاکرے** میں شرکت کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے! آیئے! ترغیب کے لئے **مدنی مذاکرے** کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے بھی نمازی بن گئے

تحصیل تلہ گنگ (ضلع چکوال، صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے: پہلے میں معاشرے (*Society*) کا بہت بگڑا ہوا انسان تھا۔ ایک بار مجھ پر کرم ہوا اور میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے، روزانہ رات کو مدنی چینل پر **مدنی مذاکرہ** دیکھنا بھی نصیب ہو گیا، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت بھری باتوں نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، الحمدللہ! میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور چہرے کو داڑھی شریف سے سجا لیا، پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرنے لگا، مجھے نمازیں پڑھتا دیکھ کر میرا بیٹا جس کی عمر 12 سال اور میری بیٹی جس کی عمر 10 سال ہے اُنہوں نے بھی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ الحمدللہ![1]

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ | اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

1 ...فیضان مدنی مذاکرہ، صفحہ:72۔

www.dawateislami.net

حج وعمرہ موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی (**Latest Technology**) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن: **hajj &umrah** (حج وعمرہ) بھی ہے۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج وعمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج وعمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں ❁ اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج وعمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین مُقَدَّس مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں ❁ اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (**3D Videos**) کے ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

ٹیلی تھون (عطیات مہم) کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (**Boys & Girls**) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 6121 (6 ہزار 121) مدرسۃ المدینہ قائم ہو

چکے ہیں، جن میں تقریباً112، 70، 2(2لاکھ70ہزار112)بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے ❁نابینا بچوں کے لئے بھی الگ سے مدرسۃ المدینہ قائم ہیں۔ آغاز سے اب تک تقریباً940، 39، 4(4لاکھ39ہزار940)نے ناظرہ اور حفظِ قرآن مکمل کیا ❁فروغِ علمِ دین(عالِم وعالِمہ کورس کروانے)کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔اب تک تقریباً1309(1ہزار309)جامعۃ المدینہ(بوائز، گرلز)قائم ہوچکے ہیں ،جن میں تقریباً402، 17، 1(1لاکھ17ہزار402)طلبہ وطالبات کو درسِ نظامی(عالِم وعالِمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس)مفت کروایا جارہا ہے۔اب تک تقریباً117، 16(16ہزار 117)عالِم وعالمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس مکمل کرچکے ہیں۔لاکھوں حافظ، قاری، امام، مبلغ، مُعَلِّم، عالِم ومفتی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ امّت اور کردار سازی کا کام جاری ہے ❁درجن سے زیادہ دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہوچکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمَّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ❁المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Canter)میں مختلف موضوعات پر سینکڑوں دینی کتابیں چھاپی جاچکی ہیں ❁فیضان آن لائن اکیڈمی(بوائز، گرلز)قائم ہیں جس کے ذریعے آن لائن عالِم کورس، قرآنِ پاک(حفظ و ناظرہ)پڑھایا جاتا ہے،30سے زائد آن لائن کورسز کے ذریعے 77ممالک(Countries) میں لوگوں کو گھر بیٹھے علمِ دین کی روشنی پہنچائی جارہی ہے ❁"مدنی چینل" کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جارہی ہے۔❁شعبہ FGRF کے ذریعے فلاحی وسماجی خدمات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

13 نومبر 2022ء بروز اِتوار ٹیلی تھون(یعنی عطیات مہم کا سلسلہ)ہونے جارہا ہے، آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! خدمتِ دین کے تمام شعبہ

جات کے جملہ اخراجات کے لئے دعوتِ اسلامی ٹرسٹ سے تعاون فرمائیں۔ ایک یُونٹ: 10 ہزار کا ہے۔ جو ایک یُونٹ دے سکتے ہیں، وہ ایک دیں، جو 12 دے سکتے ہیں، وہ 12 دیں، جس کی جتنی ہمّت، جس کو جتنی توفیق۔ بہر حال! ٹیلی تھون میں حِصّہ ضرور شامِل کیجئے! راہِ خُدا میں خرچ کرنا اَہْلِ تقویٰ کے بنیادی اَوْصاف میں سے ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِۛ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)	ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو!

یعنی راہِ خُدا میں خرچ کرنا بند کر کے یا کم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو![1] معلوم ہوا؛ راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ ہم اگر دِین کی مالی خِدْمت چھوڑ دیں گے تو مسجدیں کیسے بن سکیں گی؟ لاکھوں حُفّاظ کیسے تیار ہو پائیں گے؟ ہزاروں عُلماء، 80 سے زائد دِینی شعبے کیسے کام کر پائیں گے؟ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بناؤ تحریک** بھی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بھرو تحریک** بھی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی **ایمان بچاؤ تحریک** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی ہماری نسلوں کو بچا رہی ہے، گھر گھر میں نیکی کی دعوت پہنچا کر گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا رہی ہے۔ ہم دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا فائدہ ہمیں، ہماری نسلوں کو ہی ہو گا۔ لہٰذا ہمّت کیجئے! دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کیجئے! دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:195، جلد:1، صفحہ:309۔

www.dawateislami.net

خِدمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ کھڑے ہو کر باندھئے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنئے ❁ جس نے اس کا الٹ کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا علم نہیں) ❁ عمامہ باندھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے ایک بھی اچھی نیت نہیں ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا ❁ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... مستدرک، کتاب اللباس، جلد:5، صفحہ:272، حدیث:7488۔

پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے ❁ اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمامے کا شملہ عموماً پُشت (یعنی مبارک پیٹھ) کے پیچھے ہوتا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان 2 شملے ہوتے ❁ بائیں جانب شملہ لٹکانا خلافِ سنّت ہے ❁ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم 4 اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❁ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے ❁ مِرْاٰت شریف میں ہے: عِمامہ کھڑے ہو کر باندھنا سنّت ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور ❁ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ 6 گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

پیٹ میں درد ہو رنگ بھی زَرد ہو
آ کے لو صِحّتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا!
آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:54-56 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

آخرت کی فِکْر کرنی ہے ضرور

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے
- ..."لمبی اُمّید" آج کے دور کا بڑا مسئلہ ہے
- ...انسان، موت اور اُمّید کی مثال
- ...تین حَیرَت ناک لوگ
- ...فِکْرِ آخرت سے متعلق دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ ابو حفص کاغذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے سردار تھے، آپ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنّت عطا فرما دی۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس سَبب سے؟ فرمایا: بارگاہِ الٰہی میں میری حاضِری ہوئی، میرا حساب لیا گیا، فرشتوں کو حکم ہوا: اس کے گُناہ شُمار کرو! فرشتوں نے گُناہوں کی گنتی کی۔ پھر حکم ہوا: اس نے دُنیا میں ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر جو درود شریف پڑھے ہیں، ان کی گنتی کرو! فرشتوں نے میرے پڑھے ہوئے درود شریف شُمار کئے۔ پَس میرے پڑھے ہوئے درود شریف میرے گُناہوں سے زیادہ نکلے۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا: بَس! اے فرشتو کافی ہے۔ اس کا مزید حساب نہ کرو! اسے ہماری جنّت میں لے جاؤ...![1]

قربِ خُدا ہو حاصِل جنت میں ہو وہ داخل | جس نے لکھا پڑھا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
جانے بھی دے اِرم کو رِضوان نہ روک ہم کو | سینے پہ لکھ لیا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... القولُ البدیع، صفحہ:124۔

www.dawateislami.net

جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا | گر دل پہ لکھ لیا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو آگے بھیجا ہوگا

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کسی سَفَر کے لئے روانہ ہوئے۔ (پہلے دَور میں اُونٹ اور گھوڑوں وغیرہ پر سَفَر ہوتا تھا اور خادِموں کے ذریعے خیمے اور ضرورت کا سامان پہلے سے مَنْزِل پر پہنچادیا جاتا تھا تاکہ وہاں پہنچنے تک خیمے تیار ہوں)، چنانچہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک اور دیگر لوگوں نے اپنے خیمے آگے بھجوادیئے مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا سامان اور خیمہ پہلے سے آگے نہ بھجوایا۔ جب مَنْزِل پر پہنچے تو ہر شخص اپنے خیمے میں چلا گیا۔

---

1 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

لیکن حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں نظر نہیں آرہے تھے، خلیفہ نے خادِموں سے کہا: جاؤ! اُنہیں تلاش کرو...!! تلاش کیا گیا تو آپ اس حال میں ملے کہ ایک دَرَخت کے نیچے بیٹھے زار و قطار رو رہے ہیں۔ خلیفہ کو اِطلاع دی گئی، اس نے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: اے اَبُو حَفْص (عمر بن عبد العزیز)! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **فِکْرِ آخرت** میں ڈُوبا ہوا، سبق آموز جواب دیا، فرمایا: مجھے قِیامت کا دِن یاد آگیا۔ دیکھئے! (آپ سب نے خیمے پہلے سے بھیجے تھے، آپ آتے ہی اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے مگر) میں نے گھر سے کوئی چیز آگے نہیں بھیجی تھی، اس لئے مجھے یہاں کچھ نہیں ملا، قِیامت میں بھی یہی حال ہو گا، جس نے جو کچھ آگے بھیجا ہو گا، اسے وہی کچھ ملے گا۔[1]

ہائے حُسنِ عمل نہیں پلّے	حَشْر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
آہ! طُغیانیاں گناہوں کی	پار نیّا مِری لگا یارَبّ!
گرمیِ حَشْر، پیاس کی شِدَّت	جامِ کوثَر مجھے پلا یارَبّ!
خوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو	خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
میرا نازُک بدن جہنّم سے	از طُفیلِ رضا بچا یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جِوار اُن کا	اپنے عطّار کو عطا یارَبّ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مرا حشر میں ہو گا کیا یا اِلٰہی!

اے عاشقانِ رسول! واقعی حقیقت یہی ہے۔ یہ دُنیا ہمارا مُستَقِل ٹھکانا نہیں۔ دُنیا آخرت

1 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ:27۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:79 تا 81 ملتقطاً۔

کی کھیتی ہے۔ یہاں ہم جو بوئیں گے، وہی آخرت میں کاٹیں گے۔ آہ! عنقریب وہ وقت بَس آنے ہی والا ہے، جب حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، ہم لاکھ چارہ جُوئی کریں، ہاتھ پیر ماریں، کچھ بھی کریں، وہ ہماری رُوح قبض کر لیں گے، آہ! پھر جلد ہمیں اندھیری قَبر میں تنہا ڈال دیا جائے گا، نہ کوئی ساتھی، نہ پُرسانِ حال...!! گھپ اندھیری قَبر میں قِیامت تک تنہا رہنا ہو گا، پھر قِیامت کا وہ ہولناک منظر...!! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سُورج، لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے، پیاس کی شِدَّت سے زبان لٹک کر سینے پر آرہی ہو گی، کلیجہ مُنہ کو آرہا ہو گا، پھر ہمارا اَعْمال نامہ ہمارے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، آہ! اُس وَقْت سب کیا دھرا سامنے آجائے گا۔

اے عاشقانِ رسول! ذرا تَصَوُّر تو باندھیے! اُس وَقْت اَعْمال نامہ نیکیوں سے خالی دیکھ کر کتنی حسرت ہو گی...!! رہ رہ کر خیال آرہا ہو گا؛ ہائے! ہائے! میں نے تو زِندگی کھیلوں میں گزار دی، آخرت کے لئے تو کچھ جمع ہی نہ کیا، مجھے فِکْر تھی تو مال کمانے کی، نیکیاں کمانے کی تو فرصت ہی نہ ملی، مجھے کاریں خریدنے، کوٹھیاں بنانے کی تو فِکْر تھی، جنّت میں محل بنوانے کی تو کبھی فِکْر ہی نہ کی، آہ! سوشل میڈیا، فیس بُک، یوٹیوب وغیرہ پر گُناہوں بھرے کام کرنے کے لئے تو بہت وَقْت تھا، نَماز وتِلاوت اور نیک اَعْمال کے لئے کبھی فُرصت ہی نہ ملی، آفِس جانے کے لئے تو آنکھ کھل جاتی تھی، نَمازِ فجر کے لئے اُٹھنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی، آہ! زِندگی بس دُنیا کی عارِضی، فانی، چند روزہ مستقبل بنانے کی فِکْر ہی میں کٹ گئی، آخرت بھی آنی ہے، رَبِّ کریم کے حُضُور حاضری بھی ہونی ہے، زِندگی کے ایک ایک عَمَل کا جواب دِہ بھی ہونا ہے، اس بارے میں تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا، ہاں! قبرستان سے گزر ہوتا تھا مگر دِل میں غفلت جمائے، سَر جھکا کر چپ چاپ گزر جایا کرتا تھا، جنازوں میں شِرکت

کے مَواقِع بھی ملتے تھے مگر اِن سے عِبرت کبھی نہیں لی تھی، گلی، محلے میں، اپنے دوست اَحباب، عزیز رشتے داروں بلکہ اپنے گھر سے بھی جنازہ اُٹھتے دیکھا تھا مگر **میں نے بھی مرنا ہے** اس کا تو کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا۔ آہ! زِندگی غفلت میں گزار دی، اب اَعْمال نامہ خالی ہے۔ کاش! میں نے دُنیا میں فِکْر کر لی ہوتی، کاش! نیک اَعْمال کئے ہوتے، کاش! نَمازیں پڑھی ہوتیں، کاش! کاش! صد کروڑ کاش! سنیئے! قرآنِ کریم کیا کہہ رہا ہے:

یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:24)

ترجَمہ کنز الایمان: ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی...!! روزِ قیامت اگر ایسا ہو گیا تو کیا بنے گا۔ ابھی وَقْت ہے، آج آخرت کی فِکْر کر لیں، آج قَبْر جگمگانے کی فِکْر کر لیں، قَبْر میں، حَشْر میں، پُل صراط پر کامیابی پانے کے لئے اللہ پاک کے حُضُور جھک جائیں، رو رو کر توبہ کر لیں، گُناہ چھوڑ کر اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے میں مَصْرُوف ہو جائیں۔

مٹا دے ساری خطائیں مِری مِٹا یارَبّ! | بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یارَبّ!
اندھیری قبر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈر | کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!
گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے | ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارَبّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں | حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:78 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

دُنیا کو آخرت پر ترجیح مت دیجئے!

پارہ:25، سورۂ شُوریٰ، آیت:20 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۝۲۰

(پارہ:25، سورۂ شوریٰ:20)

ترجَمہ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

صحابیٔ رسول، سلطانُ المُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو بندہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے (مثلاً دُنیوی مستقبل کی فِکْر تو کرے مگر آخرت میں کامیابی کی فِکْر نہ کرے) اُس کے لئے آخرت میں کچھ حِصّہ نہیں، ہاں! اس کے لئے جہنّم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ وبال بھی کہ (دُنیوی مستقبل کے لئے) اس کی فِکْروں کا کچھ نتیجہ نہ نکلے گا، اسے دُنیا میں صِرْف وہی کچھ دیا جائے گا، جو پہلے سے لکھا جا چکا ہے۔[1]

دُنیوی فِکْریں چھوڑو! آخرت کے لئے فارغ ہو جاؤ!

صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ:25، سورۂ شُوریٰ کی یہ آیت تِلاوت فرمائی:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖۚ

(پارہ:25، سورۂ شوریٰ:20)

ترجَمہ کنز الایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں۔

پھر فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے اِبنِ آدم! (دُنیوی فِکْریں چھوڑ کر) عِبادت کے لئے

1 ... تفسیر درِّ منثور، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، زیرِ آیت:20، جلد:7، صفحہ:343۔

www.dawateislami.net

فارِغ ہو جاؤ! تمہارے سینے کو مالداری سے بھر دیا جائے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے (مثلاً دُنیوی فِکْروں میں لگے رہو گے، صِرْف دُنیوی مستقبل کا ہی سوچتے رہو گے) تو تمہارے دِل کو مصروفیات (مثلاً دُنیوی مشغولیات) سے بھر دیا جائے گا۔[1]

دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنی تمام فِکْروں کو صِرْف ایک فِکْر یعنی **فِکْرِ آخرت** بنا دیا تو اللہ پاک اسے اس کی دُنیا کی فِکْر کے لئے کافِی ہے اور جس کی فِکْریں دُنیا کے اَحْوال میں مشغول رہیں تو اللہ پاک کو اس کی پرواہ نہیں ہو گی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور کا مَقام ہے! ہم نے کھانا کہاں سے ہے؟ پہننا کیا ہے؟ صبح کا تو کھا لیا، شام کا کہاں سے آئے گا؟ مستقبل کیسا ہو گا؟ بڑھاپا کیسے گزرے گا؟ بچوں کا مستقبل کیسا ہو گا؟ ایک کاروبار تو چَل پڑا ہے، اب دوسرا کیسے چلے گا؟ ایک جگہ سے اچھی آمدن ہو رہی ہے، آمدن کے مزید ذرائع کیسے کھولے جائیں؟ کار، کوٹھی، بنگلہ کیسے ملے گا؟ کاش! میں راتوں رات امیر ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی فِکْریں ہم دِل میں پال کر رکھتے ہیں، اِنہی فِکْروں میں صبح ہوتی ہے، اِنہی فِکْروں میں رات ہوتی ہے اور زِندگی یونہی تمام ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: جو بندہ ایسی فِکْریں چھوڑ دے، صِرْف ایک فِکْر، فِکْرِ آخرت اپنا لے کہ میں نے قَبْر میں، حشر میں، پُل صراط پر کامیابی حاصِل کرنی ہے، جنّت میں جانا ہے، اللہ پاک کو راضی کرنا ہے، کیسے کر پاؤں گا؟ یہ ایک فِکْر

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب: الزہد، صفحہ: 668، حدیث: 4107 ملتقطاً۔
2 ...ابنِ ماجہ، کتاب: الزہد، صفحہ: 668، حدیث: 4106۔

اپنالے، اللہ پاک اس کی ساری فِکْروں کے لئے کافِی ہو جائے گا اور جو بندہ یہ ایک فِکْر نہ اپنائے بلکہ دُنیوی فِکْروں ہی میں پڑا رہے، اللہ پاک کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادِی میں ہلاک ہوتا ہے۔

غمِ روزگار میں تو مرے اشک بہہ رہے ہیں | تِرا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی
نہ فُضول کاش! ہنستا، تری یاد میں تڑپتا | مجھے چَین ہی نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی
یہی آہ! فکرِ دُنیا مرا دِل جَلا رہی ہے | غمِ ہجر گر ستاتا تو کچھ اور بات ہوتی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کے چاہنے والے بنو...!!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! آخرت آرہی ہے، دُنیا جارہی ہے۔ اِن میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ تم آخرت کے چاہنے والے بنو! دُنیا کے چاہنے والے مت بننا...!! بے شک آج عمل کا دِن ہے، آج حِساب نہیں مگر کل حِساب کا دِن ہوگا، وہاں عَمَل نہیں۔[2]

ایک ایمان افروز خطبہ

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دِن لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں، تم تقویٰ اِختیار کرو اور اپنی آخِرت کے لئے نیکیاں کرو۔ بے شک جو شخص آخِرت کے لئے نیک اَعْمال کرے گا اللہ پاک اُس کی دُنیوی حاجات کو خود پورا فرمائے گا۔ اے لوگو! تم اپنے باطِن کی اِصلاح کی کوشش

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:384۔
2 ...بخاری، کتاب: الرقاق، باب: فی الامل وطولہ، صفحہ:1581۔

کرو اللہ پاک تمہارے ظاہِر کی اِصلاح فرمائے گا۔ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو اور موت سے پہلے اپنے لئے نیک اَعمال کا خَزانہ اکٹھا کر لو، موت تمام لذّات ختم کر دے گی۔ اے لوگو! تم اپنے آباؤ اَجداد کے اَحوال میں غور و فِکر کیا کرو وہ بھی دنیا میں آئے اور زندگی گزار کر چلے گئے اسی طرح تم بھی چلے جاؤ گے۔ اگر تم اِن کے اَنجام کو یاد نہ رکھو گے تو موت تمہارے لئے بہت سختی کا باعِث ہو گی لہٰذا موت سے پہلے موت کی تیّاری کر لو۔[1]

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[2]

اَہْلِ تقویٰ کا ایک وَصْف

اے عاشقانِ رسول! فِکْرِ آخرت ضروری ہے۔ پارہ:1، سورۂ بقرہ کی ابتدا ہی میں اللہ پاک نے اَہْلِ تقویٰ کے 5 اَوْصاف ذِکْر فرمائے، پھر فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:5)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

یعنی جن میں یہ 5 اَوْصاف ہیں، وہی اپنے رَبِّ کریم کی طرف سے ہِدایَت پر ہیں اور یہی اَصْل میں کامیاب ہیں۔ یہ 5 اَوْصاف کون کون سے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے تفسیرِ صراطُ الجنان سے سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع کی تفسیر پڑھ لیجئے! ان میں ایک وَصْف یہ ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ (پارہ:1، البقرہ:4)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور آخرت پر یقین رکھیں۔

معلوم ہوا؛ جو تقویٰ والے ہیں وہ آخرت پر اِیْقَان رکھتے ہیں۔ اِیْقَان کا معنی ہے: پختہ

1 ...عیون الحکایات، صفحہ:83 ملتقطًا۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

www.dawateislami.net

تَرِین یقین، جس میں ذَرَّہ برابر بھی شک وشُبہ نہ ہو۔ جب کسی چیز کے متعلق اِتنا پختہ یقین ہو جائے تو وہ دِل اور دِماغ پر چھا جاتی ہے، انسان اس کے خِلاف کچھ سوچتا ہی نہیں ہے۔

حضرت حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فِکْرِ آخرت

اپنے وَقْت کے بہت بڑے امام، وَلِیِ کامِل حضرت اِمام حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُہلِ تقویٰ میں سے ہیں۔ علّامہ اِبنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ❁ امام حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب تشریف لاتے تو یُوں لگتا جیسے کسی قریبی دوست کی تدفین سے واپس آئے ہیں ❁ آپ ایسے رہتے جیسے آگ آپ کے سَر پر لٹک رہی ہے ❁ ایسے بیٹھتے جیسے کوئی قیدی ہے اور ابھی اس کی گردن مار دی جائے گی ❁ صبح اس حال میں کرتے کہ جیسے ابھی قِیامت کی ہولناکیوں سے گزر کر آئے ہیں ❁ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے حال پوچھا تو فرمایا: بیچ سمندر میں جس کی کشتی ٹوٹ جائے، وہ بھی مجھ سے بہتر حالت میں ہو گا۔ پوچھا: ایسا کیوں؟ فرمایا: میں گنہگار بندہ ہوں اور جو کچھ نیکیاں کر پایا ہوں، وہ قبول ہوئیں، یا میرے منہ پر مار دی جائیں گی، میں نہیں جانتا۔[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فِکْرِ آخرت

❁ حضرتِ سفیان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَجْلِس میں گفتگو کا سِلْسِلَہ جاری تھا مگر آپ بالکل خاموش بیٹھے تھے، پوچھا گیا: حُضُور! کیا بات ہے آپ خاموش کیوں ہیں؟ فرمایا: میں اہلِ جنت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ وہ کس طرح خوشی خوشی ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے! مگر دوزخی لوگ ایک

1 ... آداب الحسن بصری، صفحہ: 25و26و27 ملتقطاً۔

دوسرے کو بے قراری سے مدد کے لئے پُکارا کریں گے۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رونے لگے۔[1] ❁ حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ رونے لگے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو روتا دیکھ کر آپ کی زوجہ محترمہ حضرتِ فاطمہ بنت عبدُالملک رحمۃُ اللہِ علیہا بھی رونے لگیں بعد میں دیگر گھر والے بھی رونے لگے، جب رونے کا سِلْسِلَہ تھما تو عَرض کی گئی: اے اَمیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے تھے؟ فرمایا: مجھے بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہونا یاد آگیا تھا جس کے بعد کوئی جنَّت میں جائے گا تو کوئی دوزخ میں، یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش گئے۔[2] ❁ حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک غلام کا بیان ہے: میں رات کے وَقْت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر رہتا تھا، اکثر اَوْقات آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خوفِ خُدا سے روتے رہتے تھے، ایک رات آپ معمول سے زیادہ روئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے عَرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان! آج رات تو آپ ایسا روئے کہ پہلے کبھی نہیں روئے۔ فرمایا: مجھے بارگاہِ اِلٰہی میں کھڑے ہونے کا مَنْظَر یاد آگیا تھا۔ اِتنا کہنے کے بعد آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور کافی دیر کے بعد ہوش میں آئے، اس کے بعد میں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا۔[3]

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی[4]

پیارے اسلامی بھائیو! اسے کہتے ہیں: اِیْقانِ آخرت۔ یعنی آخرت پر ایسا پختہ یقین کہ

1 ...سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ:214۔
2 ...حِلْیَۃُ الاولیا، جلد:5، صفحہ:303، رقم:7201۔
3 ...سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ:216۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

شک وشُبہ کی بالکل کوئی گنجائش نہ بچے، **فِکْرِ آخرت** دِل و دِماغ پر چھا جائے۔ آخرت پر ایسا پختہ یقین، ایسا ایقان مطلوب ہے۔ یہ اَہْلِ تقویٰ کا وَصْف ہے۔ یقین مانیئے! اگر ہمیں بھی ایسا پختہ یقین نصیب ہو جائے تو دُنیا کی ساری فِکْریں مٹ جائیں۔ ہمارا کردار بھی سَنْوَر جائے، اَخْلاق بھی سَنْوَر جائیں، ہمارے اَعْمال بھی نیک ہو جائیں، گُناہوں کی عادات بھی چھوٹ جائیں اور ہم صحیح معنوں میں نیک مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

فِکْرِ آخرت نہ ہونے کے بعض اَسْباب

مگر افسوس! ❁ دُنیا کی محبّت ❁ مال و دولت کی حِرْص ❁ فضولیات میں مشغولیت ❁ عزّت و شہرت اور منصب کی ہَوَس ❁ گُناہوں کی کَثْرت ❁ اور لمبی اُمّیدوں نے ہمیں غافِل کر دیا ہے، دِل پر غفلت کے پردے پڑے ہیں اور ہم **فِکْرِ آخرت** سے کوسوں دُور، بَس دُنیوی مستقبل چمکانے کی فِکْر میں دِن رات گزارے چلے جا رہے ہیں۔

❁ ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ایک دِن مرنا ہے مگر ہم موت کی تیّاری نہیں کرتے ❁ ہم جانتے ہیں کہ قَبْر میں اُترنا ہے مگر ہمیں قَبْر کے اندھیرے، تنہائی اور وَحْشَت کی فِکْر نہیں ہوتی ❁ ہم مسلمان ہیں، ہمیں یقین ہے کہ روزِ قِیامت مُردوں کو اُٹھایا جائے گا ❁ ہمیں معلوم ہے کہ قِیامت کا دِن سخت ہولناک دِن ہے ❁ آہ! وہ دہکتی ہوئی زمین ❁ آگ برساتا سُورج ❁ ہائے! ہائے! وہ جہنّم کی ہولناکیاں ❁ آہ! اندھیرے میں ڈوبا ہوا، بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز پُل صراط ❁ ہاں! وہ میزانِ عَمَل جس پر روزِ قِیامت اَعْمال تولے جائیں گے ❁ آہ! ہمارا نامۂ اَعْمال، جس میں ہر چھوٹا بڑا عَمَل درج ہو گا ❁ روزِ قِیامت مخلوق کے سامنے ہمارا اَعْمال نامہ کھول دیا جائے گا ❁ رَبِّ جَبّار وقَہّار کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی ❁ ایک ایک نعمت، ہر ہر عَمَل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں، مانتے ہیں، اِن پر یقین بھی رکھتے ہیں مگر افسوس! ہمیں فِکْر نہیں ہوتی ❁ ہم دُنیا میں ایسے کھو گئے جیسے کبھی مرنا ہی نہیں ❁ **فِکْرِ آخرت** سے دِل خالی ہیں ❁ خَوفِ خُدا ❁ خوفِ قَبْر ❁ خوفِ آخرت کچھ بھی نہیں ❁ بَس دُنیا کی رنگینیوں میں مست ❁ ایک عارِضی بلکہ جس کے آنے کا یقین بھی نہیں، ایسے مستقبل کی فِکْر میں دِن رات گزارتے چلے جارہے ہیں۔ آہ! یہ غفلت...!!

دِل سے مرے دُنیا کی محبّت نہیں جاتی
سرکار! گُناہوں کی بھی عادَت نہیں جاتی
دِن رات مسلسل ہے گُناہوں کا تسلسل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی
گو پیشِ نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ...!!

اے عاشقانِ رسول! ہم جاگیں یا سوئیں، ہنسیں یا روئیں، غافِل رہیں یا بیدار ہو جائیں، موت تو بہر حال آنی ہی آنی ہے، جان جانی ہی جانی ہے، ہمیں اِس دُنیا سے نکل کر آخرت کی طرف سَفَر کرنا ہی پڑے گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠(۸)

(پارہ:28، سورۂ جمعہ:8)

ترجَمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چُھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم نے کیا تھا۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:382 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے | بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی | عاقل و نادان آخر موت ہے

دُنیا میں ایسے رہو جیسے مُسافِر...!!

صحابی اِبنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دِن مجھے (کندھے سے) پکڑ کر فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! دُنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی ہو یا ایسے جیسے مُسافِر ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شُمار کیا کرو...!! حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے مجھے فرمایا: اے مُجاہِد! صبح کرو تو شام کے متعلق مت سوچا کرو! شام ہو جائے تو صبح کے متعلق مت سوچا کرو! اے اللہ کے بندے! بے شک تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہو گا؟ (یعنی تمہیں زِندوں میں شُمار کیا جائے گا یا مُردوں میں)۔[1]

سیرتِ مصطفےٰ کا ایک حَسِین پہلو

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! ہمیں دُنیوی مستقبل کی فِکْر تو ستاتی رہتی ہے مگر آخرت کی فِکْر نہیں ستاتی۔ آہ! کہاں کا مستقبل...!! مستقبل تو دُور کی بات کل کِس نے دیکھی ہے؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اگلی سانس کا بھی عِلْم نہیں، نہ جانے آئے گی یا نہیں۔ صحابیٔ

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب: الزہد، جلد:8، صفحہ:124، حدیث:3۔

www.dawateislami.net

رسول حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صحابی اِبْنِ صحابی حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عنہما نے ایک ماہ کے اُدھار پر کوئی چیز خریدی۔ اس پر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں اُسامہ پر تعجب نہیں، یہ ایک ماہ کے اُدھار پر چیز خرید رہے ہیں؟ اُسامہ نے لمبی اُمّید لگالی ہے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں اپنی آنکھ کھولتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ دوبارہ آنکھ بند کرنے سے پہلے میری رُوح قبض کرلی جائے گی، جب میں کوئی لقمہ مُنہ میں ڈالتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے چبانہ پاؤں گا، اس سے پہلے موت آجائے گی۔ پھر فرمایا: **اے اَوْلادِ آدم! اگر عقل رکھتے ہو تو خُود کو مُردوں میں شُمار کرو!**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا حَسِین پہلو ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم موت کو ہر وَقْت سامنے رکھا کرتے تھے حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو وَحْی کے ذریعے یقینی طَور پر معلوم تھا کہ ابھی موت نہیں آئے گی، دِین مکمل ہو گا، پھر ہی دُنیا سے رخصتی ہو گی، اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم موت کو ہمیشہ سامنے رکھا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ہم غُلاموں کی تعلیم کے لئے ہے ❁ ورنہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو مالِکِ جنّت ہیں، آپ شافِعِ مَحْشَر ہیں ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت سے اُمّتی جنّت میں جائیں گے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اللہ پاک نے مقامِ مَحْمُود کا وعدہ فرمالیا ہے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے رخصتی سے پہلے اللہ پاک نے آپ کو اختیار دیا کہ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا میں قیام چاہیں تو آپ کی مرضی، ہمارے پاس آنا چاہیں تو آ

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد:3، صفحہ:305، حدیث:6۔

جایئے! ویسے بھی اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام پر موت صِرف ایک آن (یعنی لمحہ بھر) کے لئے آتی ہے ❁ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے اب بھی اپنے مزار مبارک میں دُنیوی زِندگی کے ساتھ زِندہ ہیں۔

تُو زِندہ ہے وَاللہ! تُو زِندہ ہے وَاللہ | مرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے [1]

ہاں! ❁ ہمیں اپنی موت کا عِلْم نہیں ہے ❁ موت کے وقت ہمارا ایمان سلامت رہ پائے گا یا نہیں، ہم نہیں جانتے ❁ مرنے کے بعد ہماری قَبْر جنّت کا باغ بنے گی یا جہنّم کا گڑھا، ہم نہیں جانتے ❁ روزِ قِیامت اللہ پاک کی رحمت نصیب ہو گی یا نہیں ❁ پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت حاصِل کر پائیں گے یا گُناہوں کے جُرْم میں جہنّم میں دھکیل دیئے جائیں گے ❁ پُل صراط سے باسلامت گزر پائیں گے یا نہیں، ہم نہیں جانتے مگر افسوس! ہمیں موت یاد نہیں رہتی۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

دُنیوی مستقبل کی فِکْر کرنے والے غور کریں!

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس پہلو پر غور فرمایئے! حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنہ صحابیِ رسول ہیں اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ قرآنِ کریم میں جنّت کا وعدہ فرمالیا گیا ہے، اس کے باوُجُود حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنہ نے صِرْف ایک مہینے کے اُدھار پر چیز خریدی، اس سے معلوم ہو رہا تھا کہ انہیں ایک مہینے تک زِندہ رہنے کی اُمّید ہے۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں تنبیہ فرمائی اور یہ اِحساس دِلایا

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:158۔

www.dawateislami.net

کہ ایک مہینا تو دُور کی بات ہے، موت کی تو ایک پَل کی بھی خبر نہیں۔

آہ! افسوس! ❁ ہمارے ہاں صِرْف ایک مہینے کی نہیں، سالہا سال کی پلاننگ کی جاتی ہے ❁ کئی ملکوں میں یہ انداز ہے کہ بچہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوتا، اس سے پہلے ہی سکول میں اس کا داخلہ کروادیا جاتا ہے ❁ ہمارا بچہ بڑا ہو کر کیا بنے گا؟ ❁ ہم اُسے ڈاکٹر بنائیں گے یا انجینئر؟ ❁ کہاں رہے گا؟ ❁ کیسے زِندگی گزارے گا؟ وغیرہ وغیرہ اس کے متعلق لمبے لمبے خواب دیکھ لئے جاتے ہیں ❁ ہم اپنے متعلق بھی پلاننگ کرتے ہیں ❁ لمبے لمبے خواب سجاتے ہیں ❁ آج میں یہاں ہوں، کل وہاں تک پہنچوں گا ❁ آج میرے پاس سائیکل ہے، چند سالوں میں موٹر سائیکل، پھر کار تک پہنچوں گا ❁ ابھی ایک دُکان ہے، چند سالوں میں 4 دکانیں، پھر پُوری مارکیٹ، پھر کئی شہروں میں اپنے کاروبار کی شاخیں کھولوں گا، یہ سب خواب دیکھے جاتے ہیں، کئی کئی سالوں کی پلاننگ کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ دُنیوی لحاظ سے اچھی بات ہے، بندہ پیشگی اہداف بنا کر چلے تو کامیابی ملتی ہے مگر ہم غور کریں، اس دُنیا سے جانا بھی تو ہے، قبر میں بھی اُترنا ہے، روزِ قیامت اُٹھنا بھی ہے، بارگاہِ اِلٰہی میں پیش بھی ہونا ہے، اس کے لئے ہم نے کیا پلاننگ کی؟ اس کے لئے کیا اَہداف بنائے۔ جیسے ہم روپے پیسوں کا حساب لگاتے ہیں، بچوں کی تعلیم، کاروبار، بینک بیلنس وغیرہ کے متعلق اَہداف بناتے ہیں، ایسے ہی کبھی قبر و آخرت کے متعلق بھی غور کرتے ہیں؟ کیا کبھی سوچا کہ میں روزانہ نمازیں کتنی پڑھتا ہوں؟ قرآنِ پاک کی تلاوت کے متعلق میرے کیا اَہداف ہیں؟ روزانہ کتنا درود شریف پڑھتا ہوں؟ بچوں کے لئے کبھی ایسی پلاننگ کی؟ مثلاً بچہ جب سمجھ دار ہوا تو ہم حساب لگائیں؛ اگر یہ اب سے روزانہ مثلاً 100 بار درود شریف پڑھے تو مہینے

میں 3000 مرتبہ درود شریف پڑھ لے گا، سال میں 36 ہزار 500 مرتبہ درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہو جائے گا، یہ **فِکْرِ آخرت** ہے، یہ نیکیوں کے متعلق پلاننگ ہے۔ افسوس! ہم دُنیوی مستقبل کو سَنْوارنے کے لئے تو اپنی بھی پلاننگ کرتے ہیں، بچوں کے بھی اَہداف بناتے ہیں مگر قبر کی زِندگی سَنْوارنے، آخرت کی بہتریوں کے لئے پلاننگ نہیں کرتے۔ آہ...!!

آگاہ! اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

لمبی اُمّید آج کے دَور کا بڑا مسئلہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ ہمارے مُعاشرے میں گُناہ بڑھ رہے ہیں ❁ بھائی چارہ ختم ہو رہا ہے ❁ بھائی بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہے ❁ چوری ڈکیتی اور قتل کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں ❁ گھروں میں لڑائی جھگڑے ❁ دنگا فساد وغیرہ وغیرہ مسائل بڑھتے جارہے ہیں، آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس پر بہت سے لوگ تبصرے کرتے ہیں، آخر خرابی کہاں ہے؟ بڑے بڑے ماہِرین بہت کچھ بتاتے ہیں۔ آیئے! میں آپ کو حدیثِ پاک سُناتا ہوں، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس اُمّت کے پہلے لوگ یقین اور دُنیا سے بے رغبتی کے ذریعے نجات پاگئے اور **آخر میں آنے والے لوگ بخل (یعنی کنجوسی) اور لمبی اُمّیدوں کے سبب ہلاک ہوگئے۔**[1]

یہ ہے معاشرے کے بگاڑ کا اصلی سبب...!! کنجوسی اور لمبی اُمّیدیں ❁ ہم پر غفلت سُوار ہے ❁ ہم **فِکْرِ آخرت** سے دُور ہیں ❁ ہمیں دُنیوی مستقبل کی فِکْر ستاتی ہے اور اِسی فِکْر میں اپنے روشن مستقبل کی خاطِر گُناہوں کے اندھیروں میں ڈوبتے چلے جارہے ہیں حالانکہ

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: الیقین، جلد:1، صفحہ:19، حدیث:3۔

www.dawateislami.net

حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو مستقبل کوئی چیز نہیں ہے، صِرف حال ہی حال (Present ہی Present) ہے، آج میں جو ہوں، کل میں نے ہونا ہے یا نہیں؟ میں نہیں جانتا۔ صِرف ایک مَوہُوم (یعنی خیالی، تصوراتی) چیز کی خاطِر ہم سب دوڑ رہے ہیں، ہم میں سے لاکھوں لوگ اِسی دوڑ میں دوڑتے دوڑتے قَبْر کے گڑھے میں پہنچ چکے ہیں، عنقریب ہم بھی اِسی گڑھے میں گِر جائیں گے، یہ دُنیا، اِس دُنیا کا عارضی اور فانی مستقبل نمرود، فِرْعون، ہامان اور قارون جیسے دُنیا پرستوں کے ہاتھ نہیں آیا تو ہمارے ہاتھ کہاں سے آئے گا؟

انسان، موت اور اُمّید کی مثال

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چوکور ڈبہ (Square Box) بنایا، اِس کے اندر ایک لکیر لگائی، پھر اِس لکیر کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی لکیریں لگائیں، پھر اِس ڈبے سے باہَر ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا: یہ (یعنی ڈبے کے اندر کی ایک لکیر) انسان ہے اور یہ (یعنی اس کے گرد چوکور ڈبہ) یہ موت ہے، جس نے انسان کو گھیر رکھا ہے، یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں، مختلف آفات ہیں جو انسان کو چمٹی ہوئی ہیں، انسان ایک سے بچ جاتا ہے تو دوسری اُسے ڈس لیتی ہے اور وہ (یعنی ڈبے سے باہَر والی لکیر) انسان کی اُمّید ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِس عبرتناک حدیثِ پاک نے ہمارے حالات کی پُوری پُوری عکّاسی کر دی ہے۔ واقعی موت نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ❁ ہم اپنے اردگرد موت کے اَسباب پر غور کریں ❁ بجلی موت کا ذریعہ ہے ❁ ہماری گاڑی

1 ... بخاری، کتاب: الرقاق، باب: فی الامل وطولہ، صفحہ: 1581، حدیث: 6417۔

www.dawateislami.net

موت کا ذریعہ ہے ❁ بیماری موت کا ذریعہ ہے ❁ ہمارا کھانا ہمارے اندر اُتر کر زہر بھی بن سکتا ہے، لہٰذا یہ بھی موت کا ذریعہ ہے، یُوں غور کریں، موت نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور ہم مختلف قسم کے مسائل میں پھنسے ہوئے ہیں ❁ کبھی بیماری آتی ہے ❁ کبھی تنگدستی آتی ہے ❁ کبھی بچوں کی فِکْر ❁ کبھی اپنی فِکْر ❁ کبھی کھانے کی فِکْر ❁ کبھی کمانے کی فِکْر ❁ ہم ہزار قسم کی فِکْروں اور مسائل و آفات میں گھرے ہوئے ہیں، جبکہ ہماری اُمّیدیں سالہا سال کی ہیں، ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کل کا سورج بھی دیکھنا ہے یا نہیں مگر پلاننگ ہمارے پاس 100 سال کی ہے، خواب ہم نے لمبے لمبے دیکھ رکھے ہیں۔ آہ! نہ جانے یہ خواب پُورے بھی ہو پائیں گے یا نہیں، پھر اگر پُورے ہو بھی گئے، تب بھی موت تو بہر حال آنی ہی آنی ہے، قَبْر میں تو اُترنا ہی اُترنا ہے، روزِ قِیامت بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی تو ہونی ہی ہونی ہے...!! مگر افسوس! قَبْر کی، قِیامت کی ہمارے پاس کوئی پلاننگ نہیں ہے۔

ہم فضول خواب دیکھ رہے ہیں

ایک مرتبہ کسی عقلمند شخص نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اور بڑی سبق آموز نصیحت کی، اُنہوں نے لکھا: یہ دُنیا ایک نیند ہے اور آخرت بیداری ہے ان دونوں کے درمیان (یعنی نیند سے جگانے والی چیز) موت ہے اور ہم نیند کی حالت میں پریشان، الجھے ہوئے خواب دیکھ رہے ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے...!! ہم خواب دیکھ رہے ہیں، الجھے ہوئے پریشان خواب اور اُن خوابوں کو سچّا کرنے کی خاطر بَس اندھا دُھند دوڑتے چلے جا رہے ہیں، دوڑتے

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد:3، صفحہ:314، حدیث:52۔

چلے جارہے ہیں، ہماری مَنْزِل کہاں ہے؟ کچھ خبر نہیں؟ رُکنا کہاں ہے؟ کچھ خبر نہیں؟ موت سامنے کھڑی ہے، قَبْر کا گڑھا آنکھوں کے سامنے ہے اور ہم بالکل فِکْر نہیں کرتے۔

قَبْر میں مَیِّت اُترنی ہے ضرور | جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

3 حیرت ناک لوگ...!!

صحابیِ رسول حضرت سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مجھے 3 لوگوں نے تعجب میں ڈال دیا اور میں ان کے متعلق سوچ کر ہنستا ہوں: (1): لمبی اُمّیدیں لگانے والا جبکہ موت اُسے ڈھونڈ رہی ہے (2): غافِل جبکہ اس سے غفلت نہیں برتی جارہی (یعنی ہم اگرچہ غافِل ہو جائیں مگر ہم سے غفلت نہیں کی جارہی، ہماری کڑی نگرانی کی جارہی ہے، کراماً کاتبین یعنی اَعْمال لکھنے والے فرشتے ایک ایک عَمَل لکھ رہے ہیں، اللہ پاک دیکھ رہا ہے، ہمارے اَعْضا، یہ زمین، سب ہمارے خِلاف گواہ تیار ہو رہے ہیں، قَبْر ہمیں روزانہ پکارتی ہے، مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ الٰہی کے مُنْتَظِر ہیں، بَس حکم ہو گا اور وہ رُوح قبض کر لیں گے، غرض؛ جو غافِل ہے، اس سے غفلت نہیں برتی جارہی، اس کی کڑی نگرانی ہو رہی ہے) اور (3): تیسرا شخص جس پر حضرت سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ کو حیرت ہوتی ہے، فرمایا: مُنہ بھر کر ہنسنے والا جبکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک اس سے راضی ہے یا ناراض۔[1]

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

دُنیا پرست آخرت کی تیاری کیسے کر پائے گا؟

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: لوگ کہتے ہیں: دِن 3 ہیں۔ ❁ حالانکہ کل گزر گیا

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد: 3، صفحہ: 309، حدیث: 29۔

www.dawateislami.net

اور آئندہ کل صِرْف ایک اُمّید ہے، شاید تم کل کا سُورج نہ دیکھ سکو۔ اگر دیکھ بھی لیا تو آنے والا کل اپنا رِزْق ساتھ لائے گا اور اگر تم کل کا سُورج نہ دیکھ سکے تو تمہیں سینکڑوں لوگوں کے درمیان سے اُٹھا کر تنہا قبْر میں رکھ دیا جائے گا ❁ پھر اس کے ساتھ ساتھ تم نے اپنے کمزور دِل پر سالہا سال کی فِکْروں کا بوجھ ڈال دیا ہے ❁ سَردی آنے سے پہلے تمہیں سردی کی فِکْر لگ جاتی ہے ❁ گرمی آنے سے پہلے تمہیں گرمی کی فِکْر لگ جاتی ہے ❁ تم نے اپنے کمزور دِل میں آخرت کے لئے کونسی جگہ باقی رکھی ہے؟

❁ ہر آنے والا دِن تمہاری زِندگی کم کر رہا ہے اور تمہیں کوئی غم ہی نہیں ❁ ہر آنے والا دِن تمہارا رِزْق گھٹا رہا ہے اور تمہیں کوئی فِکْر ہی نہیں ❁ تمہیں تمہاری ضرورت کے مطابِق دے دیا گیا مگر تم عَیش و عِشْرَت اور سرکشی کا سامان طلب کرتے ہو ❁ تھوڑے پر راضی نہیں ہوتے ❁ زیادہ سے تمہارا پیٹ نہیں بھرتا ❁ **آخر جس کی دُنیوی خواہشات ختم ہونے کا نام ہی نہ لیں، وہ آخرت کی تیاری کیسے کر پائے گا...!!** حیرت، انتہائی حیرت ہے اُس پر جو ہمیشہ رہنے والی زِندگی (یعنی آخرت) پر ایمان تو رکھتا ہے مگر ساری کوششیں اس دھوکے کے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کر رہا ہے۔[1]

پارہ:10، سورۂ توبہ، آیت:38 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۳۸﴾ (پارہ:10، سورۂ توبہ:38)	ترجَمہ کنزالعرفان: کیا تم آخرت کی بجائے دُنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی کا ساز و سامان بہت ہی تھوڑا ہے

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد:3، صفحہ:316، حدیث:59۔

www.dawateislami.net

آخرت کے لئے کوشش کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور بات عَرض کروں؟ ہمارے ہاں بہت سے لوگ ہیں جو کافِروں کی اُونچی اُونچی عمارتوں اور ان کی عَیش و عِشْرت کو دیکھ کر رنجیدہ ہوتے ہیں حالانکہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا کافِروں کے ساتھ کِسی طرح موازنہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ اللہ پاک نے تقسیم فرمائی ہے اور یہ بہت زبردست، بہترین اور ہر طرح سے اچھی تقسیم ہے کہ کافِروں کے لئے دُنیا ہے، ہمارے لئے آخرت۔ دُنیا تو چند روزہ ہے، بہت جلد ختم ہو جائے گی مگر آخرت ہمیشہ رہے گی۔ پارہ:15، سورۂ بنی اِسرَائیل، آیت:18 اور 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اِسرَائیل:18-19)

ترجَمہ کنز الایمان: جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں پھر اس کے لئے جہنّم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو اُنہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

اے جنّت کے طلبگار **پیارے اسلامی بھائیو!** فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے، ہمیں دُنیا چاہئے یا آخرت...؟ اگر ہم آخرت چاہتے ہیں، اگر ہم آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زِندگی میں آرام و سکون اور جنّتی نعمتیں چاہتے ہیں اور یقیناً ہر مسلمان یہی چاہے گا تو ہمیں اس کی تیاری کرنی پڑے گی، اس کے لئے دُنیا سے نگاہیں ہٹا کر اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے ہی پڑیں گے۔

فِکْرِ آخرت کیسے ملے...؟

آخرت کی تیاری کیسے ہو پائے گی؟ **فِکْرِ آخرت** کے ذریعے۔ شاید ہم سب کو تجربہ ہو گا؛ ہم وہی کام کر پاتے ہیں جس کی طرف ہماری تَوَجُّہ ہوتی ہے، جس کام کی طرف تَوَجُّہ نہ رہے وہ چاہے کتنا ہی اَہَم کام کیوں نہ ہو، ہم بھول جاتے ہیں، یاد نہیں رکھ پاتے۔ اس لئے اگر آخرت چاہئے، آخرت کی تیاری کرنی ہے تو **فِکْرِ آخرت** اپنانی ہو گی ❁ ہم آخرت کے اَحْوال پر غور کیا کریں ❁ قَبْر ❁ حشر ❁ قِیامت ❁ وہاں کی ہولناکیاں ❁ میزان ❁ پُل صراط ❁ جہنّم اور وہاں کے عذابات کے متعلق غور و فِکْر کیا کریں ❁ کم از کم ہفتے میں ایک آدھ بار قبرستان جائیں، وہاں دفن شدہ مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کریں، پھر وہاں بیٹھ کر قَبْر، اس کی تنہائی، اندھیرے اور وَحْشَت کے متعلق غور کریں ❁ سوچیں کہ عنقریب میں بھی اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جاؤں گا، پھر روزِ قِیامت اُٹھنا ہو گا، بارگاہِ اِلٰہی میں پیش ہونا ہو گا، یوں آخرت کے متعلق غور و فِکْر کریں ❁ روزانہ زیادہ نہیں تو کم از کم 5 منٹ ہی سہی تنہائی میں بیٹھ کر اُخْروی معاملات پر غور و فِکْر کریں، روزانہ کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل میں **فِکْرِ آخرت** بیٹھ جائے گی ❁ آخرت کی یاد دِلانے والی کتابیں پڑھیں، مثلاً شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُتُب و رسائل پڑھیں: مثلاً (1): قَبْر کی پہلی رات (2): مُردے کے صدمے (3): بادشاہوں کی ہڈیاں (4): قَبْر کا امتحان (5): غَفلت (6): بُرے خاتمے کے اسباب وغیرہ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی بہت ساری کتابیں ہیں: مثلاً (1): خوفِ خدا (2): فکرِ مدینہ (3): جنّت کا آسان راستہ (4): قبر میں آنے والا دوست (6): دنیا سے بے رغبتی اور اُمّیدوں کی کمی وغیرہ کتابیں

پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی۔

فِکْرِ آخرت سے متعلق دُعائے مصطفےٰ

❁ فِکْرِ آخرت پانے کے لئے دُعا بھی کریں۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُنْیَا تَمْنَعُ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ حَیَاۃٍ تَمْنَعُ خَیْرَ الْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَمَلٍ یَمْنَعُ خَیْرَ الْعَمَلِ[1]

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں ایسی دُنیا سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو آخرت کی بھلائی سے روک دے، ایسی زندگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو اچھی موت سے روک دے اور ایسی اُمّیدوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نیک اَعْمال سے روک دے۔

انسان کا دِل اس کے مال کے ساتھ رہتا ہے

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہو گیا کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا (یعنی میرا دِل دُنیا کی طرف مائل ہے، میں اپنے دِل میں آخرت کی طرف میلان کم پاتا ہوں اور موت جو جنّت تک پہنچنے کا راستہ ہے، مجھے یہ موت پسند نہیں) سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اپنا مال (آخرت کے لئے صدقہ و خیرات کرکے) آگے بھیج دو! کیونکہ آدمی کا دِل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ اپنے مال کو آگے بھیج دے (یعنی صدقہ و خیرات کر دے) تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مال کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد:3، صفحہ:312، حدیث:46۔

رہنا چاہتا ہے۔[1]

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا
دے دل میں عشقِ مُحَمَّد مرے رچا یاربّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! فِکْرِ آخرت پانے کا ایک طریقہ اچھی صحبت بھی ہے، نیک پرہیز گار، خوفِ خُدا والے، آخرت کی فِکْر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی **فِکْرِ آخرت** نصیب ہو جائے گی۔ اچھی صحبت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا عطا کردہ رسالہ **نیک اعمال** کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرکے فیضانِ قرآن حاصل کیجئے، الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا، ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ ہر ہفتے کو بعدِ نمازِ عشا مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں اس میں شرکت کیجئے، سوشل میڈیا (یعنی فیس بک (*Facebook*)، انسٹاگرام (*Instagram*)، واٹس ایپ (*WhatsApp*)، ٹوئٹر (*Twitter*) یوٹیوب (*YouTube*) پر دعوتِ اسلامی کے مختلف پیجز (*Pages*) بنے ہوئے ہیں ان کو دیکھئے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الزہد لابن المبارک، جز:5، صفحہ:208، حدیث:634۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

www.dawateislami.net

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو! فِکرِ آخرت پانے، اُخروی زِندگی کی تیاری کرنے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پابندِ سُنَّت بننے، نیکیوں کا ذوق شوق پانے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: علاقائی دورہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول اپنے اپنے علاقوں میں دِن اور وَقْت مُقرَّر کر کے گلی گلی، دُکان دُکان جاتے، لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے اور اِنہیں مَسْجِد میں آنے، نیکیاں کرنے اور قَبْر و آخرت کی تیاری کی ترغیب دیتے ہیں، اِسی طرح مدنی قافلوں میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول بھی مدنی قافلے کے جدول (Schedule) کے مُطابِق نیکی کی دعوت دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ بھی اس نیک کام میں شِرکت کی پکی نیت کر لیجئے! آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں:

گُناہوں بھری زِندگی میں نیکیوں کی بہار آگئی

فتح جنگ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، آوارہ گردی، کھیل کود میں مگن رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا، آہ! میں نمازیں بھی قضا کر ڈالتا اور گُناہوں کے ذریعے جہنّم کی جانِب بڑھتا چلا جارہا تھا۔ میری ہدایت کا سَبَب یُوں بنا

کہ ایک دن ہمارے گاؤں کی مسجد میں دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آیا، درس و بیان اور عصر کے بعد **علاقائی دورہ** کا سِلْسِلَہ شروع ہو گیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مَسْجِد میں نَماز ادا کرنے اور قافلے والوں کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے حلقے میں کچھ وَقْت گزارنے کی دعوت دی، اِن کی ترغیب پر جب میں مَسْجِد کی پُر بہار فضاؤں میں داخِل ہوا تو عاشقانِ رسول نے بڑی محبت سے ملاقات کی، پہلی ملاقات ہی میں اس قدر محبت و پیار دیکھ کر میں اِتنا متاثّر ہوا کہ دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں گھر کر گئی، جب تک سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں حاضِر رہا، عِلْم کے مدنی پھولوں سے دل کا گلشن آباد ہوتا رہا، پھر امیرِ قافلہ نے مجھے **نیک اَعْمال** کا رِسالہ عَطا فرمایا، اس رسالے کی صورت میں امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اصلاحِ اُمَّت کی کڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام پیش کر دیا۔ یوں میں قادِری، رضوی، عطاری رنگ میں رنگ گیا، ایک اللہ والے سے نِسبت کیا ہوئی میری زندگی میں عمل کی بہار آ گئی، دِل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانِب مائل ہو گیا، میں نے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا۔[1]

اسی ماحول نے اَدنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تجہیز و تکفین اپیلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! ٹیکنالوجی کا دور ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4-6۔

www.dawateislami.net

اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: **Muslim's Funeral** (تجہیز و تکفین)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے متعلق اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غسل کیسے دینا ہے، کفن کیسے پہنانا ہے، اس کے عملی طریقہ کے لئے **Animated Videos** بھی شامل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

www.dawateislami.net

کم بولنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:(1): آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عِبادَت سے بہتر ہے۔[1] **(2):** خاموشی اعلیٰ درجے کی عِبادَت ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! کم بولنا سُنَّت مصطفٰے ہے ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل خاموشی والے تھے۔[3] ❁ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاضرورت لوگوں سے کلام نہیں فرماتے تھے، ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے[4] خاموشی سے مراد ہے: دُنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اَقْدَس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک اللہ پاک کے ذکر میں تَر رہتی تھی۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ خاموشی حِکْمَت ہے ❁ کم بولنے سے عقل کامِل ہوتی ہے ❁ کم بولنا عِبادَت کی چابی ہے ❁ کم بولنے سے عِبادَت کی لذّت نصیب ہوتی ہے ❁ کم بولنے سے عزت، وقار، اور علم میں اضافہ ہوتا ہے ❁ جو بِلاضرورت بولنے سے بچے، وہ شیطان پر غالِب رہتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی کم بولنے، صِرْف ضرورت کی بات منہ سے نکالنے اور فُضُول بَک بَک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: حفظ اللسان، جلد:4، صفحہ:245، حدیث:4953۔
2 ...مسند الفردوس، جلد:2، صفحہ:417، حدیث:3849۔
3 ...شرح السنہ للبغوی، جلد:7، صفحہ:450، حدیث:3695۔
4 ...شمائل ترمذی، صفحہ:353، حدیث:225۔
5 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:81۔

یا ربّ! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حِساب آہ! میں دوں گا
اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ (1)

روز مرَّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سورہ**، صفحہ:182 تا227۔ پڑھ لیجئے، مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے
لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو (2)

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:93۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671۔

خرید و فروخت کی چند احتیاطیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...گِری ہوئی ایک کھجور کھانے کا وبال
- ...خرید و فروخت میں احتیاط برتیے!
- ...دِل چمکانے والی بنیادی چیز
- ...سامان کا عیب چھپانے کا عذاب
- ...تجارت میں جھوٹ بولنے کے عذابات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَر مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدہ ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام

www.dawateislami.net

حاضِر ہوئے اور بتایا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❁ دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے والے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جنَّت میں پہنچانے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم...!

سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راتیں رو، رو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ اَدَب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی محبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسندِ اَحمد، جلد:1، صفحہ:522، حدیث:1686۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:211۔

www.dawateislami.net

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلمِ دین سیکھوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت (*Advice*) حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گِری ہوئی ایک کھجور کھانے کا وبال

ایک بہت بڑے اور مشہور و مَعْرُوف ولیُ اللہ ہوئے ہیں: حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رحمۃ اللہِ علیہ۔ آپ نے اپنی زِندگی کا کافی حصّہ سَفَر میں گزارا، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بَیتُ الْمُقَدَّس (یعنی مسجدِ اَقْصیٰ) میں رات گزاری، میں نے دیکھا: رات کے کسی پہر وہاں 2 فرشتے آئے، ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: یہاں کون انسان ہے؟ دوسرا بولا: یہ ابراہیم بن اَدْہَم ہیں۔ پہلے فرشتے نے کہا: وہ ابراہیم بن اَدْہَم...!! انہیں تو اب اُن کے درجے (*Rank*) سے ہٹا دیا گیا ہے۔ دوسرے فرشتے نے پوچھا: کس سبب سے؟ پہلے فرشتے نے کہا: ایک مرتبہ ابراہیم بن اَدْہَم بصرہ میں تھے، انہوں نے ایک دُکّان سے کھجوریں خریدیں، جب وہ کھجوریں لے کر جانے لگے تو دیکھا: ایک کھجور گِری پڑی ہے، وہ سمجھے کہ شاید یہ میری کھجور گِری ہے، لہٰذا اُنہوں نے وہ کھجور اُٹھا کر کھالی، چونکہ وہ کھجور

1 ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، باب: کیف کان بدء الوحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

www.dawateislami.net

ان کی نہیں بلکہ دکاندار کی تھی اور انہوں نے دُوسرے کی کھجور کھالی تھی، لہٰذا اللہ پاک نے انہیں اِن کے درجے سے مَعْزول (Deposed) فرمادیا۔

حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے فرشتوں کی یہ گفتگو سُنی تو فوراً بصرہ پہنچا، اُس دکاندار کی کھجور اسے واپس لوٹائی اور واپَس آگیا۔ رات ہوئی تو پھر میں نے 2 فرشتوں کو دیکھا، وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا: یہ وہی ابراہیم بن اَدْہَم ہیں، جنہوں نے کھجور کے مالِک کو کھجور لوٹادی تو اللہ پاک نے انہیں دوبارہ اِن کا پہلے والا مقام عَطا فرمادیا۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! اللہ پاک کے حُضُور دُعا کرتے ہیں:

محبّت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے | مرے غوث کا واسطہ یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ | گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کرام پر اللہ پاک کی خاص کرم نوازی

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام کی بھی نِرالی شانیں ہیں...!! یہ بلند رُتبہ حضرات گُناہوں سے معصوم نہیں ہوتے البتہ محفوظ ہوتے ہیں، مَعْصُوم صِرْف انبیائے کرام علیہمُ السَّلام

1 ...تفسیر روح البیان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:179، جلد:2، صفحہ:136۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

اور فرشتے ہیں، اَولیائے کرام معصُوم نہیں، ان سے بھی گُناہ ہو سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی اپنے محبوب بندوں پر خاص کرم نوازی ہوتی ہے، ان سے اگر جانے انجانے میں کبھی کوئی خطا ہو ہی جائے تو انہیں ان کی خطا (*Mistake*) سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یہ فوراً توبہ کر کے گُناہ کی گندگی (*Filth*) کو خود سے دُور کر دیتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:201 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:201)

ترجَمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مومن متقی کی فطرت شیطانی وسوسوں اور ابلیسی خیالات کو قبول نہیں کرتی، اگر کبھی مومن کو یہ چیزیں (مثلاً شیطانی وسوسے، ابلیسی خیالات، جانے انجانے کی کوئی خطا وغیرہ) پیش آجائیں تو اللہ پاک کی طرف سے انہیں وہ خطا یاد دِلا دِی جاتی ہے، یُوں یہ اس گندگی سے خُود کو پاک کر لیتے ہیں۔ مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں: مومن متقی فرشتوں کے گروہ سے ہے کہ اس کی اور فرشتوں کی فطرت (*Nature*) یکساں ہے، یہ حضرات بشر صُورت، مَلَک سِیْرت (یعنی دِکھنے میں انسان اور سیرت میں فرشتہ صِفَّت) ہوتے ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی اَولیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے، کاش! ہمیں بھی تقویٰ کی دولت ملے، ہم گُناہوں سے بچیں اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے میں کامیاب (*Successful*) ہو

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:201، 202، جلد:9، صفحہ:460 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت | کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

خرید و فروخت میں احتیاط برتیے!

اے عاشقانِ رسول! ہم نے حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایمان افروز اور سبق آموز واقعہ سُنا، اس سے پتا چلتا ہے کہ دِین میں خرید و فروخت کی کتنی اہمیت ہے۔ ذرا غور فرمایئے! حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وِلایت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے، آپ کے اسی مقام و مرتبے کی وجہ سے آپ کو **سلطان ابراہیم** بھی کہا جاتا ہے، اتنے بڑے ولیِ کامل سے خرید و فروخت کے دوران وہ بھی انجانے میں صِرْف ایک خطا ہوئی، زمین پر گری ہوئی کھجور ان کی نہیں، دُکاندار کی تھی مگر آپ نے اپنی سمجھ کر اُٹھالی، اس ایک کھجور کی وجہ سے آپ کے درجات میں کمی کر دی گئی۔

آہ! آج کل ہمارے ہاں تو حال ہی بے حال ہے ❁ لوگ بغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں ❁ گاہک دُکاندار کو اور دُکاندار گاہکوں کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی نوٹوں کی گڈی میں نقلی نوٹ چھپا کر دُکاندار کو تھماڈالتے ہیں ❁ دُکاندار کی چیزیں اُٹھا کر ناحق پھانک جاتے ہیں ❁ سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چُپ چاپ کچھ نہ کچھ اُٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لیتے ہیں۔ ایک دُوسرے کی چپل بغیر اِجازت اِستعمال کرنا، یا اپنی چپل سے کسی اور کی چپل تبدیل کرنے کو تو شاید بُرا ہی نہیں سمجھا جاتا، یہ بہت تکلیف دہ معاملہ ہے، روزمرہ کے کئی ایک اور ایسے معاملات بھی ہیں جن میں بِلا اجازتِ شرعی

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

www.dawateislami.net

دُوسروں کی چیزیں اِستعمال کرنا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا،بسا اوقات دکاندار ایک دوسرے کی چیزیں چُپ کر کے اُٹھا کر اِستعمال بھی کرتے رہتے ہیں اور سامنے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا ہو گا، ایسے نادانوں کو سمجھنا چاہئے، عبرت لینی چاہئے، بظاہِر معمولی نَظر آنے والی چیز بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور روزِ قیامت پکڑے گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟

خِلال کا وبال

مشہور تابعی بزرگ حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے توبہ کی، 70 سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ دِن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا، نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ جب اس عبادت گزار کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے میرا حِساب لیا، پھر سارے گُناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کر لیا تھا، وہ معاف کروانا رہ گیا تھا، اس کی وجہ سے اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔[1]

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے
لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دِل حد سے بڑھا جاتا ہے
امتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن، صفحہ:47۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:432-433 ملتقطاً۔

دِین میں خرید و فروخت کی اہمیت

اے عاشقانِ رسول! دِین میں خرید و فروخت کی بہت اہمیت ہے، ظاہِر ہے خرید و فروخت میں بے احتیاطی برتنا دوسروں کا مال ناحق کھانے یعنی اپنا پیٹ حرام سے بھرنے کا سبب بن سکتا ہے، اس لئے محتاط رہ کر، نہایت ایمانداری کے ساتھ خرید و فروخت کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ہمارے وُجُود میں سب سے اَہَم عُضْو ہمارا دِل ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ سُن لو! بے شک جسم میں ایک خون کا لوتھڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، جب وہ خون کا لوتھڑا خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، سُنو...!! وہ خون کا لوتھڑا دِل ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ ہمارا سب سے اَہَم عُضْو ہمارا دِل (Heart) ہے، یہ سدھر جائے تو پُورا انسان سُدھر جاتا ہے اور اگر دِل بگڑ جائے تو پُورے کا پُورا انسان بگڑ جاتا ہے اور **دِل کے اس شیشے کو صاف شفّاف بنانے والی سب سے اَہَم چیز رِزْقِ حلال ہے۔ چنانچہ**

دِل چمکانے والی بنیادی چیز

حضرت عُمر بن صالِح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضِر ہوا، میں نے پوچھا: اے امام! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ یہ سُوال سُن کر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سَر مبارک جھکا لیا،

1 ... بخاری، کتاب: الایمان، صفحہ: 84، حدیث: 52۔

www.dawateislami.net

کچھ دیر بعد سَر اُٹھا کر فرمایا: بیٹا! حلال مال (دِل کو نرم کرتا ہے)۔

حضرت عمر بن صالِح فرماتے ہیں: اپنے سُوال کا جواب سُن کر میں واپس آگیا، راستے میں مجھے حضرت بشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ملے، میں نے ان سے پوچھا: عالی جاہ! دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے۔ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی حضرت بِشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوشی سے فرمایا: واہ... (کیا بات ہے)۔ انہوں نے تمہیں کیا بتایا؟ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلال کھانے سے دِل نرم ہوتا ہے۔ فرمایا: امام نے اَصْل بنیاد بتائی (یعنی اَصْل یہی ہے کہ دِل رِزْقِ حلال ہی سے نرم ہوتا ہے)۔ حضرت عمر بن صالِح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبدُ الوَہّاب وَرّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہوئی، میں نے ان سے بھی وہی سوال پوچھا: انہوں نے بھی فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے دِل نرم ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی ان کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا، فرمایا: امام احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تمہیں کیا جواب دیا؟ میں نے عرض کیا: امام صاحِب فرماتے ہیں: دِل کی نرمی رِزْقِ حلال میں ہے۔ حضرت عبدُ الوَہّاب وَرّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی وہی بات کہی، فرمایا: امام صاحِب نے اَصْل بنیاد بتائی ہے (واقعی حلال کھانے کے بغیر دِل ہرگز صاف نہیں ہو سکتا)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! 3 اَوْلیائے کرام کی گواہی ہے کہ دِل کی نرمی اور صَفائی کے لئے سب سے اَہَم چیز حلال کھانا ہے۔ اس سے اندازہ لگایئے! خرید و فروخت میں احتیاط برتنا، نہایت ایمانداری کے ساتھ خرید و فروخت کرنا کتنا ضروری ہے، اگر ہم

1 ... حلیۃ الاولیاء، جلد:9، صفحہ:193، رقم:13663 ملتقطًا۔

نے چیزیں خریدنے یا بیچنے میں بے احتیاطی کی اور خدانخواستہ دوسرے کی چیز ناحق ہمارے پاس آگئی تو یہ ایک بظاہِر معمولی نَظر آنے والی غلطی دِل کی دُنیا کو اُجاڑ کر رکھ دے گی۔ اس لئے خرید و فروخت میں احتیاط (Careful) برتنا انتہائی ضروری ہے۔

زُہد کے موضوع پر انوکھی کتاب

امام اعظم، امام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نہایت ہونہار شاگرد امام محمد بن حَسَن شَیْبَانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا: عالی جاہ! آپ زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) کے موضوع (Topic) پر ایک کتاب لکھ دیجئے! فرمایا: میں اس موضوع کی کتاب لکھ چکا ہوں۔ پوچھا: وہ کونسی؟ فرمایا: کِتَابُ الْبُیُوْع یعنی میری وہ کتاب جس میں خرید و فروخت کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔[1]

یعنی جو خرید و فروخت کے احکام نہیں جانتا، وہ حرام سے نہیں بچ سکتا اور جو حرام سے نہ بچ سکے، وہ زُاہِد کیسے بن جائے گا؟ معلوم ہوا اَصْل میں زاہِد، دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والا، دُنیا کی محبّت سے بچنے والا، متقی پرہیز گار وہی ہے جو خرید و فروخت میں شرعی احتیاط برتنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بازار اَصْل میں وہ جگہ ہے جہاں دُنیا اور مال و دولت کی محبّت اپنا رنگ دکھاتی ہے، پہاڑوں اور غاروں میں تنہا رہ کر عِبادت کر لینا نسبتاً آسان ہے مگر بازار میں جب شیطان پُورے لشکر کے ساتھ حملے کر رہا ہو، نفسِ اَمّارہ ور غلا رہا ہو، مال و دولت کی محبّت زور پکڑ رہی ہو، اس وقت نفس و شیطان کے حملوں سے بچ کر پُوری ایمانداری (Honesty) اور شرعی اَحکام کی پاسداری کرنا بہت

1 ...المبسوط للسرخسی، کتاب البیوع، جز:12، جلد:6، صفحہ:128۔

www.dawateislami.net

مشکل ہے، لہٰذا اَصْل زاہِد، دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والا وہی ہے جو دُنیا میں اُتر کر بھی اپنے دِل کو دُنیا سے بچالیتا ہے۔

خرید و فروخت ایک کسوٹی ہے

حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تجارت ایک کسوٹی ہے، اس کے ذریعے آدمی کے دین اور وَرَع کو آزمایا جاتا ہے۔ کسی عربی شاعِر نے کہا ہے:

لَایَغُرَّنَّكَ مِنَ الْمَرْءِ قَمِیْصٌ رَّقَّعَه | اَوْ اِزَارٌ فَوْقَ كَعْبِ السَّاقِ مِنْ رَّفْعِه
اَوْ جَبِیْنٌ لَّاحَ فِیْهِ اَثَرٌ قَدْ قَلَعَه | وَلَدَى الدِّرْهَمِ فَانْظُرْ غَیَّهُ اَوْ وَرْعَه

ترجمہ: یعنی کسی کی پیوند لگی ہوئی قمیص، ٹخنوں سے اُوپر شلوار، پیشانی کی چمک اور ماتھے پر سجدوں کا نشان تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، اگر کسی کے تقویٰ و پرہیز گاری کو دیکھنا ہے تو دِرْہم و دِینار (مثلاً مال و دولت کے لَین دَین) کے وقت اسے پرکھ (اس کے دِین اور تقویٰ کا امتحان ہو جائے گا)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم پر لازِم ہے کہ ہم اچھے اور سچّے تاجِر بھی بنیں اور سچّے خریدار بھی بنیں۔ آیئے! کھری تجارت کرنے والے خوش نصیب تاجروں کے فضائل پر چند احادیث سنتے ہیں:

(1): امانت دار تاجِر اَنْبیا کے ساتھ ہو گا

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ، وَالصِّدِّیْقِیْنَ، وَ الشُّهَدَاءِ سچّا اور اَمانت دار تاجِر روزِ قیامت انبیائے کرام، صِدِّیقین اور شُہَدا کے ساتھ ہو گا۔[2]

1 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الرابع: فی الاحسان فی معاملہ، جلد:2، صفحہ:105۔
2 ...ترمذی، کتاب: البیوع، باب: ماجاء فی التجار، صفحہ:316، حدیث:1209۔

(2):دُنیا کا مال حلال ذریعے سے کمانے والے کی فضیلت

ترمذی شریف میں حدیثِ پاک ہے، محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ التُّجَّارَ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ یعنی روزِ قیامت سارے تاجِر بدکار اُٹھائے جائیں گے مگر وہ جو تقویٰ اپنائے، نیکی و بھلائی کرے اور سچ بولے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: پرہیز گاری سے مراد ہے: گناہِ کبیرہ سے خصوصًا اور گناہِ صغیرہ کی عادت سے عمومًا بچتے رہنا۔ نیکی سے مراد ہے اپنے کاروبار کو دھوکہ، خیانت سے محفوظ رکھنا، سچ سے مراد سودے کے متعلق صاف بات کرنا اگر عیب دار ہو تو اس کو بے عیب ثابت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت میں سارے تاجر فاسق و فاجر ہوں گے سوائے اُن کے جن میں یہ 3 صفات ہوں، پرہیز گاری، بھلائی، سچائی۔[2]

(3):خرید و فروخت میں نرمی کی فضیلت

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرٰی، وَاِذَا اقْتَضٰی اللہ پاک اس شخص پر رحمتیں کرے جو نرم ہو جب بیچے اور خریدے اور جب تقاضا کرے۔[3]

بیچنے میں نرمی یہ ہے کہ گاہک کو کم یا خراب چیز (*Inferior Product*) دینے کی کوشش نہ کرے اور خریدنے میں نرمی یہ ہے کہ قیمت کھری دے اور بخوبی ادا کرے،

1 ...ترمذی، کتاب: البیوع، باب: ماجاء فی التجار، صفحہ: 316، حدیث: 1210۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 245۔
3 ...بخاری، کتاب: البیوع، باب: السھولۃ والسماحۃ، صفحہ: 541، حدیث: 2076۔

بیوپاری (مثلاً دُکاندار) کو پریشان نہ کرے، تقاضے میں نرمی یہ ہے کہ جب اس کا کسی پر قرض ہو تو نرمی سے مانگے اور مجبور مقروض کو مہلت دیدے، اس پر تنگی نہ کرے جس میں یہ 3 صفتیں جمع ہوں وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے۔[1]

نفل عِبادت سے اَفْضَل عمل

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ احیاءُ العلوم میں فرماتے ہیں: تجارت میں راہِ حق پر چلنا مستقل مزاجی سے نفل عبادات کرنے سے زیادہ مشکل ہے، اسی لئے ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللہِ مِنَ الْمُتَعَبِّدِ یعنی سچا تاجِر اللہ پاک کے نزدیک عبادت گزار سے افضل ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں خرید و فروخت کے معاملے میں احتیاط برتنے، ایمانداری اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

خرید و فروخت کے اَحکام سیکھ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! تجارت یا خرید و فروخت ایک مشکل موضوع ہے، اس کے بہت باریک اَحکام و مسائل ہیں، ظاہِر ہے مختصر سے بیان میں یہ سب اَحکام و مسائل بیان نہیں ہو سکتے۔ البتہ جو تاجِر ہے، اس پر تجارت کے، جو دُکاندار ہے، اس پر دُکانداری کے اور جو خریدار ہے، اس پر خریداری کے ضروری اَحکام سیکھنا فرض ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دارُ الافتا اہلسنت موبائل ایپلی کیشن موجود ہے، اس میں دوسری بہت ساری دِینی معلومات کے ساتھ

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:242۔
2 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:95۔

www.dawateislami.net

ساتھ پُورا تجارت کورس بھی الگ سے شامل کیا گیا ہے، اس کے عِلاوہ خرید و فروخت سے متعلق فتاویٰ جات بھی موجود ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے!

❁اس کے عِلاوہ مدنی چینل پر ایک پروگرام ہفتہ وار چلتا ہے جس کا نام ہے: **اَحکامِ تجارت**۔ یہ پروگرام سُنا، دیکھا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خرید و فروخت اور جدید مارکیٹنگ سے متعلق بہت ساری مفید معلومات حاصِل ہوں گی ❁بہارِ شریعت، جلد:2، حِصّہ:11 خرید و فروخت کا بیان پڑھ لیجئے! اس سے بھی خرید و فروخت کے بہت سارے اَحکام و مسائل سیکھنے کو ملیں گے ❁62 صفحات پر مشتمل ایک بہت ہی پیارا رسالہ: **تاجروں کے لئے کام کی باتیں** **مکتبۃ المدینہ** سے خرید فرمایئے اور پڑھئے!، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خرید و فروخت کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا ❁اور ایک مشورہ ہے: دار الافتا اہلسنت کا نمبر اپنے پاس ضرور محفوظ کر لیجئے! جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو، کسی خاص صُورت سے متعلق شرعی راہنمائی لینی ہو تو کال کر کے مفتیانِ کرام سے راہنمائی لے لیا کیجئے! اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارے گُناہوں سے بھی بچ جائیں گے اور عِلْمِ دِین کا بڑا خزانہ بھی ملے گا۔

دار الافتاء اہلسنت کا نمبر:03113993312۔

آیئے! خرید و فروخت سے متعلق چند احتیاطیں سُن لیتے ہیں:

(1):لڑائی جھگڑے والی صُورتوں سے بچئے!

جب بھی کوئی چیز خریدیں یا بیچیں، اس میں ایک بنیادی احتیاط یہ ضرور کریں کہ کوئی بھی ایسی صُورت نہ بنے جو لڑائی جھگڑے کی طرف لے جاتی ہو۔

ہمارے دِینِ اسلام میں اِتّحاد، اتفاق اور باہمی ہم آہنگی کو بہت اہمیت دی گئی ہے، لہٰذا

خرید وفروخت کی ہر وہ صُورت جو لڑائی جھگڑے کا سبب بن سکتی ہو، اس سے بچیئے! مثلاً ❁ جو چیز خریدنی ہے، وہ پہلے دیکھ لیجئے! تسلی کر لیجئے! ❁ قیمت پہلے سے طے کر لیجئے! ❁ بعض اَوْقات قیمت صاف لفظوں میں طے نہیں کی جاتی، بیچنے والا کہہ دیتا ہے: جو مناسب ہو دے دیجئے گا ❁ عموماً رکشے وغیرہ والے ایسے ہی کہتے ہیں، صِرْف اتنا کہہ دینے پر رکشے میں سُوار مت ہو جایا کیجئے! بلکہ باقاعِدہ صاف لفظوں میں کرایہ طے کریں، غرض؛ چیز خریدتے یا بیچتے وقت ایسی صُورت رکھیں کہ 0٪ بھی لڑائی کا خدشہ نہ رہے۔

آپ عدالتوں کا ریکارڈ دیکھئے! بہت سارے مُقَدَّمات وہ ملیں گے جو خرید وفروخت کی بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بالخصوص زمین کی خرید وفروخت میں تو بہت احتیاط کرنی چاہئے، اس میں تو بعض اَوْقات قتل وغارت تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لہٰذا خرید وفروخت جب بھی کریں، بالکل صاف شفّاف کریں، قانونی کاروائی کی ضرورت ہو تو کر لیجئے! کاغذات وغیرہ بنوانے ہوں تو ہاتھوں ہاتھ بنوا لیجئے! کوئی بھی کمی، پوشیدگی نہ رکھیں۔ ہمارے ہاں لوگ جذبات میں آکر بے پروائی کر جاتے ہیں، مثلاً سگے بھائی کو چیز بیچی، یا سگے بھائی سے خریدی ہو تو ضروری کاغذات وغیرہ بنوانے میں لاپروائی برت لی جاتی ہے کہ خیر ہے، اپنا بھائی ہی تو ہے۔ لیکن جب شیطان اپنے جال ڈالتا ہے تو بھائی ہی بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے بالکل صاف شَفَّاف معاملہ کریں۔ خرید وفروخت کے سب ضروری تقاضے بروقت پُورے کر لیں تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

سودا تول کر دیجئے!

بعض دُکاندار حضرات چیز بیچتے وقت باقاعِدہ ترازُو سے تولتے یا پیمانے سے ناپتے نہیں

ہیں، یونہی اندازے سے دے دیتے ہیں، یہ صُورت بھی جھگڑے کا سبب بن سکتی ہے۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: كِيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ یعنی اپنا کھانا ناپ لیا کرو، تم کو اس میں برکت دی جائے گی۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: دانہ (یا کوئی بھی چیز) بیچتے اور خریدتے قرض لیتے دیتے وقت ناپ تول کر لیا کرو تاکہ کمی بیشی نہ ہو اور تمہارے ذمے دوسروں کا اور دوسرے کے ذمے تمہارا حق نہ رہے۔[2]

ایک روایت میں فرمایا: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ جو غلہ خریدے تو اس پر قبضہ کئے بغیر نہ بیچے۔[3]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے آج کل کے بیوپاری عبرت پکڑیں کہ کپڑے کا جہاز دوسرے مُلک سے چلتا ہے، ابھی کراچی بندرگاہ پر نہیں پہنچ پاتا کہ کئی جگہ اس کی فروخت نفع سے ہو چکتی ہے، بعد میں پھر ان کے دِیوالیے ہوتے ہیں، بغیر دیکھی اور بغیر قبضہ کی کسی چیز کی تجارت ہرگز نہ کرنی چاہیے کہ یہ شرعًا گناہ بھی ہے اور سخت نقصان کا باعث بھی۔[4]

(2): دھوکہ مت دیجئے!

خرید و فروخت کی دوسری اِحتیاط یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز خریدیں یا بیچیں تو دھوکہ دینے سے بچیں، نہ بیچنے والا خریدنے والے کو دھوکہ دے، نہ خریدنے والا بیچنے

1 ... بخاری، کتاب البیوع، صفحہ:553، حدیث:2128۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:26۔
3 ... مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع، صفحہ:588، حدیث:1525۔
4 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:267۔

والے کو دھوکہ دے بلکہ دونوں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، دونوں ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں۔ اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْبَیِّعَانِ فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِی بَیْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَیْعِهِمَا یعنی بیچنے اور خریدنے والے اگر سچ بولیں اور چیز کا عیب (اگر ہو تو) بیان کر دیں تو ان کے سودے میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور اگر عیبوں کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔[1]

عیب بتا دینا واجب ہے

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چیز بیچتے وقت اس کے عیب بتا کر مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنا واجب ہے۔[2] ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم بازار تشریف لے گئے، کسی دُکان پر (گندم، جَو یا کسی اور) غلہ کا ڈھیر تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو وہ غلہ پسند آیا، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک اس غلے کے اندر داخل فرمایا تو نیچے والا غلّہ گیلا (Wet) تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُکاندار سے پوچھا: مَا هٰذَا یعنی یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یعنی یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بارش کی وجہ سے غلہ گیلا ہو گیا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر ایسا تھا تو تم نے گیلے غلے کو اُوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (کسی کو دھوکہ نہ ہوتا، یاد رکھو!) مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّی جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں۔[3]

---

1 ... بخاری، کتاب: البیوع، باب: اذا بین البیعان... الخ، صفحہ: 542، حدیث: 2079 ملتقطاً۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 96 بتغیر قلیل۔
3 ... مسلم، کتاب: الایمان، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من غشنا فلیس منا، صفحہ: 57، حدیث: 102۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! کتنی سخت وَعِید ہے، ہم عاجِز و ناتواں، سراپا گنہگار بندے، ایک پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت ہی کا تو سہارا ہے، اسی شفاعت کے صدقے تو جنّت نصیب ہو گی، خدانخواستہ اس مختصر زِندگی میں مال کے لالچ میں آکر مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دے کر چیزوں کے عیب (*Fault*) چھپا کر بیچتے رہے اور اس گُناہ کی نحوست سے رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہم سے ناراض ہو گئے تو کیا بنے گا؟ اگر روزِ قیامت ہمارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا دیا کہ جو ہمارے اُمّتیوں کو دھوکہ دیتا تھا، ہمارا اس سے اور اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں تو کہاں جائیں گے؟ اس لئے آج موقع ہے، اگر دوسروں کو دھوکہ دے کر مال بیچنے کے گُناہ میں مبتلا ہوئے ہیں تو اس سے توبہ کر لیں، جس جس کو دھوکہ دیا ہے، اس سے حق معاف کروالیں۔ خُدا کی قسم! اگر اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہو گئے تو کہیں کے نہ رہیں گے۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی | ہائے! میں نارِ جَہنَّم میں جلوں گا یارب!

سامان کا عیب چھپانے کا عذاب

صحابیِ رسول حضرت وَاثِلَہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: جو عیب دار چیز اُس کا عیب بتائے بغیر بیچ دے، وہ اللہ پاک کی ناراضی میں رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔[1]

چیز کا عیب بیان کر دیجئے!

اگر کسی چیز میں عیب ہو اور ہم اسے بیچنا چاہتے ہوں تو اس کا آسان سا حل یہی ہے کہ

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب: التجارات، باب: من باع عیباً، صفحہ: 359، حدیث: 2247۔

خریدنے والے کو اس کا عیب بتا دیں، عیب جان لینے کے بعد بھی وہ اگر خریدنا چاہے تو خوشی سے خرید لے، ورنہ چھوڑ دے۔ ہمارے بزرگانِ دین ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد بن سِیْرِیْن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے: ایک مرتبہ آپ نے ایک بکری بیچی تو خریدار سے فرمایا: میں اس بکری کے عیب کے معاملے میں تجھ سے بَری ہوں اور وہ عیب یہ ہے کہ یہ چارے کو پاؤں سے اُلٹ دیتی ہے۔[1]

نقلی نوٹ مت چلایا کیجئے!

اسی طرح گاہک یا خریدار کو بھی چاہئے کہ نقلی یا پھٹے پُرانے نوٹ دھوکے سے چلا ڈالنے سے بچا کریں۔ بہت سارے لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی نوٹوں کی گڈی میں نقلی نوٹ چھپا کر دے جاتے ہیں ❁ کوئی نوٹ پھٹا پُرانا اور چلنے کے قابِل نہ ہو تو نئے نئے نوٹوں کے درمیان میں رکھ کر دھوکے سے دُکاندار کو دے کر اس بے چارے کا نقصان کر ڈالتے ہیں۔ اس طرح اپنے مسلمان بھائی کو دھوکہ دینا بہت سخت گُناہ ہے۔

چوری سے زیادہ بُرا گُناہ

اِحْیَاءُ العلوم میں ہے: کھوٹے سِکّوں (یا نقلی نوٹوں) کو رواج دینا عام ظلم ہے، اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ گُناہِ جاریہ بن سکتا ہے، مثلاً ایک شخص نے کسی کو دھوکے سے نقلی نوٹ دے دیا، اب وہ اسے آگے کہیں چلا دے گا، تیسرا چوتھے کو، چوتھا، پانچویں کو یونہی دھوکے سے چلاتا جائے گا، یُوں یہ سب بھی گنہگار ہوں گے اور ان سب کا گُناہ اس پہلے

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:98۔

www.dawateislami.net

شخص کو ہو گا کہ اُسی نے اس بُرائی کا دروازہ کھولا۔[1]

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک کھوٹا سِکّہ (یا نقلی نوٹ دھوکے سے) چلا دینا چاندی کے 100 سِکّے چوری کر لینے سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ چوری ایک گُناہ ہے، جیسے ہی چور نے چوری کی، گُناہ ختم ہو گیا لیکن نقلی نوٹ دھوکے سے چلا ڈالنا بُری بدعت، بُرا طریقہ ہے، جسے بندہ دِین میں جاری کر دیتا ہے (ہو سکتا ہے کہ جسے اس نے نقلی نوٹ چلایا، وہ آگے کہیں چلائے، وہ اس سے آگے چلائے، یوں یہ معاملہ چلتا جائے گا اور یہ ایک گُناہ گُناہ جارِیہ بن جائے گا)۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں گُناہوں کی آفت و نحوست سے محفوظ فرمائے۔ غور فرمایئے! کیسی بد بختی کی بات ہے۔ ذرا تصور تو باندھیئے! جس نے پہلی جگہ نقلی نوٹ دھوکے سے چلایا تھا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خُود تو مَر جائے مگر اس کا چلایا ہوا نقلی نوٹ مارکیٹ میں گھومتا رہے، اگر ایسا ہوا تو اسے قبر میں بھی گُناہ پہنچتا رہے گا۔ آہ! کتنا بد بخت ہے وہ شخص کہ جو قبر میں لیٹا ہے مگر اس کے گُناہوں کا میٹر اب بھی جاری ہے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف (بزرگانِ دِین)، اپنے مسلمان بھائیوں کے نفع و نقصان کا کس قدر خیال رکھتے تھے، آیئے! ایک بہت ہی پیارا ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

کھوٹا سِکّہ

حضرت شیخ ابو عبد اللہ خیاط رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سکہ دے جاتا، آپ چُپ چاپ لے لیتے۔ ایک بار آپ کی غیر موجودگی

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:94 ملخصاً۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:94۔

میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکہ نہ لیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور معلوم ہوا تو شاگرد سے فرمایا: تُو نے کھوٹا دِرہم (چاندی کا سِکّہ) کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سکہ ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی جان بوجھ کر لے لیتا ہوں تاکہ یہ وہی سکہ کسی دُوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔[1]

اللہ پاک، ہمیں بھی ان عظیم ہستیوں کی اعلیٰ سوچ کا صدقہ نصیب فرمائے، گُناہوں کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناپ تول میں کمی سے بچئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خرید و فروخت کے دوران یہ بھی ضروری ہے کہ بیچنے والا چیز پُوری پُوری ناپ یا تول کر دے، اس میں کمی نہ کرے اور جو خریدنے والا ہے، اس پر لازِم ہے کہ رقم پُوری ادا کرے، دھوکے سے کم رقم دینے کی کوشش نہ کرے۔

یہ عیب تو ہمارے بازاروں میں بہت عام ہوتا چلا جارہا ہے، ایک ایک، دو، دو روپے کر کے شاید روزانہ کروڑوں اربوں روپے کی دھاندلی خرید و فروخت میں کی جاتی ہو گی۔ دھوکہ دہی، ناپ تول میں کمی اور ڈنڈی مارنے کے ایک سے ایک جدید طریقے لوگ نکالتے ہیں۔ یہ چند سِکّوں کا لالچ خُدانخواستہ جہنّم میں جانے کا سبب بن گیا تو سوچئے! ہمارا کیا بنے گا؟

ناپ تول میں کمی کرنے والو! سنبھل جاؤ!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

---

1 ...احیاء العلوم، جلد:3، صفحہ:87 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ(۱) الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۖ(۲) وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ؕ(۳) (پارہ:30، المطففین:1 تا 3)

ترجَمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ناپ تول انتہائی اہم معاملہ ہے، تقریباً تمام لوگوں کو اَشیا بیچنے اور خریدنے سے واسِطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مَبنی ہے، (اسی لئے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے)۔ صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ ❁ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے ❁ تجارت میں خوب اضافہ ہوتا ہے ❁ اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ ❁ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے ❁ یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا ❁ اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے ❁ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کے لئے سخت اور دردناک عذاب ہیں۔[1]

ناپ تول میں کمی کا وبال

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں اپنے ایک پڑوسی کی عیادت کے لئے گیا، جو گندم بیچا کرتا تھا، جب میں اس کے سرہانے بیٹھا تو اسے بار بار یہ کہتے سنا: آگ کے 2 پہاڑ، آگ کے 2 پہاڑ۔ جب میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا، تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے 2 پیمانے تھے، جب یہ کسی سے گندم خریدتا تو اسے بڑے

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ مطففین، زیرِ آیت:1 تا 3، جلد:10، صفحہ:571-572 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

پیمانے سے ناپتا اور جب کسی کو بیچتا تو چھوٹے پیمانے سے ناپ کر بیچتا تھا۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں: تب میں سمجھا کہ وہی 2 برتن اسے آگ کے پہاڑوں کی صورت میں نظر آرہے ہیں۔[1]

اللہ پاک کی پناہ...!! اللہ پاک کی پناہ...!! **اے عاشقانِ رسول!** غور تو فرمایئے! اگر کوئی شخص ناپ تول میں کمی کرتا بھی ہے تو وہ دِن بھر میں کتنا کما لیتا ہو گا؟ یہی چند سَو یا چند ہزار روپے، مگر ان عارضی، فانی، چند سِکّوں کا وبال تو دیکھئے! نزع میں بھی مشکلات، قبر میں بھی عذاب، حشر میں بھی عذاب اور جہنّم کی حقداری اس سے جُدا ہے۔ **ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادت تھی کہ آپ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو آدھا دانہ کم لیتے تھے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ایک دانہ زیادہ دیتے اور فرمایا کرتے تھے: خرابی ہے اس کے لئے جو ایک دانے کے بدلے ایسی جنّت بیچتا ہے جس کی چوڑائی زمین و آسمان سے زیادہ ہے، کتنے نقصان میں ہے وہ شخص جو وَیْل (یعنی جہنّم) کے بدلے طُوبیٰ (یعنی جنّت) کو بیچ ڈالتا ہے۔**[2]

اللہ پاک ہمیں ناپ تول میں خیانت کے گُناہ سے محفوظ فرمائے! کاش! دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے، یقین مانیئے! یہ صِرْف مال کی محبّت ہے جو بندوں کو طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا کر ڈالتی ہے۔ کاش! دِل سے دُنیا کی لالچ ہی ختم ہو جائے تو ہم بہت سارے گُناہوں سے بچ جائیں گے۔

دل سے مِرے دنیا کی مَحَبَّت نہیں جاتی | سرکار! گناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تَسَلسل | کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی[3]

1 ...بَحْرُ الدُّمُوع، الترہیب من الخیانۃ فی المیزان، صفحہ:182۔
2 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:99۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:382۔

www.dawateislami.net

ناپ تول میں کمی کی چند صُورتیں

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ چیزوں میں ملاوٹ کر دینا بھی ناپ تول کی خیانت میں شامِل ہے ❁ اسی طرح قَصّاب جو گوشت کے ساتھ ایسی ہڈیاں بھی تول دیتے ہیں کہ جن ہڈیوں کا تولنا عُرف کے خِلاف ہے، یہ بھی ناپ تول میں خیانت ہے ❁ اسی طرح جو کپڑا خریدتے وقت کپڑے کو ڈھیلا رکھ کر ناپتا ہے مگر بیچتے وقت خُوب کھینچ کر ناپتا ہے تاکہ کپڑے کی مقدار میں فرق آجائے، یہ بھی ناپ میں کمی کی ہی صُورت ہے جو آدمی کو جہنّم کا حقدار بنا دیتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): جھوٹ اور جھوٹی قسم سے بچئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خرید و فروخت کی وہ ضروری احتیاطیں جنہیں ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی بھی چیز خریدتے یا بیچتے وقت ہر گز ہر گز جھوٹ نہ بولیں، نہ ہی جھوٹی قسم کھائیں۔

آج کل تجارت میں یہ بلا بھی بڑی عام ہے، دُکاندار چیزوں کی جھوٹی تعریفیں کر رہے ہوتے ہیں اور گاہک جھوٹ بول کر قیمت کم کروانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں، سودا تو ہو یا نہ ہو، چیز بکے یا نہ بِکے، البتہ دونوں جھوٹ کے گُناہ میں مبتلا ہو کر جہنّم کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

سودا بیچتے وقت قسم مت کھایئے!

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:100 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ یعنی قسم سامان تو بکوا دیتی ہے لیکن برکت مٹا دیتی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں جھوٹی قسم کی قید نہیں ہے، یعنی سودا بیچتے وقت قسم کھائی، چاہے وہ سچی ہو یا جھوٹی، یہ قسم سودے میں نحوست لائے گی، اس کے سبب برکت مٹ جائے گی، آہ! ہمارے ہاں تو لوگ خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں بھی کھا رہے ہوتے ہیں۔ اندازہ لگائیے! جب صِرف قسم چاہے جھوٹی ہو یا سچّی، اس سے برکت ختم ہوتی ہے تو جو جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچے تو اس کا وبال کتنا ہو گا؟

تجارت میں جھوٹی قسم کھانے کا وبال

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ یعنی 3 لوگ ایسے ہیں: جن سے اللہ پاک قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا، نہ نظرِ رحمت اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرض کیا: وہ تو ٹوٹے اور خسارہ ہی میں پڑ گئے یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (1): تہبند لٹکانے والا (2): احسان جتانے والا (3): جھوٹی قسم سے مال بیچنے والا۔[2]

(4): خیر خواہ بن جایئے!

اے عاشقانِ رسول! ایک بہت ہی خوبصورت مدنی پھول ہے، اگر ہم سب اس مدنی پھول کو اپنی زِندگی میں عَمَلی طور پر نافِذ کر لیں تو خرید و فروخت کے گُناہوں کے ساتھ

1 ... بخاری، کتاب: البیوع، باب: یمحق اللہ الربوا... الخ، صفحہ: 544، حدیث: 2087۔
2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ، صفحہ: 58، حدیث: 106۔

ساتھ اور بھی کئی گُناہوں سے بچ جائیں گے۔ وہ مدنی پھول کیا ہے؟ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ، حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

ہر وہ کام، ہر وہ بات، ہر وہ معاملہ جو ہم اپنے لئے پسند نہیں کرتے، وہ ہم دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کریں اور ہر وہ کام، بات اور معاملہ جو ہمیں پسند ہے، وہی ہم دوسروں کے لئے بھی پسند کریں۔ یقین مانیئے! یہ ہماری، ہمارے معاشرے کی ترقی کا وہ راز ہے، جسے ہم اپنالیں تو ہمارا معاشرہ دِنوں میں ترقی کی بلندیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ صحابۂ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے مبارک زمانے کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیجئے! اس وقت مسلمان کامیاب بھی تھے، ترقی یافتہ بھی تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے، ایک دوسرے کی بھلائی چاہنے والے تھے اور نتیجۃً سب ہی ترقی و کامیابی کی طرف گامزن تھے، جب سے ہمارے دِلوں میں نفرتیں، نااتفاقیاں، مال و دولت کی محبّت آئی ہے، ہم دِن بہ دِن تنزلی کی طرف ہی بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ خدارا! ہم اپنے حال پر غور کریں اور حدیثِ پاک میں بتائے گئے اس عظیمُ الشّان مدنی پھول کو عملی طور پر اپنی زِندگی میں نافذ کرلیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

سوداطے نہ ہونے کی عجیب وجہ

حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیِ کامِل ہیں، آپ تجارت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے بیچنے کے لئے 60 دِینار (یعنی سونے کے سِکّوں) کے بدلے بادام خریدے

1 ... بخاری، کتاب: الایمان، باب: من الایمان ان یحب لاخیہ، صفحہ: 74، حدیث: 13۔

www.dawateislami.net

اور اپنے روزنامچے میں لکھ لیا کہ میں یہ بادام 63 دِینار کے بیچوں گا۔ کچھ ہی دِنوں بعد بادام مہنگے ہو گئے، وہی بادام جو آپ نے 60 دینار کے خریدے تھے، ان کی قیمت 90 دِینار ہو گئی۔ ایک دِن آپ کے پاس ایک شخص آیا: کہا بادام لینے ہیں، فرمایا: لے لو! پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: 63 دِینار کے۔ گاہک بھی نیک آدمی تھا، اس نے کہا: ان باداموں کی قیمت تو مارکیٹ میں 90 دِینار ہو چکی ہے۔ حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ ان باداموں پر 3 دِینار ہی منافع کماؤں گا، لہٰذا مارکیٹ میں ان کی قیمت جتنی بھی ہے، میں نے 60 دِینار کے خریدے تھے، اب 63 دِینار ہی کے بیچوں گا۔

اب گاہک کہتا ہے: میں تو 90 دِینار کے خریدوں گا۔ حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: میں تو 63 دِینار کے ہی بیچوں گا، دونوں ایک دوسرے کے اتنے خیر خواہ تھے کہ اُن دونوں کا سودا ہی نہ ہو سکا، گاہک چاہتا ہے؛ دُکاندار کو نفع پہنچے، دُکاندار چاہتا ہے گاہک کا بھلا ہو جائے، بس اسی بحث میں نہ گاہک نے بادام خریدے، نہ حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیچے، بالآخر گاہک خالی ہاتھ ہی واپس چلا گیا۔[1]

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے ایک دوسرے کی بھلائی...!! کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟ ہمارے ہاں تو گاہک اور دُکاندار کے جھگڑے کا موضوع ہی کچھ اور ہوتا ہے، گاہک چاہتا ہے میں 50 کی چیز 10 روپے میں خرید لوں اور دُکاندار چاہتا ہے میں 50 کی چیز 100 میں بیچ دوں۔ نہ گاہک دکاندار کی بھلائی چاہتا ہے، نہ دُکاندار گاہک کا بھلا سوچتا ہے، پھر نتیجہ کیا

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الرابع: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:102 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

ہے؟ دھوکہ دہی، ناپ تول میں کمی، خیانت اور ایسی چیزیں بازاروں میں بڑھ رہی ہیں، ہماری تجارت دِن بہ دِن نیچے سے نیچے کی طرف جارہی ہے اور مسلمان دُنیا بھر میں تنزلی کی طرف بڑھتے جارہے ہیں۔

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے مُسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ہمیں یہ چیزیں سمجھنی چاہئیں! آج موقع ہے، ہمیں سنبھل جانا چاہئے! اللہ پاک ہمیں خرید و فروخت سے متعلق گُناہوں سے بچنے اور صاف شفّاف، خیر خواہی والی تجارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ رابطہ برائے تاجران کا مختصر تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نمازِ باجماعت کی اَہمیَّت بتانے، سُنَّتوں کی تَربِیَت اور نیکی کی دعوت پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی مختلف شُعبہ جات میں دینی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **رابطہ برائے تاجران** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر مُلک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیْشت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بد قسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سنہری اُصُولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے ❁ جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنْسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے، اس شعبے میں پائی جانے

والی خرابیوں سے بچ کر پاکیزہ زندگی گزارنے کی سوچ دی جاتی ہے ❁ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، **مدَنی مقصد کے حُصُول** اور بازاروں میں دینی ماحول بنانے کے لئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر **درس** وغیرہ دینے کا اِہتمام کیا جاتا ہے ❁ درس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مُختلف اَوقات میں **تِجارت کورس** کروانے کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے ❁ مدنی چینل پر ایک سلسلہ **اَحکامِ تِجارت** بھی ہوتا ہے جس میں تجارت کے احکام بتائے جاتے ہیں ❁ بڑی بڑی مارکیٹوں، شاپنگ مالز وغیرہ میں **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا اِہتمام کیا جاتا ہے جہاں بالخصوص بڑی عمر کے تاجروں، دکانداروں، کاروباری حضرات کو فیضانِ قرآن سے روشن و منور کرنے کے لئے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ اہلِ محبت مِل / فیکٹری مالکان (*Factory Owners*) کو **مدنی قافلوں میں سفر** کا ذہن دینے کے ساتھ ساتھ ان کے تحت کام کرنے والے ملازمین کو بھی ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ فیکٹری / کارخانے میں مسجد / جائے نماز کا اِہتمام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول بھی نمازوں کی پابندی کر سکیں ❁ فیکٹری / کارخانے کی مسجد / جائے نماز میں **ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح** کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے ❁ تاجران کو **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی سالانہ بکنگ کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ تاجران کو شرعی رہنمائی کے لئے **دارُالافتاء اہلسنّت** سے مربوط رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے ❁ تاجران کو مارکیٹوں، شاپنگ مالز وغیرہ میں ہی جُزوقتی **فیضانِ نماز کورس** کرنے کی بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے تاکہ اپنے کام کاج اور وقت کی سُہولت کے مطابق

فیضانِ نماز کورس کر کے اپنی نماز دُرست کرنے کی سَعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمال

پیارے اسلامی بھائیو! قربان جایئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت، آپ کی اعلیٰ سوچ، عِلْم اور مہارت پر کہ آپ نے اس پُر فتن دَور میں نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے یعنی نیک اَعْمال، اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عمل کو استقامت کے ساتھ اپنالیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دِل پاک ہو گا، دِل سے دُنیا کی محبت نکلے گی اور اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کا ذِہن بھی بَن ہی جائے گا۔ اب اندازہ لگایئے! یہ 72 میں سے صِرْف ایک نیک عمل پر استقامت کی برکت ہے، اگر ہم پُورے 72 نیک اَعْمال کو اپنی زِندگی میں نافِذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی؟

نیت کیجئے! ہم نیک اَعْمال والے دینی کام کو اپنی زندگی میں نافِذ کریں گے۔ اس کے لئے نیک اَعْمال کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طَلَب کیجئے، اسے اپنے پاس رکھئے، روزانہ وقت مقرر کر کے اس کے خانے پُر کر کے اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے **نیک اَعْمال (NaikAmal)** موبائل ایپلی کیشن بھی جاری کر دی ہے، یہ ایپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اس کے ذریعے روزانہ

اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، غور و فِکْر کے ساتھ اس کے خانے پُر کیجئے اور کارکردگی جمع کروایئے۔ یہ ایپلی کیشن خود بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ آیئے! نیک اعمال اپنانے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے کا شوقِ عبادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی Special Persons (سپیشل پرسنز) یعنی گونگے بہرے، نابینا اسلامی بھائیوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرتی ہے، ایک بار کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان (Sign Language) میں بیان کرتے ہوئے کہا: **جو کثرت سے عِبَادت کرتا اور نوافِل پڑھتا ہے، اللہ پاک اسے پسند فرماتا ہے۔** اس اجتماع میں ایک بچہ اپنے والد صاحب کے ساتھ آیا ہوا تھا، یہ بچہ گونگا تھا، مبلغ اسلامی بھائی کا بیان اس کے دِل پر اَثر کر گیا، چنانچہ بیان کے بعد جب وقفہ آرام ہوا تو رات کو تقریباً 2 بجے دیکھا گیا کہ یہ بچہ نوافِل پڑھنے میں مَصْرُوف ہے، اس سے پوچھا گیا کہ اتنی رات گئے نوافِل کیوں پڑھ رہے ہیں، بولا: **میں اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہوں۔** بعد میں اس بچے کے والِد صاحِب نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرا بیٹا **نیک اعمال** پر عمل کرتا ہے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی برکت سے سارے گھر والے نمازی بن گئے ہیں۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے | قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند

آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریٹ (Rate) کم کروانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! کوئی بھی چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانا سنّت ہے۔[3]

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بھاؤ (یعنی Rate میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت ہے[4] ایک بار حضرت سُوَید بن قَیس رضی اللہ عنہ کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے کچھ کپڑے خریدے۔ حضرت سُوَید بن قَیس فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم سے قیمت طے

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... مسند ابی یعلیٰ، جلد:5، صفحہ:195، حدیث:6824 ملتقطاً۔
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:304 بتغیر قلیل۔
4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:17، صفحہ:128۔

کی، کچھ کم کروایا، آخر وہ کپڑا خرید لیا۔[1] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً بوڑھے) یا فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے۔[2] بعض خریدار ریٹ کم کروانے کے لئے اور دُکاندار ریٹ کم نہ کرنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ بعض تو جھوٹی قسم بھی کھالیتے ہیں، یہ گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کاش! ہم خرید و فروخت اور دیگر تمام معاملات میں شریعت کے پیروکار اور سُنَّت کے آئینہ دار بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے | لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول | دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[3]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ابو داود، کتاب: البیوع، باب: الرجحان فی الوزن، صفحہ:536، حدیث:3336۔
2 ...اِحیاءُ العُلوم مترجم، جلد:2، صفحہ:313 بتغیر قلیل۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671۔

جہنمی وادی وَیل کے حقدار کون؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ....جہنّم کی وادِی وَیل کا تعارُف
- ...حضرت سفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ علیہ کا خوفِ خُدا
- ...بے نَمازی کی 3 شامتیں
- ...قبر کا ساتھی کون...؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے 10 بار درود پڑھا، اللہ پاک اس پر 100 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جس نے 100 بار درود شریف پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحسن پر | سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو
عبث گناہوں کی شامت میں مارے پھرتے ہو | خدا کی تم پہ ہو رحمت اگر درود پڑھو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں بھی کر لیتے ہیں کہ

1 ... معجم اوسط، من اسمہ محمد، جلد:5، صفحہ:252، حدیث:7235۔
2 ... نورِ ایمان، صفحہ:57۔

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔[1]

مثلاً نیت کیجئے: ❁ نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے، عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا دوزانو یعنی اَلتَّحِیَّات کی شکل میں بیٹھوں گا ❁ ضرورتاً سمٹ، سرک کر دوسروں کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ گھورنے، جھڑکنے، الجھنے سے بچوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈرو! اس آگ سے...!!

پارہ:1، سُورَۂ بقرہ، آیت:24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ (پارہ:1، البقرہ:24)

ترجمہ کَنْزُ الْعِرْفان: تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں جہنّم کی ہولناکی کو بیان کیا گیا کہ جہنّم کی آگ ایسی خطرناک ہے کہ اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، ہماری یہ دُنیا کی جو آگ ہے یہ پتھر کو گرم تو کر دیتی ہے مگر جلاتی نہیں ہے لیکن جہنّم کی آگ ایسی ہولناک ہے کہ پتھروں کو بھی جلا ڈالے گی۔[2] پھر ساتھ ہی اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف حکم دے دیا گیا کہ اے لوگو! جہنّم سے ڈرو! اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرو!

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی | پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی

1 ... بخاری، کِتَابُ بَدْءُ الْوَحی، باب کیف کان بدء الوحی...الخ، صفحہ:65، حدیث:1۔
2 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، البقرہ، زیرِ آیت:24، جلد:1، صفحہ:225 بتغیر قلیل۔

مجھ گنہگار کی التجا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
نارِ دوزخ سے مجھ کو اماں دے | مغفرت کر کے باغِ جناں دے
کر دے رحمت مری التجا ہے | یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

جہنّم کا مختصر تعارُف

بہارِ شریعت میں ہے: ❁ جہنّم وہ جگہ ہے جہاں اللہ پاک کے قہر و غضب کا ظُہور ہے ❁ جہنّم کے شرارے اُونچے اُونچے محلّات کے برابر اُڑیں گے ❁ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہیں ❁ یہ جو دُنیا کی آگ ہے، جہنّم کی آگ کے 70 حصّوں میں سے ایک حِصّہ ہے[2] ❁ جس کو جہنّم میں سب سے کم درجے کا عذاب ہو گا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے (Copper) کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہو گا۔[3] ❁ **حدیثِ پاک** میں ہے: یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تپش کو کون نہیں جانتا، یہ آگ) بھی خُدائے پاک سے دُعا کرتی ہے کہ اسے جہنّم میں پھر نہ لے جایا جائے۔[4]

آہ! تعجب ہے انسان پر کہ جہنّم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا، جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔[5]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:136 ملتقطًا۔
2 ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، باب فی شدۃ حرنار جہنم...الخ، صفحہ:1092، حدیث:2843 ملتقطًا۔
3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب اہون اہل النار عذابا، صفحہ:102، حدیث:213۔
4 ...ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، باب صفۃ النار، صفحہ:700، حدیث:4318۔
5 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:163-165، حصہ:1 بتغیر قلیل۔

جہنمیوں کا حال بے حال

صحابیِ رسول حضرت عَمرو بن عَاص رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اَہْلِ جہنّم (عذابِ جہنّم سے تنگ آکر) جہنّم کے دروازے پر مقرر فرشتے حضرت مالِک علیہ السَّلام کو پُکاریں گے، آپ کوئی جواب نہ دیں گے، یہاں تک کہ وہ 40 سال تک پکارتے رہیں گے، پھر آپ ان کو جواب میں صِرْف اتنا کہیں گے: اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ یعنی تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔ پھر اَہْلِ جہنّم اللہ پاک کو پُکارنا شروع کریں گے، اللہ پاک بھی انہیں جواب نہ دے گا، آخر لمبے عرصے کے بعد فرمایا جائے گا: دھتکارے ہوئے جہنّم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو![1]

بعض **روایات** میں ہے: جہنمی ایک ہزار سال تک چیخ پکار کرتے رہیں گے مگر کوئی فائدہ نہ ہو گا، پھر آپس میں کہیں گے: ہم دُنیا میں صبر کرتے تھے تو مشکلات سے نجات ملتی تھی، چنانچہ یہ ایک ہزار سال تک صبر کرتے رہیں گے، پھر بھی عذاب میں کوئی کمی نہیں آئے گی، پھر یہ اللہ پاک سے بارش مانگیں گے۔ ایک ہزار سال تک بارش مانگتے رہیں گے، آخر ایک ہزار سال کے بعد اللہ پاک جبریلِ امین علیہ السَّلام سے فرمائے گا: اے جبریل! یہ کیا چاہتے ہیں؟ جبریل علیہ السَّلام عرض کریں گے: مولیٰ! تُو بہتر جانتا ہے، یہ بارش چاہتے ہیں۔ تب اَہْلِ جہنّم کے لئے ایک سرخ رنگ کا بادل بھیجا جائے گا، یہ سمجھیں گے کہ بارش برسنے لگی ہے مگر اس بادل سے خچر جتنے بڑے بڑے بچھو برسیں گے، یہ ایسے خطرناک بچھوں ہوں گے کہ جسے ایک بار ڈس لیں گے، ایک ہزار سال تک اس کی تکلیف نہ جائے گی، اَہْلِ جہنّم پھر اللہ پاک سے بارش مانگیں گے، اس بار ان کے لئے کالے رنگ کا بادل بھیجا جائے گا، یہ سمجھیں گے، اب کی بار بارش برسے گی مگر اس بادل میں سے اُونٹ کی گردن

1 ... تنبیہ الغافلین، باب صفۃ النار اہلھا، صفحہ: 31 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

جیسے موٹے موٹے سانپ برسیں گے، جو انہیں ڈستے رہیں گے۔[1]

ایک **روایت** میں ہے: وہ لوگ جن کے لئے جہنّم کا حکم سُنا دیا جائے گا، جب انہیں جہنّم کی طرف لے جایا جائے گا، یہ جہنّم اور اس کے ہولناک عذابات کو قریب سے دیکھیں گے تو حضرت مالِک علیہ السَّلام سے عرض کریں گے: اے مالِک! ہمیں اپنے آپ پر رونے کی اجازت دیجئے! حضرت مالِک علیہ السَّلام انہیں جہنّم میں ڈالنے سے پہلے رونے کا موقع دیں گے، یہ لوگ رونا شروع کریں گے، یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے اور ان کی آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو جائے گا، حضرت مالِک علیہ السَّلام فرمائیں گے: کتنا اچھا رونا ہے اگر یہ دُنیا میں ہوتا...!! اگر تم دُنیا میں اللہ پاک کے خوف سے اتنا روتے تو آج جہنّم کی آگ تمہیں چُھو بھی نہ سکتی...!! پھر حضرت مالِک علیہ السَّلام انہیں جہنّم میں ڈال دیں گے۔[2]

خوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو | خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
میرا نازُک بدن جہنّم سے | از طفیلِ رضا بچا یارَبّ![3]

جہنّم بہت ہی ہولناک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جہنّم کس قدر ہولناک ہے...!! یہ تو وہ باتیں ہیں جو روایات کے ذریعے ہمیں معلوم ہو گئی ہیں، ورنہ **حدیثِ پاک** میں ہے: جتنا چاہو جہنّم کو یاد کرو! تم جہنّم کی کسی چیز کا جو بھی تَصَوُّر باندھو گے، جہنّم اس سے کہیں زیادہ شدید ہے۔[4]

ہائے حُسنِ عمل نہیں پلّے | حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!

1 ...تنبیہ الغافلین، باب صفۃ النار اہلھا، صفحہ:32۔
2 ...تنبیہ الغافلین، باب صفۃ النار اہلھا، صفحہ:35 خلاصۃً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:80۔
4 ...تنبیہ الغافلین، باب صفۃ النار اہلھا، صفحہ:33۔

گرمیٔ حشر، پیاس کی شدّت | جامِ کوثر مجھے پلا یارَبّ![1]

جہنّم سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرو!

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (اے لوگو!) حُصُولِ جنّت کے لئے بھرپُور کوشش کرو اور پُوری کوشش کے ساتھ جہنّم سے دُور بھاگو...! بے شک جنّت کا طلبگار کبھی غافِل نہیں ہوتا، بے شک جہنّم سے بھاگنے والا کبھی غفلت کی نیند نہیں سوتا، بے شک آخرت ناپسندیدہ کاموں سے بھرپُور ہے (یعنی آخرت میں کامیابی کے لئے نفسانی خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے) جبکہ دُنیا لذّات اور خواہشات سے بھری ہوئی ہے، پس دُنیا کی یہ لذّتیں اور خواہشات تمہیں آخرت سے ہرگز غافِل نہ کردیں۔[2]

آیئے! گنہگاروں کو بخشوانے والے آقا، جنّت دِلانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں:

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو
ہلاکت ہوگی ہائے! کیا کروں گا یارسولَ اللہ!
لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے، بربادی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
اندھیری آگ ہوگی، روشنی بالکل نہیں ہوگی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:80۔
2 ...کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق، الفصل العاشر، جز:15، جلد:8، صفحہ:392، حدیث:43591۔

www.dawateislami.net

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہن میں پیٹ میں بھی آگ
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
فرشتے ڈانٹتے ہوں گے، ہتھوڑے مارتے ہوں گے
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
وہاں سانپ اور بچھو بھی مسلسل ڈس رہے ہوں گے
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
غذا دوزخ کی تھوہر اور اُوپَر کھولتا پانی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
نہ مانگے موت آئے گی، نہ بیہوشی ہی چھائے گی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ!
جو تم چاہو گے تو ہوں گی مری سب مشکلیں آساں
وگرنہ نار میں، میں جا پڑوں گا یارسولَ اللہ!
تمہارا ہوں غُلام اور ہے غُلامی پر مجھے تو ناز
کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسولَ اللہ![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنّم کی وادِی وَیْل کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! جہنّم کی کئی وادیاں ہیں، انہی میں سے ایک وادِی وَیْل بھی ہے ❁ یہ جہنّم کی بہت ہی ہولناک وادِی ہے ❁ اس میں مختلف قسم کے عذاب ہوں گے ❁ بعض

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:324-325 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

روایات میں ہے: وَیْل ایک کنواں ہے، جہاں اَہلِ جہنّم کا خُون اور پیپ جمع ہو گا[1] پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کافِروں کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو وہ جہنّم کی گہرائی (Depth) میں گرنے سے پہلے 40 سال تک وَیْل نامی وادِی میں رہیں گے۔[2] حضرت عطا ابن یَسار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وَیْل نامی یہ جہنّم کی وادِی اتنی ہولناک ہے کہ اگر اس میں پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔[3]

اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک ہمیں جہنّم سے اور جہنّم کی اس ہولناک وادِی سے محفوظ فرمائے۔

گنہگار ہوں میں لائق جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!
برائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے | ہے تیرے قہر پہ حاوِی تری عطا یارَبّ![4]

وَیْل کا حقدار بنانے والے اَعْمال

پیارے اسلامی بھائیو! جہنّم کی اس ہولناک وادِی کا حقدار کون ہے؟ وہ کون سے بُرے اَعْمال ہیں، جو اس وادِی میں جانے کا سبب بن سکتے ہیں؟ آیئے! سُنتے ہیں اور اس نِیّت سے سُنتے ہیں کہ ہم ان بُرے کاموں سے بچ کر خُود کو جہنّم سے بچانے اور جنّت کا حقدار بنانے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:544، حدیث:9015۔
2 ... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الانبیاء، صفحہ:730، حدیث:3164۔
3 ... موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، صفۃ النار، جلد:6، صفحہ:406۔
4 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:78۔

(1): کافِر وَیْل کے حقدار ہیں

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ (پارہ:23، الصاد:27)

ترجمہ کنز العرفان: تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے۔

معلوم ہوا؛ کفر جہنّم کی وَیْل نامی وادِی کا حق دار بننے کا سبب ہے۔

کفر سے نفرت کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، یقیناً یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہمارا کلمہ پڑھنا، مسلمان ہونا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جہنّم سے بچ کر جنّت میں جانے کا ذریعہ بن جائے گا مگر یاد رکھئے! جہنّم سے بچنے اور جنّت کا حقدار بننے کے لئے صِرْف مسلمان ہونا کافِی نہیں ہے بلکہ ایمان سلامت لے کر دُنیا سے جانا بھی ضروری ہے۔

اس لئے چاہئے کہ ہم اپنے اِیمان کی فِکْر کریں، اللہ پاک نے ہمیں اِیمان کی دولت سے نوازا ہے، اس کی قدر بھی کریں، اس کا شکر بھی ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ کفر سے نفرت بھی کرتے رہیں۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس میں 3 باتیں ہوں، وہ اِیمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) پالیتا ہے (ان 3 میں سے ایک بات یہ ارشاد فرمائی:) وہ اِیمان کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے، جیسے آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ اِیمان والا رہنے، اِیمان کی سلامتی کے ساتھ قبر میں اُترنے اور اس ذریعے سے جنّت کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم کفر سے ہر دَم نفرت کرتے رہیں۔

1 ... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب حلاوۃ الایمان، صفحہ:74، حدیث:16 ملتقطاً۔

سلامتیٔ ایمان کی فِکْر کیجئے!

آہ! افسوس! آج کل اِیْمان کی سلامتی کی فِکْر بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے ❁ عموماً لوگ اپنے نفس پر بھروسہ (Trust) کرتے ہیں ❁ بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت (Company) میں بیٹھنا ❁ گُناہوں میں مَصْرُوف رہنا ❁ ہم کیا سیکھ رہے ہیں، کس سے سیکھ رہے ہیں، وغیرہ کی بالکل فِکْر نہ کرنا ❁ عِلْمِ دِین سے دُور بھاگنا ❁ غیر مسلموں کی نقل (Copy) کرنا ❁ اُن کا لٹریچر (Literature) بے دھڑک پڑھنا ❁ غیر مستند لوگوں اور غیر مستند طریقوں (مثلاً سوشل میڈیا، انٹرنیٹ، یوٹیوب، فیس بک وغیرہ) کے ذریعے دِین سیکھنے کی کوشش کرنا وغیرہ اِیْمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے اَسْباب ہیں مگر افسوس! آج کل اَکْثَرِیّت (Majority) ان کاموں میں مبتلا نظر آتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمیں اِیْمان کی دولت بخشی ہے، اس کی حفاظت کرنا ہماری ذِمّہ داری (Responsibility) ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ہر دَم ڈرتے رہیں اور ہر ہر لمحہ سلامتیٔ ایمان کی فِکْر کرتے رہیں۔

خُفیہ تدبیر سے بے خوفی سخت نقصان دِہ ہے

قرآنِ کریم میں ہے:

فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پارہ:9، الاعراف:99)	ترجمہ کنزالعرفان: تو اللہ کی خُفیہ تدبیر سے صِرْف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

عُلَما فرماتے ہیں: اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بالکل بے خوف ہو جانا گُناہِ کبیرہ ہے۔[1]

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، جلد:1، صفحہ:291۔

حضرت سفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ علیہ کا خوفِ خُدا

حضرت سُفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ علیہ بلند رُتبہ عالمِ دِین، بڑے پائے کے مُحدِّث اور ولیٔ کامِل ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ کے مُتَعَلِّق منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی۔ لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ علیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک بار آپ کے ایک شاگرد نے بار بار اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے ایک استاد تھے، ان کا شُمار بڑے عُلَمائے کرام میں ہوتا تھا، میں نے ان سے کئی عُلوم سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے کہنے لگے: اے سفیان! کیا تم جانتے ہو میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خُدا کو اللہ پاک کی اطاعت کرنے اور گُناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا مگر افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے تو اللہ پاک نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ استاد کی یہ بات سُن کر عِبرت کی وجہ سے میری کمر ٹوٹ گئی، جس کے ٹوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی۔ میں اللہ پاک کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور شدید بیمار ہو گیا۔[1]

فِکرِ مَعاش بَدبَلا، ہَولِ مَعاد جاں گُزا
لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں؟[2]

وضاحت: یعنی زِندگی کے اسباب مثلاً کھانے پینے وغیرہ کی فِکْر! قبر کی تنگی اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف! ایسی لاکھوں بلاؤں میں پھنسنے کے لئے رُوح بدن میں آئی ہی کیوں تھی...؟

1 ...خوفِ خُدا، صفحہ:80۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:97۔

اللہ پاک ہمیں اِیمان کی حِفاظت کرنے، سلامتی اِیمان کے لئے کوشش کرتے رہنے اور کفر کی طرف پلٹ جانے سے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ایماں پہ رَبِّ رحمت دے دے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[1]
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): ناپ تَول میں کمی کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! جہنّم کی ہولناک وادِی وَیْل کا حقدار بنانے والا دوسرا بُرا عَمَل ہے: ناپ تَول میں کمی کرنا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۖ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ (پارہ:30، المطففین:1-3)

تَرجَمہ کَنْزُالعِرفان: کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔

معلوم ہوا: جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، وہ بھی جہنّم کی ہولناک وادِی وَیْل کے حقدار ہیں۔ **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: ناپ تول انتہائی اہم معاملہ ہے، تقریباً تمام لوگوں کو کچھ نہ کچھ بیچنے اور خریدنے سے واسِطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مَبنی ہے (اسی لئے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے)۔ صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ ❁ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے ❁ تجارت (Business) میں خوب اضافہ ہوتا ہے ❁ اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

www.dawateislami.net

اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ ❁ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہیں ہو گا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے ❁ یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا ❁ اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے ❁ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کے لئے سخت اور دردناک عذاب ہیں۔[1]

ناپ تول میں کمی کی چند صُورتیں

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ چیزوں میں ملاوٹ کر دینا بھی ناپ تول کی خیانت میں شامِل ہے ❁ اسی طرح قَصّاب (Butcher) جو گوشت کے ساتھ ایسی ہڈیاں (Bones) بھی تول دیتے ہیں کہ جن ہڈیوں کا تولنا عُرف کے خِلاف ہے، یہ بھی ناپ تول میں خیانت ہے ❁ اسی طرح جو کپڑا خریدتے وقت کپڑے کو ڈھیلا رکھ کر ناپتا ہے مگر بیچتے وقت خُوب کھینچ کر ناپتا ہے تاکہ کپڑے کی مقدار میں فرق آجائے، یہ بھی ناپ میں کمی کی ہی صُورت ہے جو آدمی کو جہنّم کا حقدار بنا دیتی ہے۔[2]

ناپ تول میں کمی کا وبال

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے ایک پڑوسی (Neighbour) کی عیادت کے لئے گیا، جو گندم بیچا کرتا تھا، جب میں اس کے سرہانے بیٹھا تو اسے بار بار یہ کہتے سنا: آگ کے 2 پہاڑ، آگ کے 2 پہاڑ۔ جب میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا، تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے 2 پیمانے تھے، جب یہ

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، المطففین، زیرِ آیت:1-3، جلد:10، صفحہ:571-572 ملتقطاً۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، باب الثالث فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:100 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کسی سے گندم خرید تا تو اسے بڑے پیمانے سے ناپتا اور جب کسی کو بیچتا تو چھوٹے پیمانے سے ناپ کر بیچتا تھا۔ وہ بزرگ رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تب میں سمجھا کہ وہی 2 پیمانے اسے آگ کے پہاڑوں کی صورت میں نظر آرہے ہیں۔[1]

اللہ پاک کی پناہ...!! اللہ پاک کی پناہ...!! **اے عاشقانِ رسول!** غور تو فرمایئے! اگر کوئی شخص ناپ تول میں کمی کرتا بھی ہے تو وہ دِن بھر میں کتنا کمالیتا ہو گا؟ یہی چند سَو یا چند ہزار روپے، مگر ان عارضی (*Temporary*)، فانی، چند سِکّوں کا وبال تو دیکھئے! نزع میں بھی مشکلات، قبر میں بھی عذاب، حشر میں بھی عذاب اور جہنّم کی حقداری اس سے جُدا ہے۔ ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ علیہ کی عادت (*Habit*) تھی کہ آپ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو آدھا دانہ کم لیتے تھے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ایک دانہ زیادہ دیتے اور فرمایا کرتے تھے: خرابی ہے اس کے لئے جو ایک دانے کے بدلے ایسی جنّت بیچتا ہے جس کی چوڑائی (*Width*) زمین و آسمان سے زیادہ ہے، **کتنے نقصان میں ہے وہ شخص جو وَیْل (یعنی جہنّم) کے بدلے طُوبیٰ (یعنی جنّت) کو بیچ ڈالتا ہے۔**[2]

اللہ پاک ہمیں ناپ تول میں خیانت کے گُناہ سے محفوظ فرمائے! کاش! دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے، یقین مانیئے! یہ صِرْف مال کی محبّت ہے جو بندوں کو طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا کر ڈالتی ہے۔ کاش! دِل سے دُنیا کی لالچ ہی ختم ہو جائے تو ہم بہت سارے گُناہوں سے بچ جائیں گے۔

دل سے مرے دنیا کی محبّت نہیں جاتی | سرکار! گناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی

1 ...بَحْرُ الدُّمُوع، الترہیب من الخیانۃ فی المیزان، صفحہ: 182۔
2 ...احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب، باب الثالث فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 99۔

www.dawateislami.net

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل | کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی (1)

(3): نمازوں میں سُستی کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! جہنمی وادِی وَیْل کا حقدار بنانے والا تیسرا بُرا عَمَل ہے: نمازوں میں سُستی کرنا۔ چنانچہ پارہ:30، سُوْرَۂ ماعُون، آیت:4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ (پارہ:30، الماعون:4-5)

ترجمہ کَنْزُ الْعِرْفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

معلوم ہوا؛ جو نماز میں سُستی کرتے ہیں، نماز سے غفلت برتتے ہیں، وہ جہنّم کی وَیْل نامی ہولناک وادِی کے حقدار ہیں۔

نَماز سے غفلت کی چند صُورتیں

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز سے غفلت (*Heedlessness*) کی بہت ساری صورتیں ہیں، مثلاً؛ نَماز پابندی سے نہ پڑھنا صحیح وقت پر نہ پڑھنا فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا نَماز کی پرواہ نہ کرنا تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

آہ! افسوس! نماز سے غفلت کی بہت ساری صُورتیں آج معاشرے (*Society*) میں عام پائی جارہی ہیں کتنے ایسے ہیں جو نَمازوں کی پابندی نہیں کرتے نَمازیں قضا کرتے ہیں نَماز کے فرائض و واجبات کی درست ادائیگی تو دُور کی بات، مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جنہیں نَماز کے فرائض اور واجبات کی پُوری معلومات (*Information*) بھی نہیں

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:382۔

www.dawateislami.net

ہوتی ❁ کتنے ایسے ہیں جو نَماز کی بالکل پرواہ ہی نہیں کرتے ❁ کبھی دِل کیا تو پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی ❁ کوئی 2 پڑھتا ہے ❁ کوئی 4 پڑھ کر دِل کو منالیتا ہے ❁ کوئی بِلا عذر جماعت چھوڑتا ہے اور ❁ ایسوں کی بھی ایک تعداد ہے جو جمعہ یا صِرف عید کے دِن ہی مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔

نَماز سے غفلت کا وبال

یاد رکھئے! نماز دِین کا اَہم ترین رُکن ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

(پارہ:16، المریم:59)

تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غَیّ سے جاملیں گے۔

اس آیتِ مقدسہ میں **غَیّ** کا تذکرہ ہے، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام **ہَب ہَب** ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھئے! اور گھبرا کر جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے! قرآنِ کریم میں بتایا گیا کہ جو نَمازوں کو ضائع کرتے ہیں وہ غَیّ نامی جہنم کے ہولناک کنویں کے حق دار ہیں۔ اس خوفناک کنویں کو سمجھنے کے لئے کبھی کسی دُنیوی گہرے کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اِس کنویں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا ہم اِس سزا کو بَرداشت کر سکیں گے؟ اگر

1 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:434، حصہ:3۔

www.dawateislami.net

نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جہنم کے خوفناک کنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہو سکے گا!

بے نمازی کی نحوست ہے بڑی | مر کے پائے گا سزا بے حد کڑی

بے نَمازی کی 3 شامتیں

منقول ہے: بروزِ قیامت نَمازوں میں سُستی کرنے والا اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر 3 سطریں (Lines) لکھی ہوں گی: (1): اے اللہ کا حق برباد کرنے والے! (2): اے اللہ کے غضب کے ساتھ مخصوص! (3): جس طرح دُنیا میں تُو نے حقُّ اللہ یعنی اللہ پاک کا حق ضائع کیا اِسی طرح آج تُو بھی اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس ہو جا۔[1]

پڑھتے رہو نَماز تو جنت کو پاؤ گے | چھوڑو گے گر نَماز جہنم میں جاؤ گے

اللہ پاک ہمیں سچّا، پکّا نَمازی بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(6-5-4): وَیْل کا حق دار بنانے والے 3 اَعْمال

پیارے اسلامی بھائیو! مزید کون کون سے بُرے اَعْمال ہیں، جو وَیْل کا حقدار بنانے والے ہیں، سنیئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ (پارہ:30، اَلْهُمَزَة:1-2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے لئے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 3 بُرے اَعْمال ہیں، جو وَیْل نامی جہنمی وادی کا حق دار بنانے والے ہیں: (1): مُنہ پر عیب نکالنا (یعنی طعنے دینا) (2): پیٹھ پیچھے بُرائی (یعنی غیبت) کرنا

1 ... الزواجر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون، جلد:1، صفحہ:256۔

(3): اور مال جمع کرنا۔ افسوس یہ تینوں بُرائیاں آج کل ہمارے ہاں عام پائی جارہی ہیں۔

طعنے دینا منع ہے

قرآنِ کریم میں ایمان والوں کو فرمایا گیا:

وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ (پارہ:26، الحجرات:11)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔

دیکھئے! کتنے صاف لفظوں میں ہمیں طعنہ دینے سے منع کر دیا گیا ہے مگر افسوس! آج کل ہمارے ہاں طعنے دینا، مُنہ پر عیب لگانا بہت معمولی سمجھا جانے لگا ہے ❁ کوئی غریب ہو تو اسے غربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ❁ کسی کا رنگ کالا ہو تو طعنہ ❁ قد چھوٹا ہو تو طعنہ ❁ کوئی زیادہ لمبا ہو تو طعنہ ❁ کوئی موٹا ہو تو طعنہ ❁ کوئی کمزور ہو تو طعنہ ❁ کسی کے ہاں اَوْلاد نہ ہو رہی ہو تو طعنہ ❁ کوئی بیچارہ اَن پڑھ یا کم پڑھا لکھا ہو تو طعنہ ❁ کسی کا رشتہ نہ ہو پا رہا ہو تو طعنہ ❁ کسی شاگرد سے غلطی ہو جائے تو طعنہ کہ تمہارے پہلے کے استاد یا ماں باپ نے تمہیں یہی کچھ سکھایا ہے؟ ❁ مرید سے غلطی ہو جائے تو طعنہ کہ تمہارے پیر نے یہی تربیت (*Training*) کی ہے؟ ❁ کسی تنظیم یا تحریک سے وابستہ فرد سے غلطی ہو جائے تو اس تحریک کو چلانے والوں کو طعنہ...!! غرض؛ طعنے دینا آج کل ایک فیشن بن چکا ہے، لوگ باتوں باتوں میں ایسے ایسے طعنے دے جاتے ہیں کہ سامنے والے کا دِل ٹوٹ پُھوٹ جاتا ہے مگر اس کا کوئی اِحساس تک نہیں کیا جاتا۔

طعنے دینا اسلامی شان کے خِلاف ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! طعنے دینا یعنی طنز کرنا ایک سچّے مسلمان کا کام نہیں

ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِی یعنی مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور بدکلام نہیں ہوتا۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی یہ عیب سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا **اسلامی شان کے خلاف** ہے۔[2]

طعنے کے جواب میں طعنہ مت دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی ہمیں طعنہ دے تو اس کے جواب میں بھی طعنہ دینے سے بچنا ہی بہتر ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہیں تمہارے کسی عیب کا طعنہ دے تو تم اسے اس کے عیب کا طعنہ ہر گز نہ دو کیونکہ تمہیں اس کا ثواب ملے گا اور طعنہ دینے والے پر وبال ہو گا۔[3]

اللہ پاک ہمیں طعنے دینے یعنی طنز کرنے، مُنہ پر عیب لگانے اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کرنا

اے عاشقانِ رسول! غیبت کرنا بھی جہنمی وادی **وَیل** کا حقدار بناتا ہے۔ کسی کے عیب

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 469۔
3 ... صحیح ابنِ حبان، کتاب البر والاحسان، فصل من البر والاحسان، صفحہ: 255، حدیث: 522۔

www.dawateislami.net

کو اس کی (پیٹھ پیچھے) بُرائی کے طَور پر بیان کرنے کو غیبت (Back-Biting) کہتے ہیں۔[1]

آہ! افسوس! آج کل یہ آفت بھی ہمارے ہاں بہت پائی جاتی ہے ❁ 2 لوگ مل کر بیٹھ جائیں تو غیبتوں چغلیوں کا پھاٹک کُھل جاتا ہے ❁ دُکان پر بیٹھیں تو غیبت ❁ دستر خوان پر بیٹھیں تو غیبت ❁ گاڑی میں بیٹھیں تو غیبت ❁ آفس میں پہنچیں تو غیبت ❁ گھر میں بیٹھیں تو غیبت ❁ یہاں تک کہ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی غیبت کر کے جہنّم کے حقدار بن رہے ہوتے ہیں۔

غیبت کی تباہ کاریاں

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت انتہائی نقصان دِہ عمل ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

(پارہ:26، الحجرات:12)

ترجمہ کَنْزُالْعِرْفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غیبت کی تباہ کاریوں کا خلاصہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ❁ غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ❁ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی

1 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:532، حصہ:16 بتغیر قلیل۔

❁غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے ❁غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ❁غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے ❁غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنّت میں داخِل ہو گا۔ الغرض؛ غیبت گُناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁غیبت زنا سے سخت تَر ہے ❁مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گُناہ میں گرفتار ہوتا ہے ❁غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُودار ہو جائے ❁غیبت کرنے والے کو جہنّم میں مُردار کھانا پڑے گا ❁غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادِف ہے ❁غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا ❁غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں (Copper Nails) سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا ہو گا ❁غیبت کرنے والا قیامت کے دِن کتّے کی شکل میں اُٹھے گا ❁غیبت کرنے والا جہنّم کا بندر ہو گا ❁غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خُود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ❁غیبت کرنے والا جہنّم کے کھولتے ہوئے پانی (Boiling water) اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے ❁غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنّم میں جائے گا۔[1] اللہ پاک کی پناہ...!!

مجھے غیبتوں سے بچا یاالٰہی! | گناہوں کی عادت چھڑا یاالٰہی!
پیئے مُرشدی دے مُعافی خدایا! | نہ دوزخ میں مجھ کو جلا یاالٰہی!

اللہ پاک ہمیں غیبت، چغلی، جھوٹ اور وعدہ خِلافی وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیک کام کرکے جنّت کا حقدار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ:26 ملتقطًا۔

www.dawateislami.net

مال جمع کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! جہنمی وادِی وَیْل کا حقدار اَور کون ہے؟ ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۝۲ (پارہ:30، اَلْهُمَزَة:2)

ترجمہ کَنْزُ الْعِرْفان: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔

خیال رہے! ضرورتاً مال جمع کرنا اور گِن گِن کر رکھنا شرعاً جائِز ہے، گُناہ نہیں ہے۔ البتہ! مال جمع کرنے کی چند صُورتیں بہت بُری ہیں، مثلاً حرام ذریعے سے مال کمانا اور جمع کرنا ❁ جمع کئے ہوئے مال سے شرعی حقوق (مثلاً زکوٰۃ وغیرہ) ادا نہ کرنا ❁ مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ پاک کو بُھول ہی جائے، مال کی حرص میں نماز روزے اور دیگر عِبادات کی طرف تَوَجُّہ نہ کرنا وغیرہ۔ مال جمع کرنے کی ایسی صورتیں ہوں تو یہ بہت نقصان دِہ اور ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں
حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
یاد رکھو! وُہی بے عقل ہے اَحمق ہے جو
کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے
اپنی الفت کا مجھے جام پلا دو ساقی
قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے[1]

تمہیں ہلاک کیا مال کی زیادہ طلبی نے

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ (پارہ30، التکاثر:1-2)

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

ان مُبارَک آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم اس دنیا میں مختصر وقت کے لئے آئے

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:432۔

www.dawateislami.net

ہیں، **ایک دِن یہاں سے رَختِ سفر باندھنا اور قبر میں اترنا ہے**، ہم یہ بات جانتے ہیں مگر مال کی زیادہ طلبی، حرص اور لالچ نے ہمیں غافِل کر دیا، لاکھ ملے تو 2 لاکھ مانگتے ہیں، 2 لاکھ ملے تو 4 لاکھ کی خواہش ہے، کروڑ پتی بنے تو ارب پتی بننے کی ہوس ہے، بس اسی ایک دُھن میں مگن، نہ مرنا یاد، نہ قبر میں اترنا یاد، نہ نکیرین کے سوالات کی فکر، نہ قبر کا دبانا یاد، نہ قبر کی تنگی، وہاں کا اندھیرا، وہاں کی تنہائی یاد، نہ قیامت کے دِن اُٹھنا یاد، نہ ہر ہر نعمت کا حساب دینا یاد ہے، ہاں بَس یاد ہے تو **هَلْ مِنْ مَّزِيْد** (یعنی اَور ملے، اور ملے) کا نعرہ یاد ہے، بس اس میں مگن زندگی کے دِن رات گزارتے چلے جارہے ہیں مگر ہم یاد رکھیں یا بھول جائیں، ایک دِن حضرت عزرائیل علیہ السّلام تشریف لائیں گے، سانس اٹکے گی، آخری ہچکی آئے گی اور رُوح بدن سے جُدا ہو جائے گی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، مال و دولت کا ڈھیر، بینک بیلنس، کاریں، کوٹھیاں سب یہیں کا یہیں رِہ جائے گا۔

تو نے منصب بھی کوئی پایا تو کیا | گنجِ سیم و زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
قصرِ عالیشان بھی بنوایا تو کیا | دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا

ایک دِن مرنا ہے، آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

عیش کر غافل نہ تو آرام کر | مال حاصِل کر نہ پیدا نام کر
یادِ حق دُنیا میں صبح و شام کر | جس لئے آیا ہے تو وہ کام کر

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جائیداد نہ بناؤ! ورنہ دُنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں مال کی محبّت سے محفوظ فرمائے۔ ایمان کی مضبوطی اور اَخلاق و کردار کی دُرُستی اس میں ہے کہ بندہ ہر پَل موت، قبر اور آخرت کو یاد رکھے لیکن دُنیوی مال کا ایک انتہائی بُرا اَثر یہ ہے کہ اس کی محبّت انسان کو غافِل کر دیتی ہے، محبّتِ مال کے سبب آدمی آخرت کو بُھول جاتا ہے، دُنیا اور اس کی محبّت دِل میں گھر کر جاتی ہے اور دُنیا کی محبّت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو گُناہوں اور بُرائیوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ اسی لئے رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاتَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوا فِی الدُّنْیَا یعنی جائیداد (Property) نہ بناؤ! ورنہ دنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے۔[1]

مال کو آگے بھیج دو...!!

حدیثِ پاک میں ہے؛ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہو گیا کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا (یعنی میرا دِل دُنیا کی طرف مائل ہے، مَیں اپنے دِل میں آخرت کی طرف مَیلان کم پاتا ہوں اور موت جو جنّت تک پہنچنے کا راستہ ہے، مجھے یہ موت پسند نہیں)۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اپنا مال (آخرت کے لئے صدقہ و خیرات کرکے) آگے بھیج دو! کیونکہ آدمی کا دِل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ اپنے مال کو آگے بھیج دے (یعنی صدقہ و خیرات کر دے) تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مال کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے رہنا چاہتا ہے۔[2]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:557، حدیث:2328۔
2 ...الزہد لابن المبارک، جز:5، صفحہ:224، حدیث:634۔

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا | دے دل میں عشقِ مُحَمَّد مرے رچایارب![1]

مال تو جمع کیا مگر...!!

ایک مرتبہ کسی نیک بزرگ کی خِدمت میں عرض کیا گیا: فُلاں شخص مال جمع کر رہا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندے نے بہت پیاری بات فرمائی، فرمایا: وہ مال تو جمع کر رہا ہے، کیا اس مال کو خرچ کرنے کے لئے دِن بھی جمع کر رہا ہے۔[2]

یہ ایک کھلی حقیقت ہے، مال جب تک ہمارے پاس ہو، چاہے تجوریاں بھری ہوئی ہوں، ہم کروڑوں روپے کے مالِک ہوں، یہ مال ہمیں بالکل نفع نہیں پہنچا سکتا، مال کا فائدہ اُس وقت ہوتا ہے جب آدمی اسے خرچ کرتا ہے اور مال کو خرچ کرنے کے لئے وقت چاہئے، زِندگی چاہئے! سانسیں چل رہی ہوں، تب ہی آدمی مال سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے مگر معاملہ ایسا ہے کہ آدمی مال کے پیچھے بھاگتا ہے، روپیہ روپیہ کرکے مال جمع کرتا ہے، اس کی تجوری میں مال بڑھتا جاتا ہے، بینک بیلنس میں اِضافہ ہوتا جاتا ہے لیکن آہ! اس کے ساتھ ساتھ زِندگی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اِدھر تجوری بھرتی ہے، اُدھر زِندگی ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

سیٹھ جی کو فِکر تھی کہ اِک اِک کے دَس دَس کیجئے!
موت آ پہنچی کہ مسٹر جان واپس کیجئے!

اب 2 ہی کام ہوتے ہیں؛ (1): مال سے محبّت کرنے والا، مال کی حِرص میں آخرت کو بھولنے والا خالی ہاتھ قبر میں اُتر جاتا ہے (2): اور اس کی جمع پونجی اس کے وارِث مزے سے اُڑاتے ہیں۔ آہ!

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:82۔
2 ...مجموع رسائل ابن رجب، جلد:1، صفحہ:65۔

چِہ چِیزَے بَہ چِہ چِیزَے رَفْت

یعنی ہائے افسوس! کتنی قیمتی زِندگی، کتنے حقیر کام میں گزر گئی...!!

افسوس گھٹتی جا رہی ہے زِندگی پر مَیں | دبا ہی جاتا ہوں عصیاں کے بار میں[1]

مال کی طلب میں ایسے گم ہوئے کہ نماز کی تو فُرصَت ہی نہ ملی، دُنیا کمانے کی ایسی فِکْر تھی کہ تلاوتِ قرآن کا موقع ہی نہیں مِل پایا، ساری زندگی مال کمانے اور جمع کرنے میں گزر گئی، آہ! افسوس...!! آخرت کے لئے تو کچھ کیا ہی نہیں تھا، دُنیا بھی ہاتھ سے گئی، اب خالی ہاتھ قبر کے گھپ اندھیرے میں پڑے ہیں۔

اللہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا | سائل ہوں یاخدا مَیں عشقِ محمدی کا
کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[2]

قبر کا ساتھی کون...؟

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انسان کے 3 دوست ہیں: (1): ایک وہ جو اس کی رُوح نکلنے تک اس کے ساتھ ہوتا ہے (2): دوسرا اس کی قبر تک ساتھ جاتا ہے اور (3): تیسرا میدانِ محشر تک ساتھ دیتا ہے۔ انسان کا وہ دوست جو اس کے مرنے تک ساتھ ہوتا ہے، وہ اس کا مال ہے اور انسان کا وہ دوست جو قبر تک جاتا ہے، وہ اس کے گھر والے ہیں اور انسان کا وہ باوفا دوست (*Loyal Friend*) جو میدانِ محشر تک ساتھ جاتا ہے، وہ اس کا عَمَل ہے۔[3]

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:274۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:178 ملتقطاً۔
3 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، صفحہ:1599، حدیث:6514 بتغیر قلیل۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مال کی حِرص اور محبّت سے بچنا ہی چاہئے، جتنا کمانا ضروری ہے، اتنا کمائیں، جتنا جمع کرنا ضروری ہے، اتنا جمع بھی کریں، البتہ اس کی محبّت میں پڑ کر دِن رات بس مال کمانے اور جمع کرنے ہی کی فِکْر میں رہنا، مال کی محبّت کے سبب آخرت کو بُھول جانا، نیک اَعْمال سے دُور جا پڑنا سراسر نادانی ہے۔ اللہ پاک ہمیں مال کی حِرص سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی کورسز

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور اس کی عیش و عِشْرت سے پیچھا چھڑانے، زُہد و تقویٰ کی نعمت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دِینی کام بھی خُوب ذوق و شوق کے ساتھ کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدنی کورسز** بھی ہے۔ **الحمد للہ!** دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا نُور بانٹنے والی دِینی تحریک ہے کم از کم فرض عِلْمِ دین جیسے وُضو، غسل، نماز، نمازِ جنازہ، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل تو ہر مسلمان سیکھ ہی لے، دعوتِ اسلامی اس کا عزم رکھتی ہے اس مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی بہت سے شارٹ کورسز کرواتی ہے؛ جیسے 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس 7 دِن کا 12 دینی کام کورس 7 دِن کا اِصْلاحِ اَعْمال کورس۔ اَور بھی بہت سارے کورسز

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:709-710۔

www.dawateislami.net

ہیں۔ ❁ - آپ بھی یہ مختصر مختصر کورس کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ دِین سیکھیں گے تو اللہ پاک راضی ہو گا ❁ رِزْق میں برکت ہو گی ❁ عِلْمِ دین کا خزانہ ملے گا ❁ نیکیوں کا ذِہن بنے گا ❁ اللہ پاک کی عِبَادت دُرُست انداز پر کر پائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کرم ہی کرم ہو گا ❁ شارٹ کورسز کا یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی غیر محسوس انداز میں بہت کچھ سیکھ لیتا ہے ❁ کام کاج بھی ڈسٹرب (Disturb) نہیں ہوتے اور چند دِنوں میں اچھی خاصی معلومات مل جاتی ہیں ❁ جیسے نماز ہے، اس کے اَحْکام و مسائل تو اتنے ہیں کہ کتابیں بھری پڑی ہیں، ہم جیسے اتنی بڑی بڑی کتابیں کیسے پڑھیں؟ اتنا وقت کیسے نکالیں؟ لہٰذا آسان طریقہ ہے، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس کر لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ان بڑی بڑی کتابوں کا نچوڑ ہمیں سکھا دیا جاتا ہے ❁ پھر دِینی ماحول بھی ملے گا ❁ نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہو گی، اس کی اپنی برکتیں ہیں۔

63 روزہ کورس نے زندگی بدل دی

لاہور کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول کے ساتھ وابستہ ہونے سے پہلے میری زندگی فضول بلکہ گُناہوں بھرے کاموں اور بُرے دوستوں کی صحبت میں گزر رہی تھی۔ پھر یُوں ہوا کہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے 63 دِن کا مدنی تربیتی کورس میں داخلہ لینے کی ترغیب دِلائی۔ ان کا سمجھانا مجھے کام آگیا اور خوش قسمتی سے میں نے 63 دِن کے مدنی تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔ کورس میں مجھے دِلی سکون ملا، فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کا بھی ذہن بنا، وُضو، غسل اور نماز وغیرہ کے ضروری مسائل سیکھے، عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے دِینی ذہن بھی بن گیا، میں نے چہرے

پر سُنّت کے مطابق داڑھی بھی سجالی اور عمامہ شریف کا تاج بھی سَر پر سج گیا۔[1]

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول | ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا | قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول[2]

نوٹ: دعوتِ اسلامی میں اب **مدنی ماحول** کی بجائے **دِینی ماحول** کی اصطلاح بولی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روحانی علاج اور استخارہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفےٰ کی غمخواری کے لئے موبائل ایپلی کیشن ***Online rohani ilaj & istikhara*** متعارف کروائی ہے۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادُو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کرسکتے ہیں ❁ اور آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔ **مزید اس ایپلی کیشن میں** ❁ بیماری ❁ غربت ❁ غم، پریشانی ❁ اور آفات و بلیات (***Misfortunes***) وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اَوْرَاد و وظائف بھی شامِل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کرلیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ

1 ...پراسرار خزانہ، صفحہ:۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:646 ملتقطاً۔

عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[2] (2): جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفٰے بلکہ سُنتِ انبیا ہے نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے مُتَعَلِّق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[4] اور عِیادت کے لئے اگر مدینہ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) کی

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...شعب الایمان، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ...ابو داؤد، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ...مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔

www.dawateislami.net

عیادت فرماتے۔[1] مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر وغریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[2] حضور صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے)[3]

عیادت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔ مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** اور رسالہ **بیمار عابد** خرید یئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[4]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ:331، حدیث:925 خلاصۃً۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔
3 ... بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔
4 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

آزمائش کی حکمتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...زندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے
- ..."اللہ پاک آزمائش فرماتا ہے" اس کا مطلب...!
- ... آزمائش کی 3 اَقْسام اور ان میں کامیابی کے طریقے
- ...30 سال بعد بدنگاہی کی سزا ملی... (واقعہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے! ذرا سی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَمْ زَمْ پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو،

یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَر مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدہ ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین علیہ السَّلام حاضِر ہوئے اور بتایا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❁ دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جنَّت میں پہنچانے والے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...! **سُبْحٰنَ اللہ!** اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتیں رَو رَو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

---

1 ... مسندِ اَحمد، جلد:1، صفحہ:191، حدیث:1664۔

www.dawateislami.net

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت | ہے ترکِ ادب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے

پارہ:17، سورۂ انبیاء، آیت:35 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ(۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے، جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

1 ...ذوقِ نعت، ص211۔
2 ...بخاری، کِتَاب: بَدْءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اس دُنیا میں ہماری زِندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے۔ ہمیں اس دُنیا میں مسلسل آزمایا جاتا رہے گا، انہی امتحانات سے گزرتے گزرتے آخر ہمیں موت آجائے گی اور ہم اللہ پاک کی طرف پلٹ جائیں گے۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانسیں زِندگی کے لئے | اِک امتحان مسلسل ہے آدمی کے لئے

آزمائش کسے کہتے ہیں...؟

اس آیت میں لفظ استعمال ہوا: "نَبْلُوْ"۔ اس لفظ کا معنی بیان کرتے ہوئے مشہور مفسر قرآن، حکیم الامّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آزمانے، جانچنے اور امتحان لینے کو اِبْتِلا کہتے ہیں، لہٰذا اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ہم تمہارا اِمتحان لیں گے یا تم میں سے کھرے کھوٹے کو ظاہِر کریں گے۔[1] یہیں سے یہ بھی ظاہِر ہو گیا کہ اَصْل میں امتحان کا مقام دُنیا ہے، یہ جو بعض لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ **"مولانا! کیا قبر و آخرت سے ڈراتے ہو؟ جو ہو گا دیکھا جائے گا"** ایسے نادانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ دیکھنے، سوچنے، سمجھنے اور عَمَل کرنے کا مقام دُنیا ہے، یہیں دیکھا جائے گا، قبر و آخرت رزلٹ نکلنے کا مقام ہے اور رزلٹ کا صِرْف سامنا کیا جاتا ہے، رزلٹ اچھا ہو یا بُرا ہو، اسے قبول ہی کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا؛

پیشتر مرنے سے کرنا چاہئے | موت کا سامان آخِر موت ہے

ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے | پیش کر غافِل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

غرض؛ ہم جب تک دُنیا میں ہیں، ہمارا اِمتحان ہو رہا ہے، گویا ہم کمرۂ امتحان میں ہیں، ہم نے ابھی دیکھنا ہے، ابھی سوچنا، سمجھنا اور عَمَل کرنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو دُنیا

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:156، جلد:2، صفحہ:95۔

www.dawateislami.net

اور آخرت کے تمام امتحانات میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نہ نامے میں عبادت ہے، نہ پلے کچھ ریاضت ہے | اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے
اِلٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا | بچا دُنیا کی آفت سے، بچا عقبیٰ کی آفت سے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”اللہ پاک آزمائش فرماتا ہے“ اس کا مطلب...!!

یہاں ایک بات جو اچھی طرح ذِہن میں بٹھا لینی چاہئے وہ یہ کہ اللہ پاک سب کچھ جانتا ہے، اللہ پاک کو آزمانے کی، جانچنے کی، پرکھنے کی کوئی حاجت نہیں، البتہ اس دُنیا میں امتحان لئے جاتے ہیں، آزمائش کی جاتی ہے اور ان امتحانات کے ذریعے ہمارے کردار کا، ہماری قابلیت کا اِظْہار کیا جاتا ہے۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امتحان ہمیشہ عِلْم کے لئے نہیں ہوتا، امتحان سے کبھی خود امتحان دینے والے کو بتانا منظور ہوتا ہے (کہ وہ کس درجے کا آدمی ہے، اس میں کتنی قابلیت ہے) اور کبھی دوسروں کو (بتانا مقصود ہوتا ہے کہ دیکھو! ہمارا یہ بندہ کیسا بلند رُتبہ ہے، کیسے سخت امتحان میں کامیاب ہو گیا)۔ اگر بغیر امتحان کئے انعام تقسیم کریں اور کسی کو معمولی اور کسی کو بھاری انعام دیں اور کسی کو بالکل محروم رکھیں تو یقیناً سب کو شکایت ہو گی، لہٰذا اِس دُنیا میں امتحان لئے جاتے ہیں کہ جو امتحان میں جتنے اچھے طریقے سے پاس ہو گا، اسے اتنا بڑا انعام دیا جائے گا۔ دیکھو! حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اس پر کوئی

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:403۔

www.dawateislami.net

اعتراض نہیں ہو سکتا (کہ انہیں اتنا بلند رُتبہ کیوں دیا گیا) کیونکہ امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ دُنیا میں صابِرِین (یعنی صبر کرنے والوں) کے بھی سردار ہیں۔[1] معلوم ہوا اللہ پاک کا اپنے بندوں کا امتحان لینا اپنے عِلْم کے لئے نہیں بلکہ انسان کی قابلیت ظاہِر کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

قُلزُمِ ہستی سے تُو اُبھرا ہے مانندِ حباب | اس زیاں خانے میں تیرا اِمتحاں ہے زندگی

مطلب: یہ کہ انسان مٹی کا ایک پُتلا ہے، اس کی حیثیت سمندر میں بلبلے جیسی ہے اور دُنیا (جہاں انسان رہتا ہے، یہ) نقصان کا گھر ہے، یہاں انسان کا مسلسل امتحان لیا جاتا ہے اور ان امتحانوں کے ذریعے انسان کو بلبلے سے سمندر کر دیا جاتا ہے، یعنی بلند مقام عطا کیا جاتا ہے۔

ضرور کچھ تو بنائے گی زندگی مجھ کو | قدم قدم پہ مرا امتحان لیتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امتحان کی اَقْسام اور کامیابی کے طریقے

ہمارے ہاں عام طَور پر مشکل، پریشانی، بیماری، تنگ دستی اور غربت وغیرہ کو ہی آزمائش کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے، قرآنِ کریم کو بغور سمجھ کر پڑھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ دُنیا کی اس زِندگی میں کامیاب ہونے کے لئے ہمیں جن آزمائشوں سے گزرنا ہوتا ہے، وہ آزمائشیں 3 قسم کی ہیں:

(1): شرعی اَحکام (2): خُوشیاں اور نعمتیں

(3): مشکلات، مصیبت اور پریشانیاں

(1): شَرعی اَحکام کے ذریعے آزمائش کا بیان

شرعی احکام: یہ بھی آزمائش ہیں ❁ ہم پر روزانہ 5 نمازیں فرض ہیں ❁ رمضان

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:100 بتغیر قلیل۔

المبارک کے روزے فرض ہیں ❁ شرائط پائی جائیں تو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ❁ شرائط پائی جائیں تو حج فرض ہوتا ہے ❁ والدین کی خِدمت ❁ رشتہ داروں سے نیک سلوک ❁ شراب سے بچنا ❁ جُوئے سے بچنا ❁ سُود ❁ رشوت وغیرہ سے بچنا، غرض جتنے شرعی اَحکام ہیں، ان سب کے ذریعے ہمیں آزمایا جاتا ہے، پرکھا جاتا ہے، امتحان ہوتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحکام کمال فرمانبرداری سے مان لیتا ہے اور کون عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے، کون نفس و شیطان کی بات مان کر اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، کون مال و دولت کی لالچ میں اللہ پاک کو بُھولتا ہے، اپنے گناہوں پر پُھولتا ہے، کون ہے جو جنّت کے بدلے جہنّم خریدتا ہے؟ پارہ:29، سورۂ ملک، آیت:2 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ (پارہ:29، سورۂ ملک:2)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زِندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو۔

یہاں اللہ پاک نے زِندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان فرمائی کہ زِندگی اور موت کو اس لئے پیدا کیا گیا تاکہ تمہاری آزمائش ہو، تمہیں جانچا جائے۔ کیا آزمائش ہو گی؟ کیا جانچ کی جائے گی؟ فرمایا:

اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پارہ:29، سورۂ ملک:2)

ترجمہ کنزالایمان: تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

حضرت اِبنِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ مُلک کی تِلاوت فرمائی جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے تو فرمایا: یہ جانچ ہو گی کہ کون اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچتا ہے اور کون اللہ پاک کے اَحکام پر عمل کرنے میں زیادہ جلدی کرنے والا ہے۔[1]

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:29، سورۂ ملک، زیرِ آیت:2، جلد:9، صفحہ:135۔

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی آزمائش کا واقعہ

6 ہجری کا واقعہ ہے، اس سال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم عمرہ کی نیت سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے، مکہ مکرمہ میں اس وقت تک کافِروں کی حکومت تھی، لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو حُدَیْبِیَہ کے مقام پر رُکنا پڑا، آخر کافِروں سے ایک مُعاہدہ کیا گیا جسے صُلحِ حُدَیْبِیَہ کہتے ہیں۔

اس موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا امتحان لیا گیا، شریعت کا حکم ہے کہ جب اِحْرام باندھا ہو، اس وقت خشکی کے جانوروں کو مارنا، ان کا شکار کرنا حرام ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم چونکہ عمرہ کی نیت رکھتے تھے، اِحْرام باندھے ہوئے تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم میں بہت سے وہ تھے کہ شکار کرنا ان کے معمولات کا حِصّہ تھا، بعض صحابہ تو شِکار کا شوق رکھتے تھے، اب اس حالت میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا امتحان لیا، شِکار کئے جانے والے جانور، چرند، پرند مثلاً ہرن وغیرہ کثرت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی سواریوں کے قریب آگئے بلکہ خیموں کے اندر تک گُھس گئے، اس وقت اتنی کثرت سے جانور آئے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم فرماتے ہیں: ان جانوروں کا ہاتھ سے شِکار کر لینا بلکہ بغیر ہتھیار کے صِرْف ہاتھ سے پکڑ لینا بھی بالکل اختیار میں تھا۔

اب ذرا غور کیجئے! بندے کو جس کام کا شوق ہو یا جو کام اُس کے معمولات کا حِصّہ ہو، اس کام سے منع کر دیا جائے اور ساتھ ہی اُس کام کے بہت اسباب بھی بنا دیئے جائیں، اس حالت میں اُس کام سے رُکنا کس قدر دُشوار ہوتا ہے...!! ہمارے ہاں لوگ ڈاکٹر کے منع کر دینے کے باوُجُود برگر، پِزّے، سگریٹ، چائے، کافِی وغیرہ نہیں چھوڑ پاتے مگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی اطاعت و فرمانبرداری پر، ان کے کامِل ایمان پر قربان جایئے! ان

جانوروں کا شِکار کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے ان جانوروں کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا اور قُدرت کے اس امتحان میں پُوری طرح کامیاب ہوئے۔[1]

یہ ہے امتحان! یہ ہے آزمائش...! شرعِی اَحکام کے ذریعے ہماری بھی آزمائش ہے، ❁ایک طرف میٹھی نیند ہے، دوسری طرف نمازِ فجر ہے، آزمائش ہے کہ کون نیند قربان کر دیتا ہے اور کون نمازِ فجر کی سَعادت سے محروم رہتا ہے ❁ایک طرف کاروبار ہے، دوسری طرف فرض نمازیں ہیں ❁ایک طرف کام کاج ہیں، خواہشات ہیں، دوسری طرف رمضان کے روزے ہیں ❁ایک طرف دُنیوی عیش و عِشرت ہے، دوسری طرف حج ہے ❁ایک طرف فیشن پرستی ہے، دوسری طرف سُنَّتِ مصطفےٰ ہے، اب آزمائش ہے، دیکھا جاتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحکام کے سامنے سَر جھکاتا ہے، کون سُنَّتِ مصطفےٰ اپناتا ہے اور کون ہے جو عارضی دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنی آخرت داؤ پر لگا ڈالتا ہے۔

صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: ہمارے اَعضا پر، ہماری آنکھ پر، ہماری زبان پر، ہمارے ہاتھوں پر، ہمارے پُورے وُجُود پر، ہمارے مال و دولت پر، غرض ہماری ہر چیز پر شریعت کا کنٹرول ہے، جو شریعت کی حدوں کو توڑتا ہے، روزِ قیامت اسے دَرْدناک عذاب کا سامنا ہو گا۔[2] سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِمْشِ تَحْتَ ظِلِّ كِتَابِ اللهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهٖ قَدْ اَفْلَحْتَ اللہ پاک کی کتاب (قرآنِ مجید) اور سُنَّتِ مصطفےٰ کے سائے میں زِندگی گزارو...! کامیاب ہو جاؤ گے۔[3]

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:70-71 خُلاصۃً۔
2 ...تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:77۔
3 ...فتح الرَّبَّانی، صفحہ:29۔

شرعی اَحکام والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا شرعی اَحکام میں بھی ہمارا امتحان ہے اور اس امتحان میں کامیابی کی صِرف ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ بندہ پابندی کے ساتھ شرعی اَحکام پر عَمَل کرے۔

ہمیشہ یاد رکھئے! دُنیا میں شَرعی اَحکام کے ذریعے جو ہماری آزمائش کی جارہی ہے، یہ آزمائش زِندگی کی آخری سانس تک جاری رہے گی۔ جو شخص بالغ ہے اور اُس کی عقل سلامت ہے، وہ کسی وقت بھی شریعت کی پہرے داری سے آزاد نہیں ہو سکتا، اگر کوئی عُذر ہے، کوئی مجبوری ہے تو شریعت اُسے رعایت دیتی ہے ❁ جو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، وہ بیٹھ کر پڑھ لے ❁ جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا، لیٹ کر پڑھ لے ❁ جو حرکت نہیں کر سکتا، وہ اشارے سے پڑھے، البتہ نماز پڑھنی ضرور پڑے گی ❁ جو شدید بیمار ہے، روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، وہ فِی الوقت روزہ نہ رکھے مگر بعد میں اُس کی قضا کرنی پڑے گی۔ غرض؛ جب تک سانس چل رہی ہے اور عقل سلامت ہے، شرعی اَحکام سے آزاد ہو جانے کی کوئی صُورت نہیں ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾	ترجمہ کنز الایمان: اور مرتے دَم تک اپنے
(پارہ:14، سورۂ حجر:99)	رَبّ کی عبادت میں رہو۔

اسلام کے دُوسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا واقعہ مشہور ہے، جب آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تو آپ کا خُون کافی بہہ گیا تھا، آپ پر غشی طاری تھی، جب غشی سے بیدار ہوئے تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی؟ بتایا گیا: جی ادا کر لی۔

فرمایا: لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ یعنی جو نماز چھوڑے وہ حقیقی مسلمان ہی نہیں ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے وُضو کیا اور نمازِ فجر ادا فرمائی۔[1]

شرعی اَحکام پر عمل کرنے کا ایک فائدہ

شاہ ولی اللہ مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے انسان کے اندر دو قُوَّتیں رکھی ہیں: (1): قُوَّتِ بَہِیْمِیَّہ (یعنی جانوروں والا وَصْف) (2): اور قُوَّتِ مَلَکِیَّہ (یعنی فرشتوں والا وَصْف)۔ انسان کے اندر یہ دونوں قُوَّتیں موجود ہونا یا یُوں کہہ لیجئے کہ خُود انسان کا اپنا وُجُود ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان پر شرعی اَحکام لازِم کئے جائیں تاکہ اللہ پاک جو انسان کا خالِق ہے، انسان کو بخوبی جانتا ہے، انسان کی صلاحیت کو جانتا ہے، اُس اللہ پاک کے دیئے ہوئے اَحکام پر عَمَل کر کے انسان فرشتہ صِفَّت بن جائے اور جن کاموں سے اللہ پاک منع فرمائے، اُن کاموں سے رُک کر بندہ جانوروں والے کام سے، درندگی سے، وحشی پَن سے بچ جائے۔[2]

مَعْلُوم ہوا اگر ہم شریعت کے اَحکام پر واقعی عَمَل کرنے والے بن جائیں تو اس کی برکت سے ان شآءَ اللہ الکریم! ہم حقیقی معنوں میں انسان بَن سکیں گے، درندگی، وَحْشی پَن جو آج کل کئی معاشروں میں زَور پکڑتا جارہا ہے، اس سے نجات مل جائے گی۔ دُنیا کا سَروَے کر لیجئے! وہ مُعاشَرے جہاں اسلامی نظام نہیں ہے، جہاں اسلامی اَحکام نافِذ نہیں ہیں، جو لوگ شَرْعی اَحکام کو مانتے ہی نہیں ہیں یا مانتے تو ہیں مگر اُن پر عمل نہیں کرتے، وہاں گمراہی، بُری عادات، بُرے طَور طریقے عام ہیں، وہاں جُرْم اور وہ بھی گھٹیا ترین جُرْم

1 ...فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد:1، صفحہ:761۔
2 ...حجۃ اللہ البالغہ، جلد:1، صفحہ:42 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

عام ہیں، آئے روز خبریں آتی رہتی ہیں: فلاں ملک میں 10 سالہ بچی بغیر شوہر کے ماں بن گئی، فلاں ملک میں چوریوں کی تعداد اتنے فیصد بڑھ گئی، فلاں ملک میں خودکشی، قتل، ڈکیتی کی شرح اتنے فیصد بڑھ گئی۔ یہ خبریں ہم سُنتے رہتے ہیں، یہ سب کیا ہے؟ درندگی ہے، وحشی پَن ہے، یہ انسان کا انسانیت کے درجے سے گِر جانا ہے اور یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُن معاشروں میں شَرعی اَحکام نافِذ نہیں ہیں، اسی طرح وہ معاشرے جہاں شرعی اَحکام کو مانا تو جاتا ہے مگر عِلْمِ دین سے دُوری کی وجہ سے لوگ دِین سے بیزار نظر آتے ہیں، دِین پر، شرعی اَحکام پر عَمَل نہیں کرتے وہاں بھی ایسے واقعات آئے روز ہوتے رہتے ہیں، کبھی چھوٹی بچیوں کو درندگی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا جاتا ہے، کبھی ننھی ننھی کلیوں کو پریشر ککر میں ڈال کر معاذ اللہ! آگ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب درندگی اور وحشی پَن صِرف اور صِرف شرعی اَحکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ اگر انسان اپنی ذات پر پُوری طرح شرعی احکام کو نافِذ کرلے تو یہ درندگی، یہ جانوروں والا رَوِیَّہ سب ختم ہو جائے اور انسان فرشتہ صِفَت بن جائے۔

اللہ پاک ہم سب کو حقیقی معنوں میں شرعی اَحکام پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارَبّ! تُو مبلغ مجھے سُنَّت کا بنا دے (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): نعمتوں کے ذریعے آزمائش کا بیان

اے عاشقانِ رسول! اس دُنیا میں ہم جن آزمائشوں سے گزرتے ہیں، ان کی دوسری

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

www.dawateislami.net

قسم ہے: **مختلف نعمتیں**۔ عام طور پر مصیبت کو، پریشانی کو، تنگدستی اور غربت کو، بیماری کو، عزیز رشتہ داروں کی موت وغیرہ کو ہی آزمائش سمجھا جاتا ہے مگر قرآنِ کریم میں غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آزمائش صِرْف مصیبت و پریشانی میں نہیں ہے، نعمت ملنا بھی ایک آزمائش ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ (پارہ:17، سورۂ انبیا:35)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے

معلوم ہوا انسان کو صِرْف بُرائی (مثلاً دُکھ، دَرْد، غم اور پریشانی) ہی سے نہیں آزمایا جاتا بلکہ بھلائی (مثلاً راحت، تندرستی، نعمت، دولت) دے کر بھی آزمایا جاتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا حکمت بھرا فرمان

اللہ پاک کے نبی، حضرت سلیمان علیہ السّلام کا واقعہ بڑا مشہور ہے، جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السّلام کی خِدْمت میں حاضِری کے لئے یَمَن سے روانہ ہوئیں، حضرت سلیمان علیہ السّلام کے دربارِ عالی سے کچھ فاصلے پر تھیں، حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اپنے درباریوں کو فرمایا:

اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ (پارہ:19، سورۂ نمل:38)

ترجمہ کنزالایمان: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے، قبل اس کے کہ وہ میرے حُضُور مطیع ہو کر حاضِر ہوں۔

ایک بڑے طاقتور جِنّ نے کہا: عالی جاہ میں وہ تخت حاضِر کروں گا اور آپ کے دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے لے آؤں گا۔ فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں۔ اب

حضرت آصف بن برخیا رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنز العرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

واقعی پلک جھپکنے ہی کی دَیر لگی اور حضرت آصف رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میلوں دُور، سات کمروں کے اندر رکھا ہوا تخت حضرت سلیمان علیہ السَّلام کی خِدْمت میں حاضِر کر دیا گیا، اس وقت حضرت سلیمان علیہ السَّلام نے فرمایا:

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ (پارہ:19، سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنز الایمان: یہ میرے رَبّ کے فضل سے ہے۔

اور اللہ پاک نے یہ انعام کیوں بخشا، یہ فضل کیوں فرمایا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السَّلام نے فرمایا:[1]

لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنز الایمان: تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری

معلوم ہوا اِنْعامات کے ذریعے، نعمتیں دے کر، خوشیاں دے کر، مال و دولت دے کر بھی آزمایا جاتا ہے اور اس میں آزمائش کیا ہے؟ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بندہ شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے، کون ہے جو نعمتیں ملنے پر فخر و غرور اور تَکَبُّر کا شِکار ہو جاتا ہے اور کون ہے جو عاجزی و انکساری کرتا ہے، کون ہے جو نعمتوں کو اپنی طاقت و قُوَّت اور محنت کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور کون ان نعمتوں کو محض اللہ پاک کا فضل سمجھتا ہے۔ یہ ہے آزمائش...!

1 ...واقعہ کی تفصیل کے لئے دیکھئے: تفسیر صراط الجنان، جلد:7، صفحہ:200 تا 205۔

نعمتوں کی کَثْرت سرکش بنادیتی ہے

عام طَور پر جو رونا رویا جاتا ہے وہ مصیبت اور پریشانی والی آزمائش کا رویا جاتا ہے مگر حقیقت میں دیکھا جائے تو اَصْل آزمائش نعمتیں ملنا ہے کیونکہ نعمتوں کی کثرت، مال و دولت کی کثرت، عِزت، شہرت، مقام و مرتبہ، خوشحالی، یہ تمام چیزیں عام طور پر انسان کو سرکش بنادیتی ہیں یا کم از کم غفلت کا سبب بنتی ہیں اور آدمی دِن بہ دِن راہِ حق سے دُور ہٹتا چلا جاتا ہے اور بعض نادان تو وہ بھی ہیں جو نعمتوں کی کثرت، خوشحالی اور مقام و مرتبے کی کی وجہ سے غرور وتکبُّر کے ایسے گڑھے میں گرتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے ذلیل ورُسوا ہو کر رِہ جاتے ہیں۔ دیکھ لیجئے! ❁ فرعون کو آزمایا گیا تھا، کیسے؟ تاج و تخت اور حکومت دے کر مگر یہ بدبخت سرکش ہوا اَور خُدائی کا دعویٰ کرنے لگا ❁ نمرود کو بھی آزمایا گیا تھا ❁ یزید کو بھی آزمایا گیا تھا، ان بدبختوں نے ان نعمتوں کا شُکْر ادا نہیں کیا اور سرکش ہوگئے۔ مولانا رُوم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نَفْسِ کَس را فِرْعَوْن نیست | لَیْک اُو را عَوْن کَس را عَوْن نیست

یعنی: کون ہے جس کا نفس اَمّارہ فِرْعَون نہیں، ہاں! فِرْعَونِ مِصْر کو تخت ملا تھا، سب کو تخت نہیں ملتا۔

مطلب یہ کہ اگر ہم جیسے عام انسانوں کو بھی فرعون کی طرح تاج و تخت دے دیئے جائیں، حکومت، طاقت، قُوَّت اور مال و دولت عطا کر دی جائے تو شاید ہم بھی سرکشی کریں اور شاید فرعون سے بھی دو ہاتھ آگے گزر جائیں۔ آج کل تو اس کی مثالیں بہت عام ہیں، ❁ جس کے ہاتھ میں چار پیسے آتے ہیں، اس کی آنکھیں آسمان پر جا لگتی ہیں ❁ اچھی نوکری مل جائے تو لوگ بوڑھے والدین کو دھکے مار دیتے ہیں ❁ غریب رشتے داروں سے آنکھیں

پھیر لیتے ہیں ❁ چار لفظ بولنے آجائیں تو دوسروں کو جاہِل سمجھنا شروع کر دیا جاتا ہے ❁ جو کبھی غُربت سے تنگ آکر رَو رَو کر اللہ پاک سے دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں، جیسے ہی اُن کے ہاتھ میں چار پیسے آتے ہیں، ذرا خوشحالی آتی ہے، اللہ پاک کی نافرمانیوں پر ایسے کمربستہ ہوتے ہیں کہ.. بَس اللہ پاک کی پناہ! اِمامِ اہلسنّت، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایسوں کو گویا سمجھاتے ہوئے فرمارہے ہیں:

رِزقِ خُدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا | شُکرِ کرم، ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں[1]

وضاحت: اللہ پاک کا دِیا ہوا رِزق کھانا...! اللہ پاک کے اَحکام پر عَمل نہ کرنا...! اے نفس...! نہ نعمتوں کا شُکر، نہ روزِ قیامت سزا کا ڈَر... یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں۔

اندھے، کوڑھی اور گنجے کی آزمائش

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ راوی ہیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں 3 آدمی تھے: (1): بَرص (یعنی جسم پر سفید دھبوں) کا مریض (2): گنجا اور (3): اندھا۔

قُدرت کو ان تینوں کا امتحان منظور ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے ان تینوں کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ یہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اور کہا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ برص والا بولا: اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور اس بیماری کا خاتمہ جس کی وجہ سے لوگ مجھے بُرا سمجھتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی بیماری دُور ہو گئی اور اسے اچھا، خوبصورت جسم دے دیا گیا۔ فرشتے نے دوبارہ پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:111۔

www.dawateislami.net

بولا: مجھے اُونٹ زیادہ پسند ہیں۔ اسے 10 حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔ اب فرشتے نے اسے مال میں برکت کی دُعا دی اور چلا گیا۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ گنجا بولا: اچھے بال اور اس بیماری کا خاتمہ جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کی بھی بیماری دُور ہو گئی اور اسے اچھے بال دے دیئے گئے۔ اب فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا: گائے۔ فرشتے نے اسے ایک حاملہ گائے دی اور برکت کی دُعا دے کر آگے چلا گیا۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا، پوچھا: تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اندھا بولا: اللہ پاک میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ فرشتے نے دوسرا سُوال پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ اسے حاملہ بکری دے دی گئی۔

اب ان تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے، ان کے مال میں خوب برکت ہوئی، اونٹ والے کے اُونٹوں سے وادی بھر گئی، گائے والے کی گائیوں میں اور بکری والے کی بکریوں میں بھی خُوب اضافہ ہوا۔

اب فرشتہ دوبارہ باری باری ان کے پاس آیا، وہ شخص جو پہلے برص کی بیماری میں مبتلا تھا، فرشتہ اس کے پاس ایک برص والے انسان کی شکل میں آیا اور کہا: میں ایک محتاج آدمی ہوں، مُسافِر ہوں، میرے پاس سَفر کے اخراجات ختم ہو چکے ہیں، تجھے اسی رَبِّ کریم کا واسطہ جس نے تجھے اچھا اور خوب صُورت رنگ عطا کیا، مجھے ایک اُونٹ دے دو تاکہ میں

اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ یہ سُن کر سابقہ برص کے مریض نے کہا: میرے اخراجات زیادہ ہیں (میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا)۔ فرشتے نے کہا: شاید تُو وہی ہے جو پہلے برص کا مریض تھا، پھر اللہ پاک نے تجھے اچھا رنگ، خوب صُورت جسم اور مال و دولت عطا کیا۔ اس پر وہ شخص ناشکری کرتے ہوئے بولا: نہیں! نہیں! یہ مال تو میرے آباء و اَجداد کا ہے، مجھے وراثت میں ملا ہے۔ اس پر فرشتے نے کہا: اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے پہلے جیسا کر دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا، اس سے بھی یُوں ہی سوال جواب ہوئے، اس نے بھی پہلے شخص کے جیسے ہی جواب دیئے۔ آخر فرشتے نے اسے بھی کہا: اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے پہلے جیسا کر دے۔

پھر فرشتہ تیسرے شخص کے پاس گیا، یہ پہلے نابینا تھا، فرشتہ بھی اس کے پاس نابینا انسان کی شکل میں گیا اور کہا: میں محتاج ہوں، مُسافِر ہوں، میرے پاس سَفر کے اخراجات ختم ہو گئے ہیں، اسی رَبِّ کریم کا واسطہ جس نے تیری بینائی لوٹائی، مجھے ایک بکری دے دو۔ اس شخص نے احسان فراموشی نہ کی بلکہ کہا: ہاں! واقعی میں پہلے اندھا تھا، اللہ پاک نے مجھے بینائی عطا کی، تُو میرے مال سے جتنا چاہے لے لے۔ اب فرشتے نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھ! تم تینوں کو آزمایا گیا تھا، اللہ پاک تجھ سے راضی ہوا اور باقی دونوں سے ناراض ہے۔[1]

نعمت والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو اُس کی مَن پسند چیزیں عطا فرماتا اور ان چیزوں کی کثرت فرما دیتا ہے، ان تمام چیزوں کے ذریعے

1 ... بخاری، کتاب: احادیثُ الانبیا، باب: حدیث ابرص... الخ، صفحہ: 888، حدیث: 3464۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک بندے کا امتحان لیتا ہے کہ وہ کیسے اللہ پاک کے اَحکام کی حِفاظت کرتا ہے؟ اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے کیسے بچتا ہے؟ نعمتیں ملنے کی صُورت میں اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری کیسے کرتا ہے؟ گُناہوں سے کیسے بچتا ہے؟[1]

معلوم ہوا جب بندے کو نعمتوں کے ذریعے آزمایا جائے، اس کا امتحان لیا جائے تو اس امتحان میں کامیابی کی صُورت یہ ہے کہ بندہ نعمتوں کی کثرت پر فخر و تکبر کا شِکار نہ ہو جائے، خُود پسندی کا شِکار نہ ہو، سرکش نہ بن جائے بلکہ اللہ پاک کا شُکر ادا کرے، اللہ پاک کے اَحکام پر عَمل کرتا رہے، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع کیا ہے، اُن سے بچتا رہے، گُناہوں سے دُور رہ کر نیکیوں میں زِندگی بسر کرے۔

اللہ پاک ہم سب کو شکر گزاری کے ساتھ، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کمال فرمانبرداری کرتے ہوئے، نیکیوں والی، اچھی زِندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): مَصَائِب کے ذریعے آزمائش کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں ہمیں جن امتحانات اور آزمائشوں سے گزرنا ہوتا ہے، ان کی تیسری صُورت ہے: دُکھ، تکلیفیں، غم اور پریشانیاں۔ یہ وہ صُورت ہے، جسے عام طور پر آزمائش کہا بھی جاتا ہے اور سمجھا بھی جاتا ہے۔ اس آزمائش اور امتحان کی مختلف صُورتوں کا بیان کرتے ہوئے پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:155 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

1 ...احیاء العلوم مترجم، جلد:3، صفحہ:242۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو

اس آیت کے تحت تفسیر نعیمی میں ہے: اے مسلمانو! تم بہترین اُمّت ہو اور بڑوں کا امتحان بھی بڑا ہی ہوتا ہے، اس لئے کئی مضمونوں میں تمہارا امتحان ہو گا، کبھی دُشمن کے خوف سے، کبھی قحط سالی سے، کبھی فقر و فاقہ سے، کبھی مال میں کمی سے، کبھی اولاد، ماں باپ، عزیز رشتے داروں اور دوستوں کی وفات سے، کبھی تمہارے باغات، کھیتوں اور پھلوں وغیرہ میں کمی سے، غرض؛ تمہارے امتحان کے اتنے پرچے ہیں، ہر پرچے میں پُورے نمبر حاصِل کرو![1]

مصائب والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

پھر اس امتحان میں کامیابی کا کیا طریقہ ہے، اس کا بیان بھی اسی آیت میں ہو گیا کہ

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو

معلوم ہوا؛ جب مصیبت آئے، پریشانی آئے، دُکھ دَرْد غم آئیں تو اس امتحان میں کامیابی کیسے ملے گی؟ شور مچا کر نہیں، واویلا کر کے نہیں، پریشانیوں کا رونا رو کر نہیں بلکہ اس امتحان میں کامیابی ملے گی صَبر کر کے، اللہ پاک کی رِضا میں راضِی رہ کر۔

اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان علیہ السّلام کے دَور مبارک کا واقعہ ہے، ایک شخص نے ہزار دِرْہم (یعنی چاندی کے سِکّوں) کے بدلے ایک بلبل خریدی، یہ بلبل خُوب بولتی تھی،

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:96 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

ایک دِن اس بلبل کے پنجرے کے پاس ایک طوطا آیا اور کچھ بول کر اُڑ گیا، بس اس کے بعد سے ہی بلبل نے بولنا چھوڑ دیا۔ اب یہ شخص اپنا یہ مسئلہ لے کر حضرت سلیمان علیہ السّلام کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اَور ساری بات عرض کی۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام چونکہ اللہ پاک کے نبی ہیں اور آپ کو پرندوں کی بولیوں کا عِلْم دیا گیا تھا، آپ نے بلبل سے پوچھا: تم کیوں خاموش ہو، بولتی کیوں نہیں ہو؟ بلبل نے عرض کیا: عالی جاہ! میں تو اپنے وطن کو، اپنی اولاد کو یاد کر کے رویا کرتی تھی اور لوگ میرے اس رونے کو گیت سمجھتے تھے۔ مجھے طوطے نے سمجھایا کہ تیری بے صبری ہی اس قید کا باعث ہے، اگر تُو صبر کرے اور خاموش ہو جائے تو قید سے چُھوٹ جائے گی۔ بَس اب میں نہیں بولوں گی۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے بلبل کی یہ بات سُن کر اُس کے مالِک سے فرمایا: تُو اس کے بولنے سے نااُمّید ہو جا، یہ اب نہیں بولے گی۔ اس شخص نے جب یہ بات سُنی تو کہنے لگا: پھر مجھے اس بلبل کو پالنے ہی کی کیا ضرورت ہے، میں تو اس کی آواز کا عاشِق تھا، یہ کہہ کر اُس نے پنجرا کھولا اور بلبل کو آزاد کر دیا۔[1]

چپ رِہ سیں تاں موتی مل سَن، صبر کریں تاں ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے

وضاحت: چُپ رَہو گے تو موتی ملیں گے، صبر کرو گے تو ہیرے ملیں گے اور اگر پاگلوں کی طرح شَوْر مچاتے رہو گے تو مصیبت سے چھٹکارا ملے نہ ملے، موتی اور ہیروں (یعنی ثوابِ آخرت سے ضرور) محروم ہو جاؤ گے۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:101۔

مصائب والی آزمائش کی

اے عاشقانِ رسول! یہ والی جو آزمائش ہے جو دُکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کی صُورت میں آتی ہے، یہ آزمائشیں کیوں آتی ہیں؟ اس کی حکمتیں کیا ہیں؟ اس بارے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے! وہ یہ کہ فرد بدل جانے سے اس آزمائش کی حکمتیں بدل جاتی ہیں، مثلاً ❁ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی خِدمت میں جو تکلیفیں اور پریشانیاں حاضِر ہوتی ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ اولیائے کرام کی خِدمت میں جو تکلیفیں اور پریشانیاں حاضِر ہوتی ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ عام مسلمانوں کو جن تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ گنہگاروں کو جو دُکھ پہنچتے ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سب سے کڑی آزمائش انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی ہوتی ہے، پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے لوگوں کی، آدمی اپنے دِین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، جو دِین میں پختہ ہو، اس کی آزمائش بھی کڑی ہوتی ہے اور جو دِین میں کمزور ہو، اس کی آزمائش اس کے دِین کے مطابق ہوتی ہے۔[1]

بارگاہِ انبیاء میں آنے والی آزمائش کی حکمتیں

عُلمائے کرام بارگاہِ انبیاء میں حاضِر ہونے والی آزمائشوں کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو عام لوگوں کی نسبت زیادہ ثواب ملتا ہے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کامِل و اکمل فضائل والے ہیں، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی خدمت میں آزمائشیں حاضِر ہوتی ہیں، تاکہ لوگ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کا صبر اور ان کا اللہ پاک

1 ...جامع صغیر، صفحہ:69، حدیث:1054۔

www.dawateislami.net

کی رضا میں راضی رہنا دیکھیں اور ان کی پیروی کریں، انبیائے کرام علیہمُ السّلام عام انسانوں جیسے نہیں ہوتے، ان کے فضائل بلند ہوتے ہیں، انہیں معجزات عطا کئے جاتے ہیں، لہٰذا اِن پر آزمائش بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ لوگ انہیں خُدا نہ سمجھ بیٹھیں۔[1]

بارگاہِ اولیاء میں آنے والی آزمائش کی حکمتیں

اَولیائے کرام کی خدمت میں حاضِر ہونے والی آزمائشوں کی حکمت کیا ہے، اس کا بیان کرتے ہوئے عَلَّامہ قرطبی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے پاکیزہ بندوں کی آزمائش فرماتا ہے تاکہ یہ فضائل میں کامِل ہو جائیں، اللہ پاک کے ہاں ان کے درجات بلند ہو جائیں۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے اولیا کو ہمیشہ آزمائشوں میں رکھتا ہے تاکہ ان کے دِل ہمیشہ اللہ پاک کی طرف متوجہ رہیں، ان پر کبھی غفلت طاری نہ ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ پاک ان سے محبت فرماتا ہے اور یہ اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں۔[2]

ایک عبادت گزار کی آزمائش

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے روایت ہے: دو عبادت گزار 50 سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ایک عبادت گزار کو ایک خطرناک جسمانی بیماری لگ گئی، اس عبادت گزار نے روتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں التجا کی: اے میرے پاک پروردگار! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا، پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا گیا، اس میں کیا حکمت ہے؟

1 ...فیضُ القدیر، جلد:1، صفحہ:662، زیرِ حدیث:1054 خُلاصۃً۔
2 ...فیض القدیر، جلد:1، صفحہ:663، زیرِ حدیث:1055 خلاصۃً۔

اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا: اس سے کہو! تُو نے جو عبادت و ریاضت کی ہے، وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق سے ہے، وہ ہمارے احسان کا نتیجہ ہے، باقی رہی بیماری تو اس میں تجھے اس لئے مبتلا کیا گیا ہے تاکہ تجھے نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کر دیا جائے۔[1]

میری مشکلیں گر ترا امتحاں ہے | تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہے
گناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے | تو پھر مشکلوں کو مٹا میرے مولیٰ

بہت آزمائشیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں

پارہ 21، سورۂ رُوم، آیت: 41 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

(پارہ:21، سورۂ رُوم:41)

ترجمہ: خشکی اور تری میں فَساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ قحط سالی، بارش نہ ہونا، پیداوار کی قلت، تجارت کا نقصان، بے برکتی، طرح طرح کی بیماریاں، سمندری طوفان اور مختلف آزمائشیں گُناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک بندہ گُناہ کے باعِث رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... عیون الحکایات، صفحہ:196۔
2 ... سنن ابن ماجہ، کتاب: الفتن، صفحہ:649، حدیث:4022۔

www.dawateislami.net

گناہوں کی وجہ سے آنے والی آزمائش کی 2

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ کے آخر میں گُناہوں کی وجہ سے آنے والی آزمائشوں کی دو حکمتیں بیان ہوئی ہیں:

(1): ارشاد ہوتا ہے:

لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا (پارہ:21، سورۂ رُوم:41)	ترجمہ: تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے

یعنی تکلیفیں، پریشانیاں، مصیبتیں، بیماریاں، تنگ دستیاں، بے روزگاریاں کیوں آتی ہیں؟ گُناہوں کی سزا کے طَور پر۔ لہٰذا جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو غَور کرنا چاہئے کہ ہم سے کیا گُناہ ہوا جس کی سزا کے طَور پر یہ پریشانی آئی ہے، کئی لوگ یُوں کہتے سُنائی دیتے ہیں: مولانا صاحِب! بڑے وِرد وَظیفے کئے، سجدوں میں گِر کر بھی رویا، بڑی دُعائیں کیں مگر پریشانی حَل نہیں ہو رہی۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** اَوّل تو ہمیں اپنے آپ کو نیک سمجھنا ہی نہیں چاہئے اور یہ بھی یاد رکھئے! ہم بُھول جاتے ہیں لیکن اللہ پاک بھولنے سے پاک ہے اور اللہ پاک بڑا مہربان ہے، اللہ پاک بہت مرتبہ ہمیں مہلت دیتا ہے، دیئے رکھتا ہے، آخر جب ہم توبہ نہیں کرتے تو آزمائش آتی ہے، اس لئے پریشانی آئے تو شکوے کرنے، رونے دھونے کی بجائے اِنْصاف کے ساتھ ماضِی میں جھانک کر دیکھئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ بہت عرصہ پہلے ہم سے کوئی گُناہ ہو گیا تھا، جس کی سزا اَب مِل رہی ہے۔

30 سال بعد بدنِگاہی کی سزا ملی

مُلکِ شام کے رہنے والے ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک اَمْرَد

(یعنی خُوبصُورت لڑکے) پر میری نِگاہ پڑی، میں نے اُسے دیکھا تو دیکھتا ہی رِہ گیا، اتنے میں حضرت اِبنِ جَلاء دمشقی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لے آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا تو مجھے اُن سے حیا آئی، انہوں نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا: تم کچھ عرصہ بعد اس گُناہ کی سزا پاؤ گے۔ وہ شامی بزرگ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے 30 سال بعد اس گُناہ کی سزا ملی۔

میری مشکلیں گر ترا امتحاں ہے | تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہے
گُناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے | تو پھر مشکلوں کو مٹا میرے مولیٰ

(2): پارہ:21، سُورۂ رُوم کی آیت:41 جو ہم نے سُنی، اس میں آزمائش کی دُوسری حکمت یہ بیان ہوئی:

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ | ترجمہ: تاکہ وہ باز آجائیں۔

یعنی یہ مصیبتیں، پریشانیاں غافِلوں کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں، اس لئے آتی ہیں تاکہ لوگ رجوع کریں، تَوبہ کریں اور اللہ پاک کے نیک اور فرمانبردار بندے بَن جائیں۔ معلوم ہوا تکلیف آئے، پریشانی آئے، مصیبت آئے تو تَوبہ کرنی چاہئے، اللہ پاک کی طرف رجُوع کرنا چاہئے، گُناہ چھوڑ کر نیکیوں کی طرف بڑھنا چاہئے مگر افسوس! ہم پر مصیبت آئے، ہم پر پریشانی آئے، کسی عزیز کی موت واقع ہو جائے، تنگ دستی ہو جائے، روزگار بند ہو جائے تو لوگ اُلٹا گُناہوں کی طرف بڑھتے ہیں، مَعاذَ اللہ! اللہ پاک پر اعتراض کرتے ہیں، شکوے کرتے ہیں، نمازوں سے دُور ہو جاتے ہیں، غور کر لیجئے! معاشرے میں کتنے ایسے لوگ ہیں ❁ جن کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو وہ غُسل، کفن اور جنازے کی مَصرُوفیات میں نمازیں قضا کر ڈالتے ہیں ❁ واویلا مچاتے ہیں ❁ غُربت آجائے

تو رونے روتے ہیں، مَعَاذَ اللہ! لوگوں کے سامنے اللہ پاک سے شکوے کرتے ہیں۔

آہ! پریشانیاں، مصیبتیں آتی ہیں غفلت سے بیدار کرنے کے لئے مگر ہم لوگ مزید غفلت کا شِکار ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، جن کا کاروبار بند ہو جائے، تنگ دستی ہو جائے تو مسجد کے امام صاحب سے کہتے ہیں: مولانا صاحب! کاروبار بند ہو گیا ہے، کوئی وظیفہ بتا دیجئے! جب امام صاحب وظیفہ بتا کر کہتے ہیں: یہ وظیفہ فجر کے بعد پڑھنا ہے تو بڑی لجاجت سے کہتے ہیں: مولانا صاحِب! فجر نہیں پڑھی جاتی، کوئی اَور وظیفہ بتایئے۔ الامان والحفیظ! مصیبت آئی ہے، پریشانی آئی ہے، یہ تو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے، یہ تو نیکیوں کی طرف لے جانے کے لئے ہے، یہ تو اس لئے آئی ہے تاکہ تَوبہ کر لو، مرنے سے پہلے گُناہ چھوڑ دو، اللہ پاک کے ساتھ رشتہ جوڑ لو، کیا اب بھی فجر نہیں پڑھی جائے گی، کیا اب بھی گانے باجے چلتے رہیں گے، کیا اب بھی فضولیات میں مَصْرُوفیت رہے گی۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:43)	ترجمہ کنز العرفان: تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دِل سخت ہو گئے تھے۔

یعنی ہم نے انہیں قحط، بھوک، بیماریوں وغیرہ میں گرفتار کر دیا تاکہ وہ ان مصیبتوں کی وجہ سے ہمارے دروازے پر آئیں، ہماری بارگاہ میں گڑگڑائیں، ہمارے رسولوں کی پیروی کریں تو وہ لوگ ہمارے دروازے پر گڑگڑاتے ہوئے کیوں نہ گرے؟ کیا انہیں ہماری رحمت کی ضرورت نہیں؟ کیا ہم نے اپنا دروازہ اُن کے لئے بند فرما دیا تھا؟ کیا انہیں

ہمارے دَر پر آنے میں کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے؟ نہیں، ان پر دروازہ بند نہیں کیا گیا، پھر بھی انہوں نے ایسا نہ کیا، نہ وہ ہمارے رسول (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمانبردار بنے، نہ ان مصیبتوں سے ان کی آنکھیں کھلیں، کیوں؟ اس لئے کہ ان کے دِل سخت ہو چکے ہیں۔[1] اللہ پاک ہم سب کو ہر حال میں صبر و شُکر کا پیکر بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بیان کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں آزمائشیں... کتنی قسم کی ہیں؟ 3 قسم کی: **(1):** شرعی اَحکام **(2):** مختلف نعمتیں **(3):** دُکھ، دَرْد اور پریشانیاں۔ شَرْعی اَحکام والی آزمائش میں کامیابی کا یہی طریقہ ہے کہ ہم پُوری زِندگی شریعت پر عمل پیرا رہیں، خوشیوں اور نعمتوں کے ذریعے جو آزمائش ہوتی ہے، اس میں کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ پاک کا شُکر ادا کریں اور مصیبت، پریشانی وغیرہ کی صُورت میں جو آزمائش آتی ہے، اس میں کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ ہم تَوبہ کریں، گُناہ چھوڑیں، نیکیوں کی طرف بڑھیں اور صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (*Linkup*)

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:43۔

ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت (Participation) کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُناہوں بھری زِندگی میں مدنی انقلاب

پاکستان کے شہر کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصْرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُناہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغْرِب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے فیضانِ سُنَّت سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع (Weekly Sunnah Inspired Congregation) میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہا، پھر رِقّت انگیز دُعا ہوئی۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے

دوران رو رو کر اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور آیندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کر لی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا، اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصْرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکْرُ اللہ اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق (یعنی جُدا جُدا) ہو گئے، انہوں نے نقصان کیا، اللہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[2]

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ... مستدرک، جلد:2، صفحہ:168، حدیث:1869۔

بیٹھنے کی سنتیں: ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کعبہ شریف کے صحن میں اِحْتِبَاء کی صُورت میں تشریف فرما دیکھا۔ (**اِحْتِبَاء کا مطلب** یہ ہے کہ آدمی سُرین کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے، اس قسم کا بیٹھنا عاجزی میں شُمار ہوتا ہے) ❁ حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سُورج اچھی طرح طُلُوع ہو جاتا۔ ❁ حُضُورِ انور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی مجلس میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف، نہ ازواجِ پاک کی طرف، نہ غُلاموں کی طرف ❁ مبلغ اور مُدَرِّس کے لئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو سکے۔

بیٹھنے کے آداب: ❁ دوزانو (یعنی جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں، اس طرح بیٹھنا) اَفْضَل ہے ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ اکثر قبلے کو منہ کر کے بیٹھتے تھے ❁ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پیر و اُستاد کے بیٹھنے کی جگہ پر ان کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔ ❁ جب کسی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں، جہاں جگہ ملے، وہیں بیٹھ جائیں ❁ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے ❁ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی کیفیت نظر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا "پردے میں پردہ" کے لئے گھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے، اگر کُرتا سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک ہو تو اس کے دامن سے بھی "پردے میں پردہ" کیا جا سکتا ہے۔[1]

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 8 تا 11 خُلاصۃً۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لئے
ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو (1)

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:670۔

www.dawateislami.net

تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں...؟

پارہ:8، سورۂ اَنعام، آیت:144 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ کہ جو شخص عِلْمِ دین نہ رکھے اور لوگوں کو بے عِلْم غلط مسائل یا غلط عقائد بتائے، سکھائے وہ بڑا ہی ظالم ہے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص جو لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے، روزِ قیامت اسے شدید تَرِین عذاب دیا جائے گا۔[2] فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: غَیْرِ عالِم کو وَعْظ کہنا (یعنی درس و بیان کرنا) حرام ہے۔[3] فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اُردُو خواں (یعنی اُردو پڑھنا جاننے والا غیرِ عالِم) اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔[4]

تحریری بیانات جاری کرنے کے چند مقاصد: ❁ حکمِ شرعی پر عمل ❁ شرعی و تنظیمی غلطیوں سے حِفاظت ❁ پختہ و دُرُست اسلامی معلومات کی فراہمی ❁ مبلغین کی مَصْرُوفیات کا خیال (پہلے مبلغین مختلف کتب و رسائل پڑھ کر، مواد نکالتے، ڈائری پر لکھتے، بعض دفعہ صفحات کاپی کروا کر ڈائری میں چسپاں کرکے بیان تیار کیا کرتے تھے) ❁ نئے مبلغین تیار کرنے میں آسانی وغیرہ۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:144، جلد:8، صفحہ:190۔
2 ... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:149، حدیث:10346 ملتقطاً۔
3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:58۔
4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:409۔

تحریری بیان کی تیاری کی چند نیتیں: ❁ اللہ پاک کی رضا اور ❁ دورانِ بیان غلطیوں سے بچنے کے لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں ❁ مبلغ ہونا، بیان کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، لہٰذا اچھا مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہوں ❁ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور دعوتِ اسلامی کے اَوّلین دِینی کام ہفتہ وار اجتماع کی ترقی کا سبب بنوں، اس لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں۔

تحریری بیان کی تیاری کے لئے مدنی پھول

❁ پُورا بیان خوب توجہ کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ یُوں پڑھئے کہ آپ کے اپنے کان سُن سکیں ❁ پہلی بار خالی ذِہن کے ساتھ بیان کو سمجھ کر چند چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھتے جایئے ❁ چند چیزیں یعنی لفظ کے اعراب کو بغور پڑھیں، آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، یوں ہی انگلش الفاظ پڑھ سکتے ہیں تو دو تین مرتبہ دہرا لیجئے ❁ پہلی بار پڑھنے میں سُرخیاں (*Headings*) بھی پڑھئے ❁ اب ذَرا رُک کر چند منٹ کے لئے بیان کی ترتیب پر غور کیجئے مثلاً بیان کی ابتداء کہاں سے ہوئی، پھر اس کے بعد کیا بیان ہوا، پھر کیا بیان ہوا (اس غور کرنے میں ضرورتاً بیان کو دیکھنے میں حرج نہیں)، عُمُوماً بیان چند بنیادی نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، کوشش کرکے ان نِکات کو ذِہن میں بٹھا لیجئے ❁ اب دوسری بار اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں پُورا بیان پڑھئے۔

دوسری مرتبہ بیان پڑھنے کی احتیاطیں: ❁ بے ساختگی (یعنی بغیر اٹکے، روانی کے ساتھ، بر محل ایک کے بعد ایک جملہ بولتے جانا) بیان کا حُسن ہے، بیان میں بے ساختگی لانے کے لئے، دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھئے! ❁ کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، کہاں آواز مدھم رکھنی ہے، کہاں جوش سے بولنا ہے وغیرہ ❁ جب آپ اپنے

مخصوص بیانیہ انداز میں بیان پڑھیں گے تو ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ آپ کسی جگہ وقف کریں یعنی رُک جائیں لیکن اگلا جملہ پڑھنے سے معلوم ہو کہ یہاں رکنا دُرست نہیں تھا یا آپ کا لہجہ کسی مقام پر ٹوٹے مگر وہاں لہجہ توڑنا دُرست نہیں تھا، ایسے جتنے مقامات آئیں، اُن پر نشانات لگاتے جایئے، تاکہ تیسری بار پڑھنے اور اجتماع میں بیان کرتے وقت ان کا لحاظ رکھنا آسان ہو ❁ ہر وہ لفظ جسے پڑھنے میں زبان اٹکے یا پہلی نظر میں اس کا تلفظ دُرست نہ ہو پائے، ایسے الفاظ پر نشان بھی لگالیجئے اور ساتھ ہی اس جگہ ذرا رُک کر چند بار اس لفظ کو پڑھ کر زبان پر جارِی کر لیجئے ❁ اَشْعَار بیان کی جان ہیں، تحریری بیانات میں موقع کی مناسبت سے عموماً اُردو اور کبھی ضرورتاً عربی، فارسی یا پنجابی اَشْعَار بھی شامِل کئے جاتے ہیں، ان پر اعراب بھی لگائے جاتے ہیں، ایسے تمام اَشْعَار چند بار پڑھ کر زبان پر جاری کر لیجئے ❁ عُموماً بیان چند نِکات (**Points**) پر مشتمل ہوتا ہے، دُرُست انداز یہ ہے کہ ہر نکتہ ابتداء میں سمجھانے والے انداز میں، رُک رُک کر، دھیمے لہجے سے بیان کیا جائے، پھر اس نکتے کی بنیاد پر جو اِصلاح کے مدنی پھول پیش کرنے ہیں، وہ جوش والے انداز میں بیان کئے جائیں۔ عُموماً بیان کی تیاری میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے، دُوسری بار بیان پڑھنے میں اس کا بھی لحاظ کیجئے (نوٹ: یہ بات آپ کے اپنے لہجے پر منحصر ہے، لہٰذا آپ نے دورانِ بیان کہاں سمجھانے کا انداز رَکھنا ہے، کہاں جوش والا، کہاں آواز اُٹھانی ہے، کہاں دھیمی کرنی ہے، یہ سب باتیں ضرورتاً نوٹ کر کے نشان لگالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دورانِ بیان آسانی رہے گی)

❁ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بیان پڑھ لینے کے بعد اب تیسری بار اس تصور کے ساتھ اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں بیان کو پڑھئے، جیسے آپ ہفتہ وار اجتماع میں بیان کر رہے ہیں۔

اچھا اور ماہِر مبلغ بننے کے لئے چند مفید مشورے

اِخلاص قبولیت کی کنجی ہے، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ بیان کیجئے، کاش! ہم اپنے نفس کو وَعظ کہنے (یعنی نصیحت کرنے) والے بن جائیں کہ جب تک کوئی شخص اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہوتی جو ایک باعمل شخص کی زبان میں ہوتی ہے باعمل ہونے کا ایک ذریعہ بیان کرنا بھی ہے، اچھا بیان شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ باعمل شخص کی بات دل پر جلد اثر کرتی ہے نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بعض بیان جادو ہیں۔[1] حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔[2] ایک اچھے اور بااَثر بیان میں اِخلاص کے بعد تین باتوں کا ہونا ضروری ہے: (1): دُرُست اور تحقیقی مواد (2): نیکی کی دعوت کا جذبہ اور اِصلاحِ اُمَّت کا درد (3): اچھا، خوبصُورت، دِل میں اُترنے والا اندازِ بیان۔ ان میں پہلی بات الحمد للہ! ہمیں تحریری بیان کی صُورت میں مِل جاتی ہے۔ باقی دو ہم نے خُود اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔

اندازِ بیان کیسا ہو: تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) شرعاً بُری ہے، تجربہ ہے کہ تَصَنُّع (یعنی بناوٹی انداز) پر مبنی بیان عُموماً سننے والوں پر کم اَثر انداز ہوتا ہے، لہٰذا قُدرت نے جو لہجہ اور انداز عطا فرمایا ہے، اسی پر بیان کیجئے **فرمانِ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خُلاصہ:** دُھواں دار

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبہ، صفحہ: 1325، حدیث: 5146۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 426۔

www.dawateislami.net

انداز میں بیان کرنے کے بجائے مجھے سمجھانے والے انداز میں بیان کرنا پسند ہے، اس طرح سننے والوں کو سمجھ آتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اراکینِ شُوریٰ کے بیانات سُننے کی عادت بنائیے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اندازِ بیان میں نکھار اور لہجے میں پختگی آئے گی ❁ درمیانی رفتار میں بیان کیجئے! تیز تیز پڑھتے جانا یا بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا سننے والوں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے ❁ نِگاہیں جھکا کر مگر سننے والوں سے مخاطب ہو کر بیان کیجئے یعنی آنکھوں میں آنکھیں اگرچہ مت ڈالئے مگر تَوَجُّہ سننے والوں کی طرف رکھئے، دیکھا گیا ہے: بعض مبلغین سَر جھکا کر تحریری بیان پڑھنا شُروع کرتے ہیں اور اختتام پر ہی سَر اُٹھاتے ہیں، یہ بھی سننے والوں کو بَور کر دینے والا انداز ہے اور ایسا عُموماً پہلے سے تیاری نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ❁ خیال رہے! زبانی بیان کرنے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، لہٰذا منقول عبارتیں مثلاً آیات، احادیث، بزرگوں کے اقوال وغیرہ دیکھ کر ہی بیان کیجئے! البتہ بیان کی تیاری کے دوران ہی ترغیبی الفاظ والے پیرے کچھ نہ کچھ ذِہن میں بٹھا لیجئے، اس طرح بار بار اُوپر دیکھنے اور سننے والوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا رہے گا ❁ Body language مثلاً بر محل دُرست اشارے کرنا، لفظوں کے مطابق چہرے کے تاثرات، لہجے میں تبدیلی جیسے: خوشی والے مقام پر چہرے پر مسکراہٹ، تعجب والے مقام پر حیرانی والا لہجہ، وعید والی بات پر، دُکھ والے مقام پر لہجے میں دُکھ کا اظہار۔ بالخصوص اَحادیث میں یہ انداز لازمی اختیار کیا جائے، مُحَدِّثینِ کرام کا طریقہ رہا ہے کہ اَحادیث بیان کرتے وقت جہاں حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مسکراہٹ کا ذِکر ہوتا، مسکرا پڑتے، جہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ کا ذِکر ہوتا تو رَو پڑتے ❁ قرآنی آیات اور اَشْعار پڑھنے کا انداز عام بیان سے مختلف

رکھئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اَشعار بھی نَثْر والے انداز میں پڑھتے ہیں، اَشعار طَرز میں نہیں بلکہ تَحْتَ اللَّفْظ یعنی تھوڑی لَے بنا کر پڑھئے،[1] بہتر یہ ہے کہ پہلے مصرعے کو دوبار دُہرایئے۔ اگر چند اَشعار ایک ساتھ ہوں تو صِرْف آخری شعر کا پہلا مصرعہ دوبار پڑھئے۔ نیز قرآنی آیات صِرْف اسی صُورت میں پڑھئے جبکہ دُرُست مخارج و ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں، ورنہ صِرْف ترجمہ پڑھئے (آہ! خود مبلغ بھی اگر دُرُست تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا نہ سیکھ سکیں تو...) ❁ بعض مبلغین دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یاد رکھئے! تحریری بیان میں سُرخیاں (Headings) مبلغین کی سہولت کے لئے لگائی جاتی ہیں، دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) پڑھ کر سنانی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض سُرخیاں (Headings) پڑھنے میں حرج بھی نہیں ہوتا، اس بارے میں ہر مبلغ غور فرمالیں، اسی طرح اشعار کی وضاحت کے لئے "وضاحت" یا "کلامِ رضا کی شرح" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں، دورانِ بیان یہ بھی پڑھ کر مت سنایئے ❁ اگر بیان کا وقت پورا ہو جائے اور بیان کا مواد باقی ہو یا آپ بیان کے طے شدہ وقت سے لیٹ ہوں تو وقت پورے ہونے پر اس کو دو چار منٹ میں کلوز کرنے کی کوشش کیجئے ❁ کہتے ہیں: لوگ سُنتے کم اور دیکھتے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا ظاہر اچھا رکھئے! مثلاً دُھلے ہوئے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوں، عمامہ صاف ستھرا باندھا ہو، بالوں میں تیل لگا ہو، کنگھی کی ہوئی ہو، ناخُن تراشے ہوں وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...یاد رکھیں...!! دورانِ بیان و دعا طرز میں اشعار خود یا نعت خواں کے ذریعے پڑھنے کی اجازت صرف امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، و خلیفہ امیرِ اہلسنت، نگران و اراکینِ شوریٰ دام ظلہم کو ہے۔

کسی کے عیب تلاش نہ کرو

رسول اللہ صلَّی اللہ علَیہِ وآلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اس کے عیب کھول دے گا اور جس کے عیب اللہ پاک ظاہر کرے وہ مکان میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل و رُسوا ہو جائے گا۔ (ترمذی، صفحہ: 491، حدیث: 2032) حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کسی کو بِلاوجہ بدنام کرے گا قدرت اسے بدنام کر دے گی۔

(مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 618)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net